[illegible] یا اللہ مدد [illegible]

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پیپر بیک"

فقہ جعفریہ

کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبرؓ، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) نارتھ کراچی

فون نمبر ۶۵۱۷۸۳

[illegible] [illegible]

یا اللہ مدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پمپلیٹ بک"

فقہ جعفریہ

کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:-

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبرؓ، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ٦٥١٧٨٣

اقتباسات

عدالت عالیہ سندھ کی ڈویژن بنچ کا فیصلہ مورخہ ۹۱-۴-۲۹ جو دستوری عرضی داشت نمبر ۱۹۹۰/۱۰۸/D-۱۵ (انفرنس فرنلنہ اثنا عشری بنام این آئی ٹی و دیگرے) میں دیا۔

● جہاں تک خط ا/A کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چار مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو فوراً قبول کر لیا جائے جبکہ حنفی مسلمین کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار ناموں کو منسٹری آف زکوٰۃ اینڈ منسٹریشن روانہ کر دیا جائے جو بدترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر سبوتاژ کر دیئے جائیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جواب دار نمبر ا نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرضی دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بنا پر رد کر دیا کہ عرضی دار ایک حنفی مسلم ہے خط منسلکہ ۲-A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اسماعیلیہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے۔

● یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل نے کہا ہے زکوٰۃ کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈیننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری کا سے خفیہ طور پر بغیر کسی جھجک کے غیر مسلموں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے جبکہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کر دیا گیا جس سے سنی مسلمانوں کی جو اس ملک کی (تمام) کل آبادی کا (...)۔ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوئی ہے اس دل آزاری اور آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقہ کار پر ملک کے اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آمان ٹپٹی گی اور اداریئے لکھے گئے چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ وعشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے قواعد ضوابط کی خلاف ورزی ہے بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔

دفعہ نمبر ۳: اغراض و مقاصد

- ○ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت و ناموسِ رسالت کا تحفظ کرنا۔
- ○ ناموسِ اصحابؓ رسولؐ و اہلبیتؓ رسولؐ اور مقامِ اصحابِ رسولؐ و اہلبیتِ رسولؐ کی اشاعت کے لیئے کوشش کرنا۔
- ○ نظامِ خلافتِ راشدہ کے نفاذ کیلئے جدوجہد کرنا۔
- ○ ردِ رافضیت کے لئے کاروائی بھرپور عمل میں کرنا۔
- نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔
- ○ شہری و ملکی سطح کے قومی مسائل میں دلچسپی لینا۔
- ○ سُنّی مکاتبِ فکر کے اتحاد کی پر خلوص کوشش کرنا۔
- ○ سُنّی مطالبات کو آئینی و قانونی حیثیت دلوانے کیلئے جدوجہد کرنا
- ○ نئی نسل کو اولیاء اللہ کی روحانی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا۔
- ○ مذکورہ بالا مقاصد کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے سرانجام دینا۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی،
دستوری عرضداشت نمبر ۱۹۹۰ء/۱۰۵-ڈی

(۱) آنسہ فرزانہ اشرف بنت محمد اشرف حسین مسلم بالغ سکنہ P-۳ بلاک نمبر ۲ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی نمبر ۲۹- (عرضدار)

—— بنام ——

(۱) نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ بذریعہ منیجنگ ڈائریکٹر بحیثیت ایک قانونی جماعت —— زیر انتظام وفاق پاکستان رجسٹرڈ دفتر نیشنل بنک بلڈنگ آئی-آئی چندریگر روڈ کراچی

(۲) نیشنل بنک آف پاکستان لیمٹڈ معرفت صدر بحیثیت ایک قانونی جماعت کے جو بالواسطہ وفاق پاکستان کے زیر انتظام ہے اور جوابدار نمبر ۱ کے انتظام اور راہ عمل کی بحیثیت منیجنگ ٹرسٹی کے نگران ہے اور جس کا دفتر نیشنل بنک لیمٹڈ بلڈنگ آئی-آئی چندریگر روڈ کراچی میں واقع ہے۔

(۳) اسلامی جمہوریہ پاکستان معرفت سیکرٹری برائے وزارت مال اسلام آباد —— جوابدار

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے دستور کی زیر دفعہ ۱۹۹ کے تحت عرضداشت

ذکورہ بالا عرضدار بصد احترام کے ساتھ مندرجہ ذیل معروضات پیش کرتی ہے۔

حقائق

(۱) یہ کہ عرضدار نے جوابدار نمبر ۱ سے ۲۰،۶۲۰ این-آئی-یونٹ M.۵.۳۳ کو خریدے جن کے تصدیق ناموں کے نمبر ۰۰۰۲۲-۰۸۵۸-R-۰۳۰۵-H ۱ اور ۲۲۳۱-M ہیں جو نمبر (۲۲۵۳)۱۵۷/۳/۴ کے تحت رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔

(۲) یہ کہ عرضدار نے مورخہ ۲۶ جون ۸۸ء کو جوابدار نمبر ۲ کے سامنے ایک اقرار نامہ (C-Z-۲۰) کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت دئے ہوئے پہلے قاعدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے مقرر

کہ وہ طریقہ پر حلف شدہ تھا پیش کیا" اس کی ایک فوٹو کاپی بحیثیت (الف) منسلک ہے۔

(۳) مذکورہ بالا قانونی قاعدہ مندرجہ ذیل ہے ——

"بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں (یا زکوٰۃ کی پہلی کٹوتی میں زکوٰۃ کی منہائی کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہا کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس مقررہ فارم پر "ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ "اوتھ کمشنر" نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جسے قسم لینے کا اختیار ہو دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو جو اس کی شناخت کریں" اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلف نامے میں اظہار کرے گا "ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتا ہے کہ وہ کل زکوٰۃ یا عشر یا اس کا کوئی حصہ اس طریقے پر ادا کرے "جو اس آرڈیننس میں مذکورہ ہے" تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی"

-

(۴) یہ کہ جوابدار نمبرا" نے اپنے خط نمبر۸۹(۳)T/۳ Z K T-S-D مورخہ ۳ جولائی ۸۹ء کے ذریعہ مرضدار کو مطلع کیا کہ چونکہ حلف نامہ زکوٰۃ کا تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین دن پہلے کمل نہیں کیا گیا تھا اس" لئے مرض دار کا سرمایہ ۸۹ء کے لئے لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ نشان زدہ نہیں کیا جا سکتا" جب کہ ۹۰ء کے لئے یہ لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زدہ کروا جائے گا۔ خط کی اصل بحیثیت (B) منسلک ہے۔

(۵) یہ کہ بعدہ جوابدار نمبرا نے اپنی رائے تبدیل کردی اور مرضدار کو اپنے خط نمبر ۳/T K Z/D-S I- مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ استثناء دینے سے اس بناء پر انکار کیا کہ مرضدار فقہ حنفیہ کا پیروکار ہے۔ مودبانہ گزارش ہے کہ جوابدار نمبرا کا انکار واضح طور پر فقہ حنفیہ کو اسلام کی ایک مسلمہ فقہ ماننے سے انکار ہے اصل خط بحیثیت (C) منسلک ہے۔

(۶) کہ بعدہ جوابدار نمبرا نے مرضدار کو اپنے مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست ۸۹ء کی ایک فرو مہیا کی جو مندرجہ ذیل اردو بیان پر مشتمل ہے۔

"فقہ جعفریہ کے تحت یونٹ خریدار بجوزہ ڈیکلریشن (C Z -۵۰) مقررہ مدت یکم رمضان سے ۳ دن قبل نیشنل این۔ آئی۔ ٹی کے دفاتر نیشنل بینک آف پاکستان (ٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ) ہیڈ آفس کراچی کے پاس جمع کرا کر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں" اصل مراسلہ بحیثیت (D) منسلک ہے۔

(۷) یہ کہ جوابدار نمبرا کا مرضدار کے سرمایہ این۔ آئی۔ ٹی کو غیر منہائی زکوٰۃ کا حساب نشان زدہ کرنے سے انکار جس کا مطلب مرضدار کو اس حق سے جو اس کو قانون نے عطا کیا ہے غیر قانونی اور بدنیتی پر مبنی "بنیاد پر

انکار کے مترادف ہے کہ فقہ حنفیہ کے ماننے والے مسلم اس کے حقدار نہیں ہیں کہ استثناء سے فائدہ اٹھائیں
غالباً اس لئے کہ جواب دار نمبرا کے نزدیک فقہ حنفیہ اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے" اس بات سے غیر مطمئن اور مغموم
زدہ ہو کر عرضدار ربڑی لجاجت کے ساتھ مندرجہ ذیل دلائل کے ساتھ یہ عرضداشت پیش کرتی ہے!

دلائل

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں۔ (فقہ 'حنفیہ 'شافعیہ 'مالکیہ اور حنبلیہ میں) سے ایک ہے
جواب دار نمبرا کا فقہ حنفیہ کو اسلام کی مسلمہ فقہ ماننے سے انکار غیر قانونی ہے 'بدنیتی پر مبنی اور مسلمانان
پاکستان کے خلاف ایک سازش کا حصہ ہے۔

(۲) عرضدار کو قانون نے جو استثناء عطا کیا 'جواب دار نمبرا کو اس کو دینے سے انکار غیر قانونی 'بدنیتی پر مبنی
شرانگیز اور مذکورہ زکوٰۃ و عشر آرڈی نَنس کے صریح خلاف ہے۔

(۳) جواب دار نمبرا نے جو بیان اپنے مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست ۸۰ء کے ذریعہ جاری کیا ہے وہ بھی غیر قانونی
غیر مجاز اور پر فریب ہے کیونکہ عرض دار کی بہترین معلومات اور یقین کی حد تک قانون میں فقہ جعفریہ کے بارے
میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس بیان کی وسیع تشہیر کا واحد مقصد 'فقہ حنفی کو تسلیم کرنے سے انکار اور پاکستان
کے شہریوں (این۔ آئی۔ ٹی۔ یونٹوں کے خریداروں) کو یہ ترغیب دینا مقصود ہے کہ انہیں قانون زکوٰۃ کی لازمی
کٹوتی سے جو استثناء کا حق عطا کیا ہے اسے وہ فقہ جعفریہ کا پیروکار ہونے کا جھوٹا حلف نامہ داخل کر کے ہی
حاصل ہو سکتا ہے۔

التجا

اس لئے عاجزانہ التجا ہے کہ معزز عدالت اس عرضداشت کو قبول فرمائے اور فریقین کو سماعت کرنے کے
بعد اعلان کرے کہ

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے "ایک ہے اور اس کے ماننے والے اس استثناء سے
جو زکوٰۃ و عشر کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے پہلے قاعدے کے تحت عطا کی گئی ہے 'محروم نہیں ہیں۔

(۲) اعلان کرے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈی نَنس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت نام نہاد فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو
خصوصی طور پر کوئی استثناء عطا نہیں کیا گیا اور جواب دار نمبرا کا بیان جو اس کے مذکورہ مراسلے میں ہے غیر مجاز اور

وصول کر دی گئی ہے۔

(۳) محکمانہ حکم کے ذریعہ جوابداران کو اجتماعی و انفرادی طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ عرضدار کے اقرار نامہ کو تسلیم کریں اور اس کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹ سرمایہ کو لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زد کریں۔

(۴) کوئی دوسری اعانت یا اعانتیں جو عدالت عالیہ مقدمہ کے حالات کے تحت درست یا مناسب سمجھے عطا فرمائی جائے۔

دستخط

عرضدار

(سلسلہ دستاویزات)

(الف) اقرار نامہ کی فوٹو کاپی۔

(ب) جواب دار نمبر۱ کا اصل خط مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۸ء

(ج) جوابدار نمبر۱ کا اصل خط مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

(د) اصل مراسلہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء جوابدار نمبر۱ نے جاری کیا

سمن وغیرہ کے لئے فریقین کے پتے وہی ہیں جو اوپر عنوان میں درج ہیں

عرضدار کے وکیل کا پتہ: محمد اثر حسین ایڈووکیٹ P/۱۴۳ بلاک نمبر ۲

پی۔ ای۔ سی۔ ایچ ایس کراچی

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی
دستوری عرضداشت نمبر ڈی ۸۰۱ برائے سال ۹۰ء

مس فرزانہ اثر (عرض دار)

بنام

نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ وغیرہ (جوابداراں)

عرض گزار کے وکیل کی گزارشات

عرض گزار کا وکیل بڑے ادب کے ساتھ فقہ حنفیہ سے اور فقہ جعفریہ کی مستند کتاب اصول کافی میں سے ' عرض گزار کے موقف کی تائید میں عرض کرتا ہے کہ

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی رو سے حکومت پاکستان کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرے ' یا اعلان کرے کہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ کون کون سی ہیں یہ کام صرف علماء امت کا ہے یا پھر پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے ' اس لئے حکومت پاکستان کا یہ اعلامیہ کہ فقہ جعفریہ اسلام کی ایک مستند فقہ ہے اور یہ کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں بشمول شیعہ اسماعیلی ' شیعہ بوہری اور شیعہ اثنا عشری ' بلا قانونی اختیار کے ہے۔ کیونکہ نام نہاد فقہ جعفریہ اسلام کی کوئی تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے۔ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ صرف چار ہیں یعنی فقہ حنفی ' مالکی ' شافعی اور حنبلی۔

(ب) "فقہ" اسلامی اصول قانون کی ایک فنی اصطلاح ہے جس کا ایک خاص مفہوم ہے " فقہ ان باقاعدہ مرتب کردہ قانون اسلام کی ذیلی قانون سازی ہے ' جو قرآن پاک کی مقرر کردہ حدود اللہ کے اندر اور اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی شکل میں نازل کردہ کلام الٰہی کی ان تشریحات کے عین مطابق ہو ' جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے نہ اپنے قول یا فعل سے امت کو مرحمت فرمائی ہیں' کوئی قانون سازی جو کسی بڑے سے بڑے شخص نے کی ہو اگر قرآن اور سنت کے خلاف ہے یا اس سے مطابقت کلیہ نہیں رکھتی تو وہ غیر اسلامی ہوگی۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی "فقہ ہنومان" کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد "گیتا" یا "رامائن" پر ہو وہ اسلامی فقہ نہ ہوگی' یا اسی طرح اگر کوئی شخص فقہ موسوی یا فقہ عیسوی کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد ان احکامات پر ہو جو تورات یا انجیل میں مقرر کئے گئے تھے وہ بھی اسلامی فقہ نہ ہوگی حالانکہ تورات و انجیل کے احکامات بھی فرمان الٰہی ہیں' لیکن منسوخ شدہ۔

(ج) سب سے پہلے اصطلاح فقہ جعفریہ ہی گمراہ کن ہے اس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ گویا حضرت جعفر نے اسلامی قوانین کی کوئی ذیلی قانون سازی کی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آپ نے اسلام کی ذیلی قانون سازی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی مرتب نہیں کیا' تمام کی تمام فقہ جعفریہ کا محور وہ تحقیقی کام ہے' جو ایک شخص مسمیٰ شیخ محمد بن یعقوب الکلینی نے جو خود ۳۵۰ھ (تین سو پچاس) میں پیدا ہوا تھا' کیا تھا' جب کہ حضرت جعفر کا انتقال ۱۴۸ ہجری' میں ہو گیا تھا۔ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک یہ کتاب (اصول کافی) احادیث کی اولین اور بنیادی کتاب ہے کراچی سے شمیم بکڈپو کی چھاپی ہوئی اصول کافی کی جلد اول سے چند صفحات مقدمہ (صفحہ ۱۰) اور پیش لفظ (صفحہ ۴۰)' جو اس کتاب کی اس طباعت سے جو رسالہ نور میں اور پھر کتابی شکل میں اس سے بہت پہلے چھپ چکی ہے' اور جس میں مرتب کرنے والے کا نام ابو جعفر بن یعقوب کلینیؒ الرازی بتایا گیا ہے منسلک ہیں فقہ جعفریہ کی حقیقی بنیاد یہ کتاب ہے۔

(د) ان صفحات کے مندرجات کے مطابق یہ حدیث چاردہ معصومین کے اپنے اقوال ہیں اور یہ کہ صرف قرآن امت کے لئے ناکافی ہے' جب تک کہ ہر زمانہ میں ایک زندہ اور معصوم (گناہ کرنے کی طاقت سے محروم) ہستی موجود نہ ہو' جب کہ اسلام کے مسلمہ اور طے شدہ اصولوں کے مطابق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری شارح قرآن پاک تھے' کیونکہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ خود اللہ تعالی کی راہنمائی میں تھا اور آپ نے اسلام کے بارے میں اپنی خواہش نفس ذاتی سوچ و تصور یا اندازے کے مطابق کچھ نہیں کہا۔

اصول کافی میں ایسی ہر نام نہاد حدیث کو اصول کا عنوان دیا گیا ہے حالانکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے ساتھ دوسروں کے اقوال حتی کہ لقمان کے نام سے (صفحہ ۳۷) اور "راوی" کے نام سے بھی شامل ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ لقمان نام کا بھی کوئی چودہ معصومین میں سے تھا یا نہیں۔

شیعہ اثنا عشری یہ خصوصیت جو صرف نبی یا رسول کی ہوتی ہے صرف چودہ اماموں تک محدود کرتے ہیں' جب کہ اسماعیلی امامت کا عقیدہ ہر زمانے کے حاضر امام تک حتی کہ آج کے حاضر امام تک دراز کرتے ہیں' اس

طرح خود فقہ جعفریہ کا فلسفہ تضاد کا شکار ہے کیونکہ اصول کافی کی مندرجات کے مطابق امام نبی کے برابر ہے علم میں اور بوجہ نزول کلام الٰہی (بلا واسطہ فرشتوں کے یا بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سلسلے وار بتدریج سینیئر اماموں کے ذریعہ) اور اس طرح ہر امام کے اقوال اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہیں اور اس طرح یہ اسلام کی بنیادی قوانین بن جاتی ہے اور اسلامی اصول قانون سازی

Islamic Jurisprudence کے مطابق اس کو کسی طرح بھی فقہ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس حقیقت کی فقہ جعفریہ کے اس بنیادی اصول سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ موجودہ امام کی اتباع جائز نہیں اور بعد میں آنے والا امام پہلے امام کا ناسخ ہے یعنی وہ امام سابق کے مقرر کردہ اصول و قوانین کو منسوخ کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق اس نظام کے لئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اکیلی کافی بنیاد نہیں ہیں۔ اصول کافی کے ان صفحات کی فوٹو سٹیٹ منسلک ہیں جس میں مندرجہ بالا قوانین درج ہیں۔

بالکل اسی طرح فقہ جعفریہ کے مطابق اسلامی فنی قانون Islamic Jurisprudance کی فنی اصطلاح سنت بھی صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال تک محدود نہیں ہے بلکہ اثنا عشریوں نے اس کا دائرہ چاردہ معصومین تک پھیلا دیا ہے جبکہ اسماعیلی فرقے میں حاضر امام تک وسیع ہے۔ اس طرح یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد نہ تو قرآن پاک پر ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر۔

(۱) نہ صرف یہ بلکہ فقہ جعفریہ کی بنیاد قرآن پاک پر بھی نہیں ہے۔ کس طرح؟

اصول کافی کہتی ہے کہ تمام کی تمام وحی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی۔ صفحات ۲۳، ۴۱، ۲۰۹، ۲۸۳، ۲۸۸ وغیرہ اور اس طرح اصلی اور مکمل قرآن پاک فقہ جعفریہ کے مطابق صرف حضرت علیؓ کے پاس تھا اور کسی کے پاس نہیں تھا۔ جس کو وہ صرف ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں عوام کے سامنے لائے، لیکن فقہ جعفریہ کے عقیدے کے مطابق اس میں انصار و مہاجرین کی بداعمالیوں کے تذکرے موجود تھے، اس لئے اصحاب کبار نے بشمول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اس مصحف کو یہ کہتے ہوئے واپس لے گئے کہ وہ لوگ اب اس مصحف کی کبھی زیارت نہ کر سکیں گے اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو چھپا کر رکھا اور بڑی رازداری کے ساتھ یہ ایک امام سے دوسرے امام کے ذریعہ چلتا ہوا آخری امام تک پہنچا جو اس کو یہ کہتے ہوئے غار میں لے کر چھپ گئے کہ اب یہ عوام کے سامنے صرف اس وقت آئے گا جب وہ غیبت کبریٰ سے واپس ظاہر ہوں گے۔ اس طرح فقہ جعفریہ کی خود کے بیان کے مطابق مصحف علیؓ بھی بنیاد نہیں ہے۔ فقہ

جعفریہ کے مطابق رائج الوقت تیس پاروں کا قرآن پاک (جو کہ پوری امت مسلمہ کے عقیدے کے مطابق ایک حرف کی بھی کمی بیشی یا تغیر و تبدیلی سے محفوظ و مکمل قرآن پاک ہے جیسا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا) اصلی قرآن نہیں ہے۔ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک اصلی قرآن دو ہیں ایک مصحف علی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املا کرایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا۔ (صفحہ ۲۹ سے ۴۱ تک) اور دوسرا وحی الٰہی کا وہ مجموعہ جو فقہ جعفریہ کے مطابق حضرت جبریل علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آتے تھے اور اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ ضبط تحریر میں لاتے تھے "صفحات ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۴۰، ۲۴۹، ۲۹۷" وغیرہ۔ اس نظریہ کے لازمی نتیجہ کے طور پر اصول کافی میں اماموں نے یہ قانون وضع کیا "جو اس عقیدے کے ماننے والوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی بلاواسطہ وحی کی بناء پر ہے" کہ موجودہ قرآن نامکمل "تحریف شدہ" کمی بیشی کیا ہوا ہے صفحہ ۵۵۱" تا ۵۵۹ وغیرہ۔ اس طرح مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد اس قرآن پاک پر نہیں ہے "جس کو اسلامی دنیا مکمل کلام الٰہی "ہر قسم کی تحریف و کمی بیشی سے مبرا یقین کرتی ہے" اس طرح پوری امت مسلمہ کے عقیدے "فیصلوں اور یقین کے مطابق نام نہاد فقہ جعفریہ کی بنیاد نہ قرآن پر ہے نہ سنت پر ہے۔ بہر یہ کسی بھی مذہب کی فقہ ہو سکتی ہے مگر اسلام کی نہیں۔

(و) فقہ جعفریہ کی اس بنیادی اور اہم کتاب کے مطابق اسلام کے اصول یہ ہیں!

۱۔ مذہب کا چھپانا

"کتمان" یا یوں کہئے کہ اس فقہ کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس کے اصول قوانین اور کتابیں وغیرہ عوام پر اور خاص طور سے غیر شیعہ پر ظاہر نہ کی جائیں (صفحہ ۲۲۹ تا ۲۲۸ جلد دوئم) اب اس چھپانے میں یہ دقت تھی کہ غیر شیعہ کے سامنے کچھ بات تو بنانا پڑتی کیونکہ ایسے مکمل کر تو یہ کہنا ممکن نہ تھا کہ ان سے اسلام چھپایا جا رہا تھا کیونکہ یہ صرف شیعوں کے لئے مخصوص ہے اس دشواری سے نمٹنے کے لئے اماموں نے بحوالہ فقہ جعفریہ "اپنے معتقدین کو نہ صرف اجازت دی کہ تقیہ کر کے جھوٹ بول سکتے ہیں بلکہ اصول کافی میں یہ کہا گیا ہے کہ خود امام تقیہ کر کے عوام سے جھوٹ بولتے رہے ہیں (نعوذ باللہ) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو تقیہ تمام باتوں سے زیادہ پسند ہے (صفحہ ۲۲۰ اور ۲۲۸ جلد دوئم)

کتمان اور تقیہ کے دو بنیادی اصولوں کے باعث تمام اسلامی دنیا (سوائے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے) اس فقہ کی کتابوں "اصول اور عقائد سے ناواقف رہی اور اب بھی ایک عام آدمی کے لئے اس فقہ کی کتب کا حصول اور اس کے بنیادی عقائد کی معلومات حاصل کرنا ناممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس فقہ کے ماننے والے اسلام کا ایک فرقہ تصور کئے جاتے ہیں "جب کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے برعکس اس فقہ کے اصول

یہ ہیں۔

۴۔ تبرا

تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشیاں اور ان کو گالیاں دینا' یہاں تک کہ اصول کافی کی نام نہاد احادیث جن کے آسمانی ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے' اس میں یہ جملے ہیں

(۱) "اللہ لعنت کرے ابوحنیفہ پر" (نعوذباللہ)

(۲) (اصل کتاب سے مراد ہیں امیرالمؤمنین اور ائمہ اور باقی متشابہات ہیں فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں۔ فلاں۔ فلاں)' (نوٹ) "پرانی کتابوں میں فلاں فلاں اور فلاں کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان" (رضی اللہ عنہ) کے نام چھپے ہوئے ہیں"۔

(۳) جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کفر میں ترقی کی تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی' حضرت جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئے ہے نوٹ حسب اوپر ہے (صفحہ ۵۳ اور اسی طرح کی نام نہاد احادیث صفحہ ۵۶-۵۳-۵۷۹ وغیرہ پر)

(۴) تمام غیر شیعہ کافر اور مشرک ہیں فقہ جعفریہ کے ماننے والے نہ صرف یہ کہ مسلم بلکہ مومن ہیں جب کہ بقیہ تمام اسلامی دنیا کفار اور مشرکین کا مجموعہ ہے حتیٰ کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی فقہ جعفریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ سوائے چند ایک کے مرتد ہو گئے تھے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق زکوٰۃ صرف ایک مومن کو دی جاتی ہے اور صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والے مومن ہیں' اس لئے اگر کسی غیر شیعہ کو زکوٰۃ دی جائے تو ادا نہ ہو گی' حدیث کے بارے میں فقہ جعفریہ کا یہ اصول ہے کہ صرف وہی حدیث معتبر ہے جس کے تمام راوی نہ صرف شیعہ بلکہ اثنا عشری ہوں (یہ اصول ایسے وقت میں وضع کیا گیا جب کہ اثنا عشری فرقہ معرض وجود میں بھی نہ آیا تھا) (نئی چھپی ہوئی کتاب کا صفحہ ۱۷)

(۵) یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ سے بھی بھول ہوتی ہے اور وہ بھی غلطی کرتا ہے "بداء" (العیاذ باللہ)

(۶) غیر شیعہ سے اپنا مذہب چھپانے کے لئے جھوٹی باتیں بنانا

(۵)۔ دہشت گردی

دوسرے فرقے کے لوگوں کو دھوکہ سے قتل کرنا' امام حسن بن صباح کو اسی غرض مذہبی کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۶:۔ مندرجہ بالا حقائق کے بعد یہ بتانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ ایسی قوانین و اصول کا مجموعہ ہے' جس کے اسلامی ہونے کا دعویٰ تو کیا جاتا ہے' لیکن قرآن و سنت کی اس تعریف کے مطابق نہیں ہیں

جو کہ پوری اسلامی دنیا نے متعین کی ہے اور اس لئے وہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ نہیں کی جا سکتی اور حکومت کے افسران نے نہ صرف یہ کیا کہ غیر قانونی کام کیا ہے بلکہ بد دیانتی سے اور شرارتاً ایسا کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کوئی عوامی اطلاع نامہ Public Notificiton جاری نہیں کیا بلکہ یہاں بھی کتمان اور تقیہ کے اصول کے مطابق رازدارانہ ہدایات اور خفیہ مراسلہ جاری کیا جو ہمیشہ عوام کی پہنچ اور معلومات سے دور رکھا گیا۔ عرض دار کا زیر دستخطی وکیل اپنی تمام تر کدو کاوش کے باوجود اسے حاصل نہ کرسکا اور یہ صرف اس وقت منظر عام پر آیا جب اس مقدمہ میں اسے عدالت عالیہ کے سامنے پیش کرنا پڑا۔ حکومت کی اس ہدایات سے کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو حلف نامہ داخل کرتے ہیں استثنیٰ سے مستفید ہونے دیا جائے اور دوسرے فقہوں کے ماننے والوں کے حلف نامے زکوٰۃ انتظامیہ کو بھیج دیئے جائیں (ظاہر اس لئے کہ ان کو ردی خانے میں ڈال دیا جائے) بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ حکومتی اداروں اور بنکوں کے افسران بڑی فراخدلی سے فقہ جعفریہ سے غیر وابستہ لوگوں کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرکے کہ وہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے ہیں جھوٹے حلف نامے داخل کریں اور زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے بچ جائیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوری معلومات رکھنے والے ذرائع کے مطابق ۱۹۸۸ء میں زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے جتنے حلف نامے داخل کیے گئے تھے ان میں صرف دس فیصد فقہ جعفریہ کے حقیقی ماننے والوں کے ہیں۔ حکومت کے کسی بھی افسر نے بشمول جوابداران (Respondants) کوئی ایک حلف نامہ بھی زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳ الف A - ۳ کے مندرجات کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ میں چیلنج نہیں کیا۔ عرض گزار کے زیر دستخطی وکیل کو خود بھی این۔ آئی۔ ٹی اور حبیب بنک جہاں اس کا اکاؤنٹ ہے کے افسران نے مشورہ دیا تھا کہ وہ جھوٹا حلف نامہ داخل کردے اور یقین دلایا تھا کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق کوئی حلف نامہ جو فقہ جعفریہ ماننے کی بنیاد پر داخل کیا جائے گا "چیلنج نہیں کیا جائے گا" لیکن جب اس نے اپنا دین بدلنے سے انکار کردیا اور حبیب بنک "کے۔ ایم۔ سی برانچ میں فقہ حنفیہ کا پیروکار ہونے کی بنیاد پر حلف نامہ داخل کرکے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کا مطالبہ کیا تو وہ قبول نہیں کیا گیا۔

جوابداران (Respondandts) کا عرض دار (Petitioner) کے حلف نامہ کو قبول کرنے سے انکار اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو من حیثیت الفرقہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ کرنا غیر قانونی اور بلا قانونی جواز کے ہے، جیسا کہ اس عدالت عالیہ کے روبرو تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے "قانونی شق کی عبارت بہت واضح اور غیر مبہم ہے" مقننہ کی خواہش خوب واضح ہے کہ اسلام کی تمام مسلمہ فقہوں کے ماننے والوں کو استثنیٰ کا فائدہ دیا جائے۔ فقہ حنفیہ کے ماننے والوں کو اس استثناء کا فائدہ دینے سے انکار ایک اور سازش ہے

تاکہ مسلمانوں کے ذہن میں یہ تصور پیدا کیا جائے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے اور اسلام کی مسلمہ فقہ صرف فقہ جعفریہ ہے' اگر مقننہ کی خواہش ہوتی کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو دیا جائے تو وہ صرف ایک بہت سادہ سے استثناء کا اضافہ کرتا کہ "فقہ جعفریہ کے ماننے والے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہوں گے" جیسا کہ غیر مسلموں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

فقہ حنفیہ اور عرضدار

(Petitioner) کا اس کے عقیدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی کا پابند ہونا' بصد ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ قانون کے مندرجات کے تحت زکوٰۃ کاٹنے والے کسی ادارے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی حلف نامے کے بارے میں سوال اٹھائے یا استثنیٰ کے لئے مطالبہ کرنے والے درخواست گزار کو مستثنیٰ کرنے سے انکار کرے' جو بھی قانونی اختیار اس بارے میں دیا گیا ہے وہ عمومی انداز کا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی منفی حلف نامے (بیان حلفی) کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے آرڈر کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳-الف (3-A) کے تحت چیلنج کرسکتا ہے' لیکن اس عدالت عالیہ کی ہدایت اور خواہش کے تحت اس مسئلہ پر کہ فقہ حنفیہ اور عرضدار کے عقیدے کے مطابق حکومت کے نافذ کردہ نظام زکوٰۃ میں عرضدار اس بات کا پابند نہیں ہے کہ اس نظام میں زکوٰۃ ادا کرے گزارشات پیش خدمت ہیں۔

(۱) فقہ حنفیہ کے مطابق زکوٰۃ کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک وہ جو اموال ظاہرہ پر اور دوسری اموال باطنہ پر جیسے سونا چاندی اور دولت کی دوسری دوسری قسمیں جو آسانی کے ساتھ دوسروں سے چھپائی جاسکیں۔ جبراً زکوٰۃ صرف امام عادل وصول کرسکتا ہے اور وہ بھی اموال ظاہرہ پر' امام عادل کو بھی اسلام نے اس کا مجاز نہیں بنایا کہ اموال باطنہ کی زکوٰۃ زبردستی وصول کرے۔

(۲) پاکستان کی حکومت صالح حکومت نہیں کہی جاسکتی' ایک اسلامی مملکت اور اسلامی حکومت میں کوئی بھی غیر منتظم مقرر نہیں کیا جاسکتا' کسی بھی اہم عہدے پر عموماً اور زکوٰۃ کے نظم میں خصوصاً اسلامی ریاست کا یہ بنیادی تصور ہے کہ تمام غیر مسلموں کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا کہ وہ اسے قبول کرلیں اور جو اسلام قبول کرلیں گے وہ مسلم بھائی بن جائیں گے اور جو قبول اسلام سے انکار کرے گے ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اسلامی ریاست سے نکل کر کسی دوسری جگہ جابسیں جو یہ چاہیں گے کہ غیر مسلم رہتے ہوئے اسلامی ریاست میں قیام کریں ان سے یہ عہد لیا جائے گا کہ وہ ریاست کے تمام قوانین کی پابندی کریں گے (پبلک لاء کی)۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ نہیں کریں گے' کسی مسلم کو مرتد بنانے کی کوشش نہیں کریں گے' کسی شخص کو قبول اسلام سے نہیں روکیں گے اور اس پر تیار ہوں گے کہ ریاست جو ان کے تحفظ نگہداشت اور آزادی کا ذمہ سنبھالے گی اس

کے عوض جزیہ ادا کریں کے تب انھیں اسلامی ریاست میں بحیثیت ذمی کے رہنے کی اجازت دی جائے گی نہ کہ بحیثیت اسلامی ریاست کے ایک مکمل شہری کے اور اس طرح ذمی کو کسی اسلامی ریاست کے نظم ونسق میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ لیکن پاکستان میں حکومت اور اس کے ذیلی اداروں میں غیر مسلم اعلیٰ انتظامی عہدوں پر متمکن ہیں، اس طرح سے یہ حکومت اس بات کی مجاز نہیں کہ مسلمانوں سے اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ بھی وصول کرے۔

(۳) پاکستان نہ تو مسلم ریاست ہے نہ مملکت

مسلم ریاست وہ ہوتی ہے جہاں قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ قرآن وسنت ہو اس بنا پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ ہے نہ کہ عوام الناس کی عطا کردہ اجازت کے تحت، پاکستان میں قرآن وسنت قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ نہیں ہے بلکہ انسان کا بنایا ہوا دستور اعلیٰ قانون ہے (Suparem Source of law) قانونی عدالتیں دستوری شقوں کی صرف تشریح کر سکتی ہیں، لیکن ملک کی اعلیٰ ترین عدالت تک بھی دستور کے مندرجات کو چاہے وہ سراسر کھلم کھلا قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو ختم کر سکتی ہے نہ غیر قانونی قرار دے سکتی ہے کیونکہ جج کا خود اپنا وجود دستور کے تحت ہے اور اس کو اختیارات اس کے تحت حاصل ہوتے ہیں، جب کہ دوسری طرف شریعت اسلامی کا کوئی بھی قانون اگر دستور سے مطابقت نہیں رکھتا یا دستور اس کی اجازت نہیں دیتا تو کوئی جج چاہے کتنا ہی اعلیٰ ترین ہو اس کو نافذ نہیں کر سکتا، ہماری عدالتیں اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی اسی حد تک مجاز ہیں، جتنا پاکستان کے عوام نے، بشمول غیر مسلمین، اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ یا خود ساختہ نمائندوں نے اجازت دی ہو، لیکن اس سے آگے نہیں، اس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت انسان کے بنائے ہوئے دستور کے ماتحت ہے، ایسے ملک کی حکومت قرآن وسنت کے مطابق وصولی زکوٰۃ کا کوئی اختیار نہیں رکھتی اور اگر بزور قوت زکوٰۃ وصول کرتی ہے تو یہ ایک قسم کا ٹیکس ہوگا اور صاحب نصاب کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اس بارے میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ہمارے دستور کی دفعہ ۲۲۷ مندرجات کہ: "تمام موجودہ قوانین کو اسلام کے احکامات جیسا کہ قرآن وسنت میں وضع کئے گئے ہیں کے مطابق بنایا جائے گا"۔ آرٹیکل نمبر ۲ کے مندرجات "کہ اسلام پاکستان کی مملکت کا دین ہوگا"۔ اس تشریح کے اضافہ کے بعد کہ "قرآن اور سنت کا وہ مطلب ہوگا جو ہر ایک فرقہ مراد لے" تیرا اسلامی ہو چکے ہیں اور اپنی تمام افادیت کھو چکے ہیں۔

یہ تشریح بھی اسی طرح شرانگیز ہے جس طرح زکوٰۃ وعشر آرڈیننس کا زیر بحث استثنائی اندراج، اسلام میں فرقہ Sect اور فرقہ اور فرقہ در فرقہ (Sub Sect) کے وجود کا تسلیم کرلینا اور فرقوں بندیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہی قرآن وسنت سے کھلی بغاوت ہے اور جیسا کہ پہلے تفصیل سے

بیان کیا گیا" اس سے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو بڑے اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کے اس نسخہ کو رد کریں اور انکار کریں، جو قرآن مکمل صحیح اور غیر تحریف شدہ کلام الہی کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اور اس پر ایمان رکھا جاتا ہے اور جسے وہ اپنی نجی گفتگو میں "عثمانی قرآن کے نام سے یاد کرتے ہیں"۔ اس طرح ان کے اس عقیدے کے مطابق کہ صرف خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سنت نہیں بلکہ چودہ اماموں کا اور کچھ کے نزدیک حاضر امام تک قول و فعل "سنت ہے" اس طرح خود دستور میں دو متضاد مذہبوں کو اور عقائد کو پاکستان میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس طرح اسلام کے متعلق مندرجات مسلم عوام کو فریب دینے کے لئے ایک دھوکے کی ٹٹی بنائی گئی ہے۔

(۴) اس کے علاوہ دوسری وجوہات بھی ہیں مثلاً (الف) این۔ آئی۔ ٹی ایک امانت دار ہے اور اس کا زکوٰۃ وضع کرنا اور زکوٰۃ کے ادارے کو دینا امانت میں خیانت ہے نہ کہ وضع زکوٰۃ

(ب) بنک وغیرہ کے پاس جمع شدہ رقم اموال باطنہ ہیں اور ان جمع کردہ رقوم پر زبردستی زکوٰۃ نہیں وصول کی جاسکتی

(ج) زکوٰۃ میں وصول شدہ رقم ان مدات و مصارف میں خرچ کی جاتی ہے، جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی اور اسماعیلیوں تک کو اس فنڈ سے دیا جاتا ہے جب کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو ایک طرف زکوٰۃ سے استثنیٰ حاصل کرتے ہیں تاکہ ان کی زکوٰۃ کسی غیر شیعہ کو نہ چلی جائے اور دوسری طرف نہ صرف یہ کہ زکوٰۃ کے نظام میں شریک ہیں بلکہ زکوٰۃ وصول کرتے اور دوسرے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

(د) عمال زکوٰۃ کو زکوٰۃ فنڈ میں سے فقراء کی طرف صرف ادائیگی کرنے کی اجازت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں صرف گزارہ بھر کی رقم دی جانی چاہئے "لیکن موجودہ نظام میں ان کو بڑی بڑی تنخواہیں "الاؤنس" "ایڈوانس" اور دیگر اضافی فوائد بالکل اسی طرح ملتے ہیں جس طرح دوسرے سرکاری افسران کو، زکوٰۃ فنڈ جو مساکین کا حق ہے اس کا یہ انتہائی غلط و ناجائز استعمال ہے۔

(ہ) زکوٰۃ فنڈ بڑی بے دردی سے دفاتر کی سجاوٹ بناوٹ اور سامان تعیش کی فراہمی میں استعمال کیا جاتا ہے اور حکومت کے ہاتھوں اس کے غلط استعمال اور اس میں خورد برد کے واقعات روز مرہ منظر عام پر آتے رہتے ہیں ۔ مندرجہ بالا اور دیگر نکات پر فقہ حنفیہ کی کتب سے ماخوذ تفصیلی حوالہ جات (منسلکہ) اور عرضدار کے عقیدے کے مطابق اس کو یقین ہے کہ وہ فقہ حنفیہ کے مطابق اس بات کا پابند نہیں ہے کہ بکر زکوٰۃ جو حکومت نے قائم کیا ہے اس میں زکوٰۃ ادا کرے۔

محمد اسمٰعیل قریشی ایڈوکیٹ وکیل برائے عرضدار فون نمبر [redacted]

کراچی مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰

"عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مکمل متن کا اردو ترجمہ"

عدالت عالیہ سندھ کراچی

آئینی درخواست ۹۰ء/۵۰۸-ڈی

آنسہ فرزانہ اثر (درخواست گزار)

بنام

۱- میسرز نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ

میسرز نیشنل بنک آف پاکستان

اسلامی جمہوریہ پاکستان بتوسط سیکرٹری وزارت مالیات اسلام آباد مدعا علیہان

فیصلہ کی تاریخ=۲۴ مارچ ۹۰ء

وکیل برائے درخواست گزار=محمد اثر حسین ایڈووکیٹ

"مدعا علیہان=(۱) اختر مسعود ایڈووکیٹ، (۲) سلطان احمد شیخ ایڈووکیٹ

(۳) نعیم الرحمان اسٹینڈنگ کونسل برائے ڈپٹی اٹارنی جنرل"

فیصلہ

مسٹر جسٹس سید عبدالرحمان=مسٹر جسٹس حسین عادل کھتری

(۱) یہ درخواست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت دائر کی گئی ہے

(۲) درخواست گزار حنفی مسلک مسلمان ہے اس کے پاس ۱۶۷۲۰ روپے کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس ہیں

درخواست گزار نے ۲۴ جون ۱۹۸۸ء کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت این

۔ آئی ۔ ٹی یونٹ پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنٰی کے لئے "تصدیق شدہ حلفیہ اقرارنامہ (Declaration) داخل کیا۔ مدعاعلیہ نمبر ۱ نے درخواست گزار کو ۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو لکھے گئے ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ اس نے اپنا حلف نامہ تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ دن قبل داخل نہیں کیا" اس لئے وہ ان یونٹس پر سال ۱۹۸۹ء کے لئے زکوٰۃ سے استثنائی نہیں دے سکتے۔ البتہ سال ۱۹۹۰ء کے لئے استثنائی مل جائے گی۔

بعد ازاں مدعاعلیہ نمبر ۱ نے اپنا مطمع نظر بدلتے ہوئے درخواست گزار کو ایک خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہے اس لئے اس کے تصرف میں این۔ آئی۔ ٹی یونٹس پر اسے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنٰی نہیں مل سکتا۔ اس امر سے درخواست گزار نے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید فقہ حنفیہ دوسرے فقہوں کی طرح اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے۔ درخواست گزار کے مطابق مدعاعلیہ کا زکوٰۃ کی استثنائی سے انکار اس کے لئے تکلیف دہ غیر قانونی او ربدنیتی پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس کے قواعد و ضوابط کے خلاف ہے اس لئے اس نے اس استدعا کے ساتھ عدالت میں درخواست دائر کی ہے کہ۔

(i) عدالت قرار دے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے ایک ہے اور یہ کہ اس فقہ کے پیروکاروں کو زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ ۳ کے قاعدہ نمبر ۱ کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنٰی سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(ii) عدالت قرار دے کہ مبینہ طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار کو زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کے تحت کوئی خصوصی استثنائی حاصل نہیں اور یہ کہ مدعاعلیہ نمبر ۱ نے اپنے سرکلر میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ گمراہ کن اور غیر متعلقہ ہے۔

(iii) عدالت مدعاعلیہان کو اکٹھے یا الگ الگ حکم دے کہ وہ درخواست گزار کے اقرارنامے کو تسلیم کریں اور اس کے تصرف میں آنے والے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنٰی Non- Drduection- Of Zakat قرار دے

(iv) عدالت مدعاعلیہ کو حکم دے کہ اس نے اپنے سرکلر میں جو "گمراہ کن اور غیر متعلقہ" موقف اختیار کیا ہے۔ اسے واپس لے اور اس امر کی اطلاع این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کے تمام رجسٹرڈ خریداروں کو دے۔

(x) موجودہ حالات میں یہ معزز عدالت اپنے طور پر مزید جو مناسب سمجھے دادرسی کرے۔

(۳) مسٹر کبیر اے قریشی سیکرٹری نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ نے اپنے جوابی حلف نامہ میں تسلیم کیا کہ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں جو حقائق بیان کئے ہیں وہ درست ہیں "لیکن چونکہ درخواست گزار نے اپنے اقرارنامہ میں بیان کیا ہے کہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہیں اس لئے زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر

اکی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ان کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ نہیں مل سکتا۔ مسئز کبیر کے مطابق تمام مسلمان زکوٰۃ دینے کے پابند ہیں، لیکن فقہ جعفریہ کے مطابق نقد رقوم مثلاً سرمایہ کاری، بچت وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے اس لئے زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثناء کی یہ سہولت صرف فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کو حاصل ہے۔ چونکہ درخواست گزار فقہ حنفی کی پیروکار ہیں اس لئے حقدار نہیں کہ ان کو اس زمرہ میں شامل کیا جائے، جس سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جاتی۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد کی جانب سے جاری کئے گئے دو سرکلرز مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء اور ۲۶ مارچ ۸۳ء جن کی کاپیاں بھی جوابی حلف نامے کے ساتھ داخل کی گئی ہیں بہرحال یہ تسلیم کیا گیا کہ اہل سنت کے دوسرے تین مکاتب فکر کے ساتھ ساتھ فقہ حنفیہ بھی ایک مسلمہ فقہ ہے اس لئے درخواست کا یہ تاثر کہ اس کا حلفیہ اقرار نامہ اس بناء پر مسترد کیا گیا کہ وہ جس فقہ کی پیروکار ہیں وہ اسلام میں تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے مسترد کر دیا گیا تھا

(۴) مسز کارفاطمہ مدعا علیہا نمبر ۲ کی جانب سے آفیسر اور مختار کار (Preenel Attorney) نیشنل بینک آف پاکستان نے جو جوابی حلف نامہ داخل کیا وہ اسی نتیجہ کا حامل ہے۔

(۵) ہم نے درخواست گزار کے وکیل مسٹر محمد اثر حسین ایڈوکیٹ، مدعا علیہ نمبر ۱ کے وکیل اختر محمود ایڈوکیٹ، مدعا علیہ نمبر ۲ کے وکیل سلطان احمد شیخ ایڈوکیٹ اور مدعا علیہ نمبر ۳ کے وکیل نعیم الرحمان ایڈوکیٹ سٹینڈنگ کونسل کے دلائل سنے۔

(۶) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ نمبر (۳) میں کہا گیا ہے کہ

"اس کے بارے میں جو یہ کہتا ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت اس سے وصول کیا جانے والا کل سرمایہ یا اس کے کچھ کی وصولی اس شخص کے عقائد کے مطابق نہیں ہے تو بھی اس شخص سے وصولیابی بہرحال کی جائے گی، لیکن اس وصولی کو زکوٰۃ فنڈ کے لئے چندہ سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں یا پہلے سال زکوٰۃ میں منہائی زکوٰۃ کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہائی کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس فارم مقررہ پر ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ، اوتھ کمشنر، نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جو قسم لینے کا مجاز ہو۔ دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو، جو اس کی شناخت کریں اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلفنامے میں اظہار کرے گا، ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ (جس کا وہ پیروکار ہے) اس کو پابند نہیں کرتی کہ وہ زکوٰۃ یا عشر یا اس کا کچھ حصہ اس طریقہ پر ادا کرے جو اس آرڈیننس میں مذکور ہے تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں جائیگی۔ مزید یہ کہ اگر ایسے کسی شخص سے درج بالا بیان کی

گئی صورت کے مطابق کسی بھی وجہ سے زکواۃ یا عشر لازمی طور پر کاٹ لیا گیا ہے اور وہ شخص اس لازمی کٹوتی کو زکواۃ فنڈ میں صدقہ یا خیرات سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہتا اور ایک حلفیہ اقرار نامہ (Dedaration) کے ذریعہ جو کہ مقررہ مدت کے اندر اور درج بالا بیان کی گئی شرائط کے مطابق داخل کیا گیا ہو' اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو موجودہ قواعد کے مطابق یہ کٹوتی اسے واپس کر دی جائے گی۔ لہذا اس آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی بھی ایسے مسلمان کے اثاثہ جات میں زکواۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی' جو کسی بھی ایک مسلم فقہ کا ماننے والا ہو منجملہ فقہ اربعہ اور مقرر کردہ شرائط کے تحت حلفیہ اقرار نامہ داخل کرے گا۔ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۱۳ اے مندرجہ ذیل ہے۔

(۳) اے کسی بھی شخص کے درخواست دائر کرنے پر وفاقی شرعی عدالت اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا ایسا کوئی بیان جو آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے قاعدہ نمبر ۱ نمبر ۲ کے مطابق ہو اور اگر وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ اقرار نامہ جائز و صحیح نہیں ہے تو ایسا شخص اس آرڈیننس کے موجودہ قوانین کے تحت زکواۃ ادا کرنے کا پابند ہو گا اور کسی دوسرے قانون کے تحت جو اقدام اس کیخلاف کیا جا سکتا ہے متاثر نہیں ہو گا۔ چنانچہ ذیلی دفعہ (۱۳ اے) کے مطالعہ سے یہ بات بھی صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ کسی اقرار نامہ Dectaration جو کہ آرڈیننس کی/دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے قواعد کے تحت داخل کیا گیا ہو اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف وفاقی شرعی عدالت کر سکتی ہے۔

(۷) زکواۃ و عشر آرڈیننس کے درج بالا قواعد و ضوابط کے مطالعہ اور جائزہ سے یہ بات صاف اور بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص جو مقررہ طریقہ پر ایک بیان داخل کرتا ہے کہ وہ مسلم ہے اور ایک مسلم فقہ کا پیروکار ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کا عقیدہ اور مذکورہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتے کہ زکواۃ یا اس کا کوئی جز ادا کرے' زکواۃ کی لازمی کٹوتی یا وصولی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ جواب داروں کی طرف سے پیش ہونے والے معزز وکلا میں سے کسی نے بھی ہمارے سامنے زکواۃ و عشر آرڈیننس یا زکواۃ (کٹوتی اور واپسی) قواعد مجریہ ۱۹۸۱ء کی کوئی ایسی دفعہ پیش نہیں کی جو اس کے برخلاف ہو۔

اگر کوئی شخص اپنے عقیدہ اور فقہ کی بنیاد پر C.Z.50 فارم یا اس کی تصدیق شدہ کاپی پر زکوٰۃ کے تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ یوم قبل زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے قاعدہ نمبر ۱ کے تحت Z.D.O کے پاس زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعوی داخل کرے گا تو اس شخص کے اثاثہ جات سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی' چنانچہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زکوٰۃ (کٹوتی واپسی) رولز ۱۹۸۱ء کی یہ دفعہ بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی استثناء کا مطالبہ و دعوی نہیں کر سکتے۔

(۸) دعا علیمان کے اس کیس میں مرکزی نکتہ وہ دو خطوط ہیں جن کا ذکر جوابی حلف نامہ کے اوائل میں کیا گیا ہے اور جن کی فوٹو کاپیاں دعا علیمان اپنے جوابی حلف نامہ کے ساتھ پیش کی ہیں پہلا خط (A/۱) جس پر (خفیہ) لکھا ہوا ہے کہ مندرجات یہ ہیں۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات
سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن ۴۳ ناظم الدین روڈ ایف ۸/۴
اسلام آباد ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء

پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان
ٹرسٹی آف نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ
(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)
آئی۔ آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۴۹۳۶ کراچی

عنوان:۔ فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثناء کا دعویٰ

زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قاعدہ نمبر ۱ کے تحت قاعدہ میں درج قواعد و ضوابط کے تحت C.Z-50 فارم پر اپنے قابل زکوٰۃ اثاثوں کے لئے زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعویٰ کر سکتا ہے اگر وہ درج ذیل تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے۔

(۱) فقہ حنفی
(۲) فقہ مالکی
(۳) فقہ شافعی
(۴) فقہ حنبلی
(۵) فقہ جعفریہ

اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ اور فقہ کے تحت پوری یا کسی ایک جز کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے جیسا کہ آرڈی

فس میں کہا گیا ہے:

(۲) اس سلسلے میں درج ذیل راہنما اصول وضع کیے جاتے ہیں

الف:۔ اگر کوئی شخص پانچ تسلیم شدہ فقہوں کے علاوہ کسی اور فقہ کا پیروکار ہے اور وہ اقرارنامہ داخل کرتا ہے تو وہ اقرارنامہ نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔

ب:۔ اگر فقہ جعفریہ کا پیروکار کوئی شخص تمام اصول و ضوابط اور مروجہ شرائط کے تحت اقرارنامہ داخل کیا تو اسے قبول کر لیا جائے۔

ج:۔ اگر کوئی شخص فقہ جعفریہ کے علاوہ مندرجہ بالا تسلیم شدہ چاروں فقہوں میں کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے اور وہ اقرارنامہ داخل کرتا ہے تو اسے سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن کے پاس بھجوایا جا سکتا ہے۔

دستخط سید اطہر محمود
ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ
فون نمبر:۔ ۵۰۲۶۱

دوسرے خط ۸/۲ کے مندرجات اس طرح ہیں:۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات
سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن
۴۳ ناظم الدین روڈ F-۸/۴
اسلام آباد ۱۶ مارچ ۱۹۸۳ء

نمبر (۶)C.Z/۸۲
پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان

ٹرسٹی آف دی نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ
(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)
آئی۔آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس ۳۴۳۷ کراچی

عنوان = فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ کا دعویٰ

برائے مہربانی انتظامیہ کی طرف سے جاری شدہ اس خط (۶) نمبر C.E۲۸ مورخہ ۲۱ فروری ۸۳ء جو مندرجہ بالا عنوان کے بارے میں تھا کو ملحوظ رکھیں۔

۲۔ پیرا نمبر ۲ کے سیریل نمبر ۵ لفظ "Jafria" کے ہجوں میں ترمیم کردی گئی ہے اور اب یہ لفظ "Jafariyah" لکھا اور پڑھا جائے گا۔

(۳)۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ درج بالا سرکلر کے پیرا نمبر ۲ کے سیریل نمبر ۵ پر فقہ Jafariyah میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔

الف۔ شیعہ اسماعیلیہ

ب۔ شیعہ بوہرا

ج۔ شیعہ داؤدی بوہرا

(۴) اگر یہ خط (۶) نمبر C.E۲۸ بتاریخ ۷ مارچ ۸۳ء کے پیرا نمبر ۱ نمبر ۲ کے لب پیرا (B) کے تحت کسی کیس کے فیصلے کے سلسلہ میں A C D Z کی انتظامیہ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو وہ سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن کو اصلی اقرار نامہ یا اس کی کاپی بھیج کر اس سلسلہ میں میں رجوع کرسکتی ہے

دستخط سید اطہر محمود
ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ ہیڈ کوارٹر
فون نمبر: ۵۰۲۱

ضمیمہ ۲۔A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کا اسماعیلیہ، شیعہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاراں میں شامل کرلیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جوابداری کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری

کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۲ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی ہے پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آیا۔

(۹) یہ خطوط نہ تو کسی قانونی اختیار کے تحت جاری کردہ معلوم ہوتے ہیں نہ ان کی اشاعت گزٹ میں کی ہوئی ہے لہٰذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ خطوط صرف انتظامی حکم نامے ہیں اور ان کی نہ تو کوئی قانونی حیثیت ہے اور نہ جواز ہے جہاں تک خط منسلکہ ۱/A کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چاروں مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کر لیا جائے جب کہ حنفی مسلکیں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن روانہ کر دیا جائے' جو بدترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر بے اثر کر دیئے جائیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جواب دار نمبرا نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرض دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بناء پر رد کر دیا کہ عرض دار ایک حنفی مسلم ہے' خط منسلکہ ۲-A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جواب داراں کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۲ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا' صرف اس بناء پر کہ وہ ایک حنفی مسلم ہے

عرض دار نے جو خط منسلکہ (C) اپنی درخواست کے ساتھ لگایا ہے اس کے مندرجات اس طرح ہیں۔

نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

تاریخ ۵ ستمبر ۸۹ء

I.S.D/Z K T نمبر (۳)۸۹

مس فرزانہ اثر

P.۳ بلاک نمبر ۲ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی نمبر ۲۹

عنوان: زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ Reg. No N/۳/۸۵

ڈیئر مادام ہمارے خط نمبر K S D Z K T B(۳)۸۹ مورخہ ۱۳ اپریل ۸۹ء کی طرف توجہ فرمائیں

آپ نے این۔آئی۔ٹی یونٹس پر زکوٰۃ سے استثناء کے لئے جو اقرار نامہ ۸ جون ۸۹ء کو داخل کیا اس میں آپ نے واضح کیا ہے کہ آپ فقہ حنفی کے پیروکار مسلمان ہیں اس بارے میں ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کے تحت فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان لازمی زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں اس لئے آپ کے این آئی ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کٹوتی سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دستخط ثناء اللہ بیگ

آئی۔ایس۔او۔آئی۔ایس۔ڈی

(۲) زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء جو ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کو جاری کیا گیا تھا اس کے اعلان کے وقت اس کے قواعد و ضوابط کے متعلق بہت سے حلقوں کی جانب سے کچھ اعتراضات اور بعد ازاں شیعہ فرقہ کے نمائندوں کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں یہ تجویز کیا گیا کہ آرڈیننس کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) میں ترمیم کرکے ایک قاعدہ ایسا شامل کیا جائے کہ کسی ایسے مسلمان سے زکوٰۃ نہیں کاٹی جائے گی جو فقہ جعفریہ کا ماننے والا ہے اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ و فقہ کی وجہ سے اس آرڈیننس کے قواعد و ضوابط کے تحت ادائیگی زکوٰۃ کا پابند نہیں ہے کہ آرڈر میں مذکورہ طریقہ پر زکوٰۃ و عشر ادا کرے۔

جب مجوزہ ترمیم اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین کے علم میں آئی تو انہوں نے اس بناء پر اعتراض کیا کہ یہ بحالت رعایت حنفی مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین نے اس سلسلے کو اس طرح ختم کیا کہ

جناب عرفان احمد امتیازی صاحب نے چیئرمین کونسل سے کراچی میں اپنی ملاقات مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کے دوران مندرجہ بالا ترمیم کے مالہ و ما علیہ پر روشنی ڈالی، جس کے جواب میں چیئرمین کونسل نے اپنے خلاصہ مورخہ ۲ جنوری ۱۹۸۱ء کے ذریعے صدر مملکت کو مطلع کیا:۔

"راقم الحروف اصولی طور پر کتاب و سنت کے مطابق احکام شرع کی تدوین کا حامی ہے۔ چنانچہ احکام شرعی تدوین میں جس کسی مسلک کتب فکر کا نقطہ نظر اقرب الی القرآن و السنۃ و اقرب الی المصالح العامہ نظر آئے اس کو اختیار کرنا پسندیدہ خیال کرتا ہے اور ہر فقہ کے ماننے والوں کے مطابق قانون سازی کو اسلامی نظام کے نفاذ میں ایک زبردست رکاوٹ کے مترادف تصور کرتا ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے نزدیک مالکی اور

شافعی نقطہ نظر کے بموجب جب زکوٰۃ ایک "عبادت" ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد قرآنی "وفی اموالھم حق السائل والمحروم" کے مطابق "حق العباد" بھی ہے اور اسلام کے نظام معیشت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ اس لئے راقم الحروف کے نزدیک تعبدی پہلو کے مقابلے میں اس کے مالی اور فلاحی پہلو کو زیادہ اہمیت حاصل ہے' لیکن چونکہ زکوٰۃ احناف اور شیعہ حضرات دونوں کے نزدیک "عبادت" ہے اور عبادت کی ادائگی میں ہر مکتب فکر کو اپنے عقیدے و مسلک کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ایک دستوری تقاضا ہے اس لئے پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر بامر مجبوری ذیل میں ان فقہی اختلافات کو سامنے رکھتے ہوئے اظہار خیال کیا گیا:

(الف) راقم الحروف کو دفعہ (۳) میں مجوزہ ترمیم سے پورا اتفاق نہیں ہے' مجوزہ ترمیم میں صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو مذکورہ صورت میں مستثنٰی کرنے کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ یہ صورت حنفیوں کے لئے قابل اعتراض ہوگی۔ مثال کے طور پر ان کے نابالغ کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں' اعتراض یہ ہوگا کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو زکوٰۃ آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ کے عدم وجوب کے لئے ان کی فقہ کے بموجب گنجائش نکالی جا سکتی ہے' تو یہی گنجائش دوسرے فقہ کے ماننے والوں کے لئے کیوں نہ پیدا کی جائے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ استثناء میں دیگر مسلمہ فقہی مذاہب کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا' اسی طرح صدر محترم کے اسی ارشاد کی "ایک کی فقہ دوسرے پر مسلط نہیں کی جائے گی" صحیح عملی صورت پیدا ہو جائے گی اور کسی مسلمہ فقہی مسلک کے متعین کے لئے اس آرڈی ننس کے تحت اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ (انشاء اللہ العزیز) اگرچہ ذاتی طور پر راقم الحروف کو یہ صورت پسند نہیں ہے' مگر بوجہ مجبوری اسے قبول کرنا پڑتا ہے' جس کا شرعی جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ احناف اور شیعہ دونوں فقہی مکاتب زکوٰۃ کے احکام کو "عبادت" قرار دیتے ہیں اور عبادات کے بجالانے کے طریقے اختیار کرنے میں ہر مکتب فکر آزاد ہے"۔

(۲) چنانچہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ترمیم شدہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء ۸۰/۱۰۰ ایل میں موجودہ صورت میں یہ قاعدہ شامل کیا گیا' (اس بارے میں اسلامی نظریات کونسل کی ورکنگ کمیٹی کی رپورٹ بابت مدت یکم جنوری ۱۹۸۰ء تا ۲ مئی ۱۹۸۰ء صفحات نمبر ۸۵ یا ۸۷ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے) یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنٰی کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے' جب کہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کر دیا گیا۔ جس سے سنی

مسلمانوں کی جو کہ ملک (تمام) کل آبادی (نوے) ۹۰ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوئی۔ اس دل آزاری اور آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقے کار پر ملک کے موقر اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آواز اٹھائی گئی اور اداریے لکھے گئے' چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے' بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ مدعا علیہان کے تمام حقائق تسلیم کرلینے اور واضح قانون کی موجودگی میں ہم یہ قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ دوسرے تمام فقہوں کی طرح فقہ حنفیہ اور اس کے پیروکار بھی زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی (۳) اس کے قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ و عشر رولز کے تحت زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ لے سکتے ہیں اور انہیں اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) اگرچہ مدعا علیہان کی طرف سے زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط' زکوٰۃ و عشر رولز اور ان کے تحت جاری کیا گیا کوئی بھی نوٹیفکیشن ہمارے علم میں نہیں لایا گیا جس میں خاص طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار مسلمانوں کو ہی زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء دیا گیا ہو' البتہ آرڈی ننس کی ذیلی دفعہ (۳) بالکل صاف اور واضح ہے اور اس میں تمام تسلیم شدہ فقہوں کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے یہ نہیں کیا جا سکتا کہ ان کو استثناء نہیں دیا جا سکتا۔ مزید یہ کہ یہ نکتہ صرف ایک علمی بحث کی نوعیت کا ہے اور اس کا درخواست گزار کی استدعا سے کوئی تعلق نہیں' درخواست گزار نے جو استدعا کی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا اقرار نامہ بھی تسلیم کیا جائے اور اس کے تحت اس کے این آئی-ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں پی-ایل-ڈی ۱۹۸۶ لاہور صفحہ ۳۰۸ پاکستان اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن بنام صوبہ مغربی پاکستان کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ میں دائر کی گئی درخواست جو استدعا کی گئی ہو عدالت صرف اسی استدعا کو منظور کرتے ہوئے اپنا فیصلہ دے سکتی ہے لہٰذا کسی ایسے سوال اور اس کے متعلق قانون کی تشریح نہیں کر سکتی جس کے متعلق درخواست میں استدعا نہ کی گئی ہو۔

(۳) ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مدعا علیہان کو کسی بھی حنفی مسلمان کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر یہ اقرار نامہ مجوزہ طریقہ کار اور مقررہ مدت کے اندر داخل کیا گیا ہو' چونکہ یہ اختیار صرف' وفاقی شرعی عدالت کو قانون نے تفویض کیا ہے' مدعا علیہان کی طرف سے درخواست گزار کے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے اور اس کے این-آئی-ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ نہ دینے کے عمل کو غیر قانونی اور اختیارات سے تجاوز قرار دیتی ہے اور ان کا یہ عمل سراسر قانون کے خلاف ہے ان وجوہات کی بناء پر ہم نے ۲۱ مارچ ۹۰ء کو جو مختصر فیصلہ دیا تھا آسانی کے لئے اسے ذیل میں دوبارہ پیش کیا

جا رہا ہے۔

"ان تمام وجوہات کی بناء پر جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں ہم اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے قرار دیتے ہیں کہ ایسے کسی شخص کے اثاثہ جات سے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی جو مقررہ مدت کے اندر اندر زکوٰۃ انتظامیہ کے پاس موجودہ قوانین کے تحت یہ حلفیہ اقرار نامہ داخل کرے کہ وہ مسلمان ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے جس کا ذکر اقرار نامہ میں کیا گیا ہے اور جس کے تحت وہ زکوٰۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کے قواعد کے مطابق پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے۔ ہم یہ بھی قرار دیتے ہیں کہ وزارت مالیات حکومت پاکستان کی سینٹرل زکوٰۃ و عشر انتظامیہ کی طرف سے پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان / این آئی۔ ٹی کے ٹرسٹی کو لکھے گئے ۲۱ نومبر اور ۷ مارچ ۸۸ء کے خفیہ حکم نامہ میں جو ہدایات دی گئی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ این آئی ٹی کی طرف سے لکھے گئے ۵ ستمبر ۸۹ء کے خط جس میں یہ کہا گیا کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں "غیر قانونی ہیں اور بغیر کسی قانونی جواز کے اور بے کار ہیں۔ اس لئے ہم مدعا علیہان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ درخواست گزار کا اقرار نامہ قبول کریں اور اس کے تصرف میں این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیں۔

کراچی

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۱ء

دستخط

سید عبدالرحمان (جج)

دستخط

حسین عادل کھتری (جج)

کتاب الشافی ترجمہ اُصول کافی جلد اوّل پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

ازقلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسن صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ و عمت افاضاتہ

باسمہٖ سبحانہٗ

مقدمہ

تمہید سرکار ادیب اعظم مدظلہ کی نظر انتخاب اس گنہگار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اُصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کر دی کہ یہ مقدمہ آٹھ صفحات سے زائد نہ ہو بایں ہمہ بموجب المامور معذور والمجبور معذور شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ تاہم بمطابق مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس مقدمہ کو جامع و مانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کر سکیں گے۔ السعی منی والاتمام من اللہ

حدیث کی تعریف لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنابر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدایۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے ذریعے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور ایام سے اس کی تدوین و ترتیب ہوگئی اور اس سلسلے کی ابتداء پہلی صدی ہجری میں ہوگئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف

سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف جعفر صادق آلِ محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد علم و فضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں۔ جو "اصول اربعمائۃ" کہلاتی ہیں دوسرے اصحاب آئمہ کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

اصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمائۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیوں کہ لکھنے والے حضرات قلم و دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً اسے قلم بند کر لیتے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لالی آبدار و دُرِ ہائے شہوار کو سلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے۔ اس عظیم خدمت کے لئے جس جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و بادی المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی اسکنہ اللہ بحبوبۃ دار السلام کی ذات بابرکات تھی جنہوں نے اپنی عمر گرامی کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸۷ طبع بمبئی و فوائد مدینہ جلد ۲ ص ۶۵ طبع ایران و کشف المحجہ شہرۃ البحر طبع نجف اشرف) صرف کر کے ان اصول اربعمائۃ کی ورق گردانی کر کے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کر کے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کر کے۔ غرض کہ اس مدت مدید میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کر کے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے۔

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی من لایحضرہ الفقیہ تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین و ملاذ علماء عاملین اور روشنی چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر و الزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ کے دور میں نواب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہٰذا اگرچہ عند التحقیق اس کتاب کا امام العصر و الزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کا آنجناب کے مخصوص وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلّم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے

طاؤس متوفی ۶۷۳ھ استاد حضرت علامہ حلی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلی قدس سرہ ہیں خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور و محذوف ہونے سے ہے میزان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں

حدیث صحیح | ہدایۃ المحدثین از صـ ۳۵ تا صـ ۴۲ و نہایۃ الدرایہ) اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن | حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہو ممدوح۔ مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی | اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلہ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق | حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ منتہی ہو جو اگرچہ صادق اللہجہ اور قابل وثوق ہوں مگر ہوں فاسق العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں۔

حدیث ضعیف | اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو اور جو اوپر صحیح و حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (ولہ اقسام عدیدہ ولیس ہہنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدماء صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولا سیما عند المولف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح فتلک حدود و نشکر اولا لکن من الجاھدین

ایک ضروری وضاحت | یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کہ علماء اہلسنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت بھی مراد لیتے ہیں اور کچھ لوگ حدیث موقوف، کچھ کے نزدیک نقل اقوالِ صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے

روایت کے بعد دینی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور میرے ان معروضات سے بھی اس کا تعلق ہے تو آئیے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی و اصطلاحی معنے بھی کر لیں۔

حدیث، باب حدث۔ یحدث سے متعلق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں۔

۱۔ قدیم کی ضد۔ عدم کے بعد وجود پانے والی چیز، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی حدیث کہتے ہیں اور عربی روزمرہ میں بیان اور کلام کے معنے میں آج تک مستعمل ہے (قلت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ شریعت میں آئی ہو (فقہ)

۳۔ صاحب درایت و محدث کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول فعل یا تقریر کی حکایت کرے (ب) معصوم کا قول و فعل یا تقریر کی حکایت، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھئے جیسے راوی کہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرتؐ اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے، معصوم نے اس عمل کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

اس قسم کی چیزیں روایت، حدیث، خبر، اثر، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے اس کے نام رکھے، الفاظ کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی، معانی کے اعتبار سے انہیں تقسیم کیا۔ اب کوئی روایت متواتر ہے کوئی صحیح، کوئی حسن ہے کوئی موثق، کوئی ضعیف، کوئی مرفوع، کوئی غریب ہے کوئی معنعن، شیخ الحاج علی اکبر نے ہدیۃ المحصلین میں حدیث کے اوصاف مشترکہ کے لحاظ سے پچیس قسمیں ہیں

مطالعہ حدیث کی مشکلات

اس کے بعد ایک ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے۔ راوی جس سے روایت کر رہا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتا ہے یا نہیں۔ زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے جس وقت وہ بات کہی یا دیکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی۔ سائل نے معصوم سے سوال کیا۔ تو اس کا مقصد کیا تھا خود راوی کا عقیدہ کیا تھا اس کا کردار کیسا ہے اس کے علم و بصیرت کا کیا حال ہے وہ دوست ہے یا دشمن، ہی

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا حکومتوں کے سیاہ مدبر حریزار اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پہلے غیبت میں جلوہ نشین ہونے کا حکم دیا، امام علیہ السلام بحمد اللہ زندہ و صحیح و محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری یہ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انہیں قتل، قید اور جلاوطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب جلائے جاتے۔ ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا مگر یہ حضرات کسب علوم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کو تے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیث محمد و آل محمد کا ذخیرہ معلوم کرتے اور انہیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً ۲۵۰ھ / ۸۶۴ء میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندیاں نصیب ہوئی جن کی خیال کیا جا سکتا ہے رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گھر تھا انہی یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابو جعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء و محدثین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کمر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ جس طرح ہو سکے تعلیماتِ محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ جو خدمت تم کر سکتے ہو کر و اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع مأۃ" اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں، ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا۔ بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی

الشافی ترجمہ اصول کافی

حصّہ سوم

بقیہ

کتاب الحجّت

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

مصنف دو صد کتب

مترجم

کتاب مناقب شہر آشوب

سرپرست

رسالہ نور کراچی

پیش لفظ

احادیث کے مطالعہ کی ضرورت

قرآن کے بعد ہماری ہدایت کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین کی احادیث ہیں۔ بغیر ان کے احکام قرآنی کو سمجھ نہیں سکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل۔ آیات کی شان نزول۔ احکام کی عملی صورت۔ واقعات کی توضیح۔ ناسخ و منسوخ کا علم۔ علم رجال کی تحقیق۔ احادیث معصومین کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق و اعتماد نہیں جانتے کیونکہ اصل اہلبیت اور ہی جانتی اہلبیت گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ان سے بہتر اس کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے

صرف قرآن ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ ہر زمانہ میں اس کے ساتھ ایک معصوم ذات بھی ہونی چاہئے تاکہ اس کی تعلیم میں غلطی کا امکان نہ ہو اور عمل میں نادرستی اور ناہمواری نہ پائی جائے۔ اس کا علم چونکہ ہو سا ہی تھے میرے پر تسلیم قابل قبول ہو گی۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم الٰہیہ کو دوسرے در دانہ سے لیا نہ فتح کی وادی تیمیوں کا مصداق بن گئے ہے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلام تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور مزہ یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے کو قرآن ہی سے متمسک سمجھتا ہے اور عند اللہ حق محجوب۔

اگرچہ انقلابات روزگار کی بدتمیزی اور دشمنان اہلبیت کی سخت گیری نے ہمارے ائمہ کو نشر تعلیم کا موقع نہ دیا مگر اس پر بھی وہ اپنے فرض سے غافل نہ رہے۔ انتہا یہ ہے کہ تبرہ و تاریک قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

یہ بھی معجزہ سے کم نہیں کہ ایسے نازک دور میں جبکہ ائمہ اہلبیت سے کسی حدیث کا نقل کرنا ایک ناقابل معافی اور مستوجب قتل جرم تھا نہایت ایزدی ان حضرت کا کلام محفوظ رہا۔

ہمارے ائمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کو ملا۔ دور دور سے لوگ احادیث سننے کے لئے مدینہ میں آتے تھے۔ امام جعفر صادق سے احادیث نقل کرنے والے چار ہزار راوی تھے۔ آپ کے عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدون ہوئیں جن کو اصول اربعمائۃ کہا جاتا ہے۔ دشمنان اہلبیت کے تعصب نے اور بیبانہ دست تبرد نے ان کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

یہی وہ احادیث کا ذخیرہ ہے کہ جس کی ترتیب سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا گلستان تر و تازہ ہے یعنی کافی، استبصار، من لا یحضرہ الفقیہ اور تہذیب الاحکام سے گلستان ایمان و عرفان میں جا بجا بہار ہے ہیں

زمانہ کی ناسازگاری اور اسلام کی انقلابی حالت نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے اتنا کنارہ کش کیا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر بھی در خور اعتنا نہ سمجھا۔

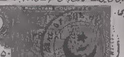

باب اول
(کتاب العقل والجہل)

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما خلق اللہ العقل استنطقہ ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال وعزتی وجلالی ما خلقت خلقا ھو احب الی منک ولا اکملتک الا فیمن احب اما انی ایاک امر و ایاک انہی و ایاک اثیب

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے قوت گویائی دے کر فرمایا آگے آ وہ آگے آئی پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی پھر فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی میں تجھ کو کامل کروں گا جس کو میں دوست رکھتا ہوں۔ میں تیرے ہی بدلے پکڑتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

توضیح۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف شرعی عقل ہے۔ جب تک عقل پختہ نہ ہو احکام الٰہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا۔ اس سے بیان عقل سے مراد خلق و تدبیر نہیں بلکہ قدر و منزلت ہے یعنی وہ مجسم و مشخص عقل کہا گیا ہے۔ تیسرے حصہ صحیح کی تعریف ہے جو اس کے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ چوتھے کمال عقل کو مظہر انبیاء و مرسلین و ائمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعہ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت انسان ہے تمام مخلوق پر

حدیث۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

ان جبرئیل ھبط علی آدم فقال یا آدم انی امرت ان اخیرک واحدۃ من ثلاث فاخترھا ودع اثنتین فقال آدم یا جبرئیل وما الثلاث فقال العقل والحیاء والدین فقال آدم علیہ السلام انی قد اخترت العقل فقال جبرئیل للحیاء والدین انصرفا ودعاہ فقالا یا جبرئیل انا امرنا ان نکون مع العقل حیث کان قال فشانکما وعرج

جب جبرئیل زمین پر اترے تو آدم سے کہا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کے چھوڑنے کا اختیار دوں۔ آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں جبرئیل نے کہا عقل و حیا و دین۔ جب آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبرئیل نے حیا و دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑ دو انہوں نے کہا اے جبرئیل ہمارے لئے حکم ہے کہ ہم عقل کے ساتھ رہیں جہاں کہیں بھی وہ رہے جبرئیل نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا اور دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر انسان کا ... نہ حیا ہے نہ دین ہے۔

مّا يهمه لكن لمّا يموت العالم فذهب بما يعلم فعاه بهم الجهالة يضلون ويضلون ولاخير في شئ ليس له اصل

اصل لا تقول على بن الحسين انه يسخى نفسى فى سرعة الموت والتفسير فيما قول الله اولم يروا انا نأتى الارض ننقصها من اطرافها وهو ذهاب العلماء

مگر جب کوئی عالم دین مرجاتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ نہیں ہیں وہ نادان ہوتے ہیں اور باطل فتویٰ جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی

حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ میں نے یہ کہ تحقیق جو بہت سے نفس کو مسرت ہوتا ہے اور تفسیر اس کے بارہ میں اللہ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور اطراف سے مراد ہے علما کا مرنا۔

باب نہم مجالسۃ علما اور انکی صحبت

اصل قال لقمان لابنه يا بنى اختر المجالس على عينك فان رايت قوما يذكرون الله عز وجل فاجلس معهم فان تكن عالما نفعك علمك وان تكن جاهلا علموك ولعل الله ان يظلهم برحمته فيعمك واذا رايت قوما لا يذكرون الله فلا تجلس معهم فان تكن عالما لا ينفعك علمك وان كنت جاهلا يزيدوك جهلا ولعل الله يظلهم بعقوبة فيعمك معهم

اصل عن ابى الحسن موسى بن جعفر قال محادثة العالم على المزابل خير من محادثة الجاهل على الزرابى

اصل قال رسول الله صلعم قال الحواريون لعيسى يا روح الله من نجالس قال من يذكركم الله رؤيته ويزيد فى علمكم منطقه ويرغبكم فى الآخرة عمله

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجالس علما کو اپنی نظر میں رکھو اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کو ذکر کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں جہالت پیدا کر دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گھیر لے

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا عالموں کے ساتھ مزبلوں پر گفتگو کرنا بہتر ہے جاہل کے ساتھ مسند زری پر بیٹھنے سے

حضرت رسول نے فرمایا حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں فرمایا جن کی صورت سے خدا یاد آئے جنکی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جنکے عمل سے آخرت کی طرف رغبت ہو

اصل قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله عز وجل یقول تذاکر العلم بین عبادی یحیی علیه القلوب المیتة اذا هم انتهوا فیه الی امری

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں

اصل سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول رحم الله عبداً احیی العلم قال قلت فما احیاه قال ان یذاکر به اهل الدین واهل الورع

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اہل دین اور اہل ورع کا ذکر کرنا

اصل قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تذاکروا العلم وتلاقوا وتحدثوا فان الحدیث جلاء للقلوب ان القلوب لترین کما یرین السیف جلاءه الحدیث

فرمایا حضرت رسولخدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور آپس میں بات چیت کرو کہ یہ چیز قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے قلوب بھی اسی طرح زنگ آلود بنتے ہیں جس طرح لوہا تلوار کا زنگ دور کرتا ہے

اصل سمعت ابا جعفر یقول تذاکر العلم دراسة والدراسة صلوة حسنة

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم درس سے ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کی برابر ہے

باب یازدہم بذل علم

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال قرأت فی کتاب علی علیه السلام ان الله لم یأخذ علی الجهال عهداً بطلب العلم حتی اخذ علی العلماء عهداً ببذل العلم للجهال لان العلم کان قبل الجهل

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا بلکہ علماء سے عہد لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم قبل جہالت ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی هذه الآیة ولا تصعر خدک للناس قال لیکن الناس عندک فی العلم سواء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (مت روگردانی کرو لوگوں سے) فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں

اصل عن ابی جعفر علیه السلام قال زکوة العلم ان تعلمه عباد الله

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو

ولا تزید فیه ولا تنقص منه

اصل قلت لابی عبد الله علیه السلام انی اسمع الکلام منک فارید ان ارویه کما سمعته منک فلا یجیء قال فتتعمد ذلک قلت لا فقال تزید المعانی قلت نعم قال فلا باس

اصل قلت لابی عبد الله علیه السلام اسمع الحدیث منک فازید وانقص قال ان کنت ترید معانیه فلا باس

اصل قلت لابی عبد الله علیه السلام الحدیث اسمع منک ارویه عن ابیک او اسمعه من ابیک ارویه عنک قال سواء الا انک ترویه عن ابی احب الیّ وقال ابو عبد الله علیه السلام لجمیل ما سمعته منی فاروه عن ابی

اصل قلت لابی عبد الله علیه السلام یجیئنی القوم فیستمعون منی حدیثکم فاضجر ولا اقوی قال فاقرا علیهم من اوله حدیثا ومن اوسطه حدیثا ومن آخره حدیثا

اصل قلت لابی الحسن الرضا علیه السلام الرجل من اصحابنا یعطینی الکتاب ولا یقول اروه عنی یجوز لی ان ارویه عنه قال فقال اذا علمت ان الکتاب له فاروه عنه

سنو اس میں کچھ زیادہ کرنا ہے اور نہ کم

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت کروں بے کم وکاست لیکن یاد نہیں رہتا فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو بدگمانی میں ڈالو میں نے کہا نہیں فرمایا معنی و مفہوم تو بے کم وکاست بیان کرتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کمی زیادتی ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا اگر معنی میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوتی اور مطلب و مفہوم نہیں بدلتا تو مضائقہ نہیں

میں نے صادق آل محمد سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو ان سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں بات برابر ہے آگاہ ہو جو تم میرے پدر بزرگوار سے میری حدیث نقل کرو یا کرو تو زیادہ افضل ہو، ٹھیک ہے

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی احادیث سننے کے لئے آتے ہیں پس لوگوں کی کثرت یا درازی احادیث کی وجہ سے میں دل تنگ ہو جاتا ہوں یا بے طاقت ہو جاتا ہوں فرمایا کتاب کے تین حصہ کر کے انہیں اسناد۔ پہلا اول حصہ پھر بیچ پھر درمیانی پھر آخر

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرو پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں فرمایا جب تم جان لو یہ اسی نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کرو

أصل قال أمير المؤمنين عليه السلام إذا حدثتم بحديث فاسندوه إلى الذي حدثكم فإن كان حقاً فلكم وإن كان كذباً فعليه

أصل عن أبي عبد الله عليه السلام قال القلب يتكل على الكتابة

أصل سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول اكتبوا فإنكم لا تحفظون حتى تكتبوا

أصل عن مفضل بن عمر قال قال لي أبو عبد الله عليه السلام اكتب وبث علمك في إخوانك فإن مت فأورث كتبك بنيك فإنه يأتي على الناس زمان هرج لا يأنسون فيه إلا بكتبهم

أصل قال أبو عبد الله عليه السلام إياكم والكذب المفترع قيل له وما الكذب المفترع قال يحدثك الرجل بالحديث فتتركه

أصل قال أبو عبد الله عليه السلام أعربوا حديثنا فإنا قوم فصحاء

أصل سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول حديثي حديث أبي وحديث أبي حديث جدي وحديث جدي حديث الحسين وحديث الحسين حديث الحسن وحديث الحسن حديث أمير المؤمنين وحديث أمير المؤمنين حديث رسول الله وحديث رسول الله قول الله عز وجل

أصل قلت لأبي جعفر الثاني عليه السلام جعلت فداك إن مشايخنا رووا عن أبي جعفر وأبي عبد الله

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔

فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے لکھ لو تاکہ اس میں شک نہ رہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے

مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو۔ اگر تم مرنے لگو تو اپنی اولاد میں اس کو بطور میراث چھوڑ دو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو کذب مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کذب مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی فرد کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ

فرمایا صادق آل محمد نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ ہم خانوادہ رسالت اور فصحائے عرب ہیں ہمارے کلام میں تغیر و تبدل نحو اعراب لگانے کے بعد لوگ پڑھنے میں غلطی نہ کریں گے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور انکی حدیث میرے جد کی اور انکی حدیث حسین کی اور انکی حدیث حسن کی اور انکی حدیث امیرالمومنین کی اور انکی حدیث رسول اللہ کی اور رسول کی حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے

یعنی ہم نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ ہمیں جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں دونوں [illegible]

عليهم السلام وكانت التقية شديدة فكتموا كتبهم فلم ترو عنهم فلما ماتوا صارت الكتب الينا فقال حدثوا بها فانها حق

ہے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا، انہوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ہیں پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں فرمایا کرو وہ صحیح و کارآمد ہیں

باب نوزدہم تقلید

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله فقال اما والله ما دعوهم الى عبادة انفسهم ولو دعوهم ما اجابوهم ولكن احلوا لهم حراما وحرموا عليهم حلالا فعبدوهم من حيث لا يشعرون

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے راوی کہتا ہے میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی (انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علما اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا) اور اس کا مطلب پوچھا فرمایا انصاری کو ان کے علما و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن انکے علما نے کیا یہ کہ حلال کو حرام بنایا اور حرام کو حلال پس انہوں نے اپنے علما کی تقلید کی اور اس طرح لاشعوری طور پر انکی عبادت کی

اصل عن محمد بن عبيدة قال قال ابو الحسن عليه السلام يا محمد انتم اشد تقليدا ام المرجئة قال قلت قلدنا وقلدوا فقال لم اسئلك عن هذا فلم يكن عندي جواب اكثر من جواب الاول فقال ابو الحسن عليه السلام ان المرجئة نصبت رجلا لم تفرض طاعته وقلدوه وانتم نصبتم رجلا وفرضتم طاعته ثم لم تقلدوه فهم اشد منكم تقليدا

محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ سننے والے ہو یا مذہب کے مخالف میں نے کہا انہوں نے بھی تقلید کی ہم نے بھی تقلید کی حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں حضرت نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر وہ پھر بھی انہوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی پس تقلید کے بارہ میں وہ تم سے زیادہ ہیں

اصل وان قاس شیئا بشیٔ لم یکذب نظرہ وان اظلم علیہ امر اکتتم بہ لما یعلم من جھل نفسہ لکی لا یقال لہ لا تعلم ثم جسر فقضی فھو مفتاح عشوات رکاب شبہات خباط جھالات لا یعتذر مما لا یعلم فیسلم ولا یعض فی العلم بضرس قاطع فیغنم یذری الروایات ذرو الریح الھشیم۔

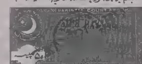

اصل تبکی منہ المواریث وتصرخ منہ الدماء یستحل بقضائہ الفرج الحرام ویحرم بقضائہ الفرج الحلال لا ملیٔ باصدار ما علیہ ورد ولا ھو اھل لما منہ فرط من ادعائہ علم الحق

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان اصحاب المقائیس طلبوا العلم بالمقائیس فلم تزدھم المقائیس من الحق الا بعدا وان الدین لا یصاب بالمقائیس

اصل عن ابی جعفر وابی عبد اللہ علیہما السلام قال کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلھا الی النار

اصل عن محمد بن حکیم قال قلت لابی الحسن موسیٰ علیہ السلام جعلت فداک فقھنا فی الدین واغنانا اللہ بکم عن الناس حتی ان الجماعۃ منا لتکون فی المجلس

مگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بسبب دونو کے مشابہ ہونے کے تو اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا اور اگر کوئی امر مخفی اس پر تاریک ہو جاتا ہے یعنی اپنے قیاس کی راہ اسمیں نہیں پاتا تو چھپاتا ہے اس کو اپنے جہالت آگہیں علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا پس جسارت کر کے حکم لگاتا ہے اور سمجھی ہوتا ہے اور صاحب کی لیپٹ شبہات کی اور شکوک اوہام میں خبطا ہو دہی کی جو نہیں جانتا اس کے متعلق عذر نہیں کرتا تاکہ گمراہی سے بچے اور پوری قوت سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم دانش حاصل کرے اور احادیث کو اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو

اس کے غلط حکم دینے سے میراث روتی ہے اور مقتولوں کے خون چیخیں مارتے ہیں اس نے اپنے فتوے سے حرام شرمگاہوں کو حلال کر دیا اور اپنے فیصلے سے حلال شرمگاہوں کو حرام بنا دیا جو احکام اس سے صادر ہوتے وہ ان کے لئے سزاوار علم نہیں اور علم حق کے متعلق جو کثرت سے ادعا کرتا رہا ہے وہ اس کا اہل نہیں

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا راستہ جہنم کی طرف ہے

محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا جب آپ پر فدا ہوں ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے نیاز

تمایسمن رجل صاحبه بحضرة المسلمة ومجیئه جوابها
فیامن الله علینا بکم قربها ورد علینا الشئ لم یأتنا
فیه عنک ولا عن آبائک شئ فنظر الی احسن ما یحضرنا
واوفق الاشیاء لما جاءنا عنکم فنأخذ به فقال
هیهات هیهات فی ذلک والله هلک من هلک قال
ثم قال لعن الله ابا حنیفة کان یقول قال علی وقلت
قال محمد بن حکیم لهشام بن الحکم والله ما اریدت
الا ان یرخص لی فی القیاس

اصل عن یونس عن عبد الرحمن قال قلت
لابی الحسن الاول علیه السلام بما اوحد الله عزوجل
فقال یا یونس لا تکونن مبتدعا من نظر برأیه هلک
ومن ترک اهل بیت نبیه ضل ومن ترک کتاب
الله وقول نبیه کفر

اصل قلت لابی عبد الله علیه السلام ترد علینا
اشیاء لیس نعرفها فی کتاب الله ولا سنة فننظر
فیها فقال لا اما انک ان اصبت لم تؤجر وان
اخطأت کذبت علی الله عزوجل

اصل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار

جب محمد بیان تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ تب جلسوں میں جاتے
ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب
دیدیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ
لوگوں کی وجہ سے لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے
آجاتے ہیں کہ ہم نے اس کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ
کے آباء طاہرین سے پس ایسے مواقع پر جو بہتر اور مناسب ہے
اس کے ہر پہلو پر غور کرکے جواب دیدیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے
فرمایا ہرگز نہیں اس میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا
پھر فرمایا خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ
میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول ان کے
قول سے بہتر ہے ۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن
الحکم سے کہا واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دینی میں
قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی ۔

یونس بن عبد الرحمن سے مروی ہے میں نے امام موسیٰ
کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جس سے وحدانیت
باری تعالیٰ کی شناخت کسی میں پائی جائے فرمایا اے یونس
بدعتی نہ بننا جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے
عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبی کے اہلبیت کو
چھوڑ دیا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا
راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا
ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کئے جاتے ہیں جن کا جواب نہ ہم کو
قرآن میں ملتا ہے نہ حدیث میں پس ہم غور کرکے خود ہی
جواب دیدیتے ہیں فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا اگر تمہارا قیاس
ٹھیک ہوا تو اس کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا

رسول خدا نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت
کا نتیجہ جہنم ہے

اصل عن سماعة بن مهران عن ابي الحسن موسى عليه السلام قال قلت اصلحك الله انا نجتمع فنتذاكر ما عندنا فما يرد علينا شيء الا وعندنا فيه شيء مسطر وذلك مما انعم الله به علينا بكم ثم يرد علينا الشيء الصغير ليس عندنا فيه شيء فينظر بعضنا الى بعض وعندنا ما يشبهه فنقيس على احسنه فقال ما لكم وللقياس انما هلك من هلك من قبلكم بالقياس ثم قال اذا جاءكم ما تعلمون فقولوا به وان جاءكم ما لا تعلمون فها واهوى بيده الى فيه ثم قال لعن الله ابا حنيفة كان يقول قال علي وقلت وقالت الصحابة وقلت ثم قال اكنت تجلس اليه فقلت لا ولكن هذا كلامه

اصل قلت اصلحك الله اتى رسول الله الناس بما يكتفون به في عهده قال نعم وما يحتاجون اليه الى يوم القيامة فقلت فضاع من ذلك شيء فقال لا هو عند اهله

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام

سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ہم جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی احادیث کو یاد کرتے ہیں۔ جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب ان احادیث میں پاتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ان احادیث میں ہم کو نہیں ملتا اور ہم ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں اور دوسرے میں مشابہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ امام نے فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ اسی قیاس کی بنا پر تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ پھر فرمایا جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کرو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھو پھر فرمایا اللہ لعنت کرے ابوحنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔

میں نے کہا حضرت آپ کا خیال ہو کہ رسول اللہ نے لوگوں کو اتنا بتا دیا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لئے کافی ہوتا فرمایا بے شک بلکہ اتنا بتا دیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہو گی میں نے کہا کیا اس سے کچھ ضائع ہو گیا فرمایا وہ علم اس کے اہل کے یعنی ہمارے پاس ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا

يقول ضل علم ابن شبرمة عند الجامعة املاء رسول الله صلى الله عليه وآله وخط علي عليه السلام بيده ان الجامعة لم تدع لاحد كلاما فيها علم الحلال والحرام ان اصحاب القياس طلبوا العلم بالقياس فلم يزدادوا من الحق الا بعدا ان دين الله لا يصاب بالقياس

اصل عن ابان بن تغلب عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان السنة لا تقاس الا ترى ان المرأة تقضي صومها ولا تقضي صلوتها يا ابان ان السنة اذا قيست محق الدين

اصل سألت ابا الحسن موسى عليه السلام عن القياس فقال ما لكم وللقياس ان الله لا يسئل كيف احل وكيف حرم

اصل حدثني جعفر عن ابيه عليه السلام ان عليا صلوات الله عليه قال من نصب نفسه للقياس لم يزل دهره في التباس ومن دان الله بالرأي لم يزل دهره في ارتماس قال وقال ابو جعفر عليه السلام من افتى الناس برأيه فقد دان الله بما لا يعلم ومن دان الله بما لا يعلم فقد ضاد الله حيث احل وحرم فيما لا يعلم

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان

فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (عہد عباسیہ کا قاضی) ضایع ہو گیا جامعہ سے (یہ مصحف فاطمہ) ہے جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور لکھا اپنے ہاتھ سے علی علیہ السلام نے اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو اس میں علم حلال و حرام ہے۔ قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں تلاش کیا نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کو دخل نہیں۔

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزوں کو ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہو گیا تو دین برباد ہو جائے گا

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق ہے اللہ سے نہیں پوچھا جاتا کہ کیوں کسی چیز کو حلال کیا اور کیوں حرام۔ (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے

امام جعفر صادق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الٰہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ مشتبہات میں مبتلا رہا اور جس نے عمل خدا اپنی رائے سے بہ پیروی ظن سے کیا وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا فرمایا امام جعفر صادق نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے اپنی رائے سے وہ عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود نہ جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں نے

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول: انّ ولدنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانا اعلم کتاب الله وفیه بدء الخلق وما هو کائن الی یوم القیامة وفیه خبر السماء وخبر الارض وخبر الجنة وخبر النار وخبر ما کان وخبر ما هو کائن اعلم ذلک کما انظر الی کفی ان الله یقول فیه تبیان کل شیء

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا جاننے والا ہوں اس میں ابتدائے خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اسکی بھی یہ سب میری نظر کے سامنے ہے سب چیزیں ایسی ہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وفصل ما بینکم ونحن نعلمه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہوا اس کی بھی خبر ہے اور جو تم سے بعد میں ہوگا اسکی بھی اور تمہارے نزاعات باہمی کا فیصلہ بھی ہے اور ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں

اصل عن ابی الحسن موسی علیه السلام قال قلت له اکل شیء فی کتاب الله وسنة نبیه صلعم او تقولون فیه قال بل کل شیء فی کتاب الله وسنة نبیه

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن میں ہے اور سنت نبی میں بھی لوگ کہتے ہیں اس میں جو نہیں ہے وہ آپ کہتے ہیں کیا فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے

باب بست ودوم اختلاف حدیث

اصل عن سلیم بن قیس الهلالی قال قلت لامیر المومنین علیه السلام انی سمعت من سلمان والمقداد وابی ذر شیئاً من تفسیر القرآن واحادیث عن نبی الله غیر ما فی ایدی الناس ثم سمعت منک تصدیق ما سمعت منهم ورأیت فی ایدی الناس اشیاء کثیرة من تفسیر القرآن من احادیث عن نبی الله صلعم تخالفونهم فیها وتزعمون ان ذلک کله باطل افتری الناس یکذبون

سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور احادیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر و احادیث کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ متعمدین وتفسیرہم القرآن بارائھم

اصل قال فاقبل علی فقال قد سالت فافہم الجواب ان فی ایدی الناس حقا وباطلا وصدقا وکذبا وناسخا ومنسوخا وعاما وخاصا ومحکما ومتشابہا وحفظا ووہما وقد کذب علی رسول اللہ علی عہدہ حتی قام خطیبا فقال ایہا الناس قد کثرت علی الکذابۃ فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ثم کذب علیہ من بعدہ

اصل انما اتاکم الحدیث من اربعۃ لیس لھم خامس رجل منافق یظہر الایمان متصنع بالاسلام لایتأثم ولایتحرج ان یکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ متعمدا فلو علم الناس انہ منافق کذاب لم یقبلوا منہ ولم یصدقوہ ولکنھم قالوا ہذا قد صحب رسول اللہ علیہ السلام ورآہ وسمع منہ فاخذوا عنہ وہم لایعرفون حالہ وقد اخبرہ اللہ عن المنافقین بما اخبرہ ووصفھم بما وصفھم فقال عزوجل واذا رایتھم تعجبک اجسامھم وان یقولوا تسمع لقولھم ثم بعدوا بعدہ فتقربوا الی الائمۃ الضلالۃ والدعاۃ الی النار بالزور والکذب والبہتان فولوھم الاعمال وحملوھم علی رقاب الناس واکلوا بہم الدنیا وانما الناس مع الملوک والدنیا الا من عصم اللہ فھذا احد الاربعۃ

عمداً اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں

امیرالمومنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جا رہا ہے پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس کی جگہ جہنم میں ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا

تمہارے پاس احادیث چار طریقہ سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں اول مرد منافق ہے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے۔ اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ منافق بڑا جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق نہ کرتے لیکن انہوں نے تو یہ کہا یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے لہٰذا انہوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارہ میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کہے ہیں فرماتا ہے جب اے رسول تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی باتیں سنو یہ گروہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا اب انہوں نے ائمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانے والوں سے جا ملے اور حکومت اسلامی ان کی سپرد کر دی

اصل فما نزلت على رسول الله آية من القرآن إلا أقرأنيها وأملاها عليّ فكتبتها بخطي

اصل وعلمني تأويلها وتفسيرها وناسخها ومنسوخها ومحكمها ومتشابهها وخاصها وعامها ودعا الله أن يعطيني فهمها وحفظها فما نسيت آية من كتاب الله ولا علماً أملاه عليّ وكتبته منذ دعا الله لي بما دعا وما ترك شيئاً علمه الله من حلال ولا حرام ولا أمر ولا نهي كان أو يكون ولا كتاب منزل على أحد قبله من طاعة أو معصية إلا علمنيه وحفظته فلم أنس حرفاً واحداً

اصل ثم وضع يده على صدري ودعا الله لي أن يملأ قلبي علماً وفهماً وحكماً ونوراً فقلت يا نبي الله بأبي أنت وأمي منذ دعوت الله لي بما دعوت لم أنس شيئاً ولم يفتني شيء لم أكتبه أفتتخوف عليّ النسيان فيما بعد فقال لا لست أتخوف عليك النسيان والجهل

اصل عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له ما بال أقوام يروون عن فلان وفلان عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يتهمون بالكذب فيجيء منكم خلافه قال إن الحديث ينسخ كما ينسخ القرآن

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر سنائی ہو اور مجھ سے لکھوایا نہ ہو جو میں نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا ہے

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم اور متشابہ اور خاص اور عام اور حضرت نے دعا کی کہ خدا مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی آنحضرت نے میرے لئے جو دعا کی۔ آنحضرت کو علم خدا نے دیا اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی حلال ہو یا حرام مسائل امر ہو یا نہی سے طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اس کو سیکھا اور حفظ کیا اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا

پھر اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے یہ دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پر کر دے میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں بھولا اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں میں بھول جاؤں گا فرمایا نہیں مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف ہی نہیں ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک مسئلہ کے ساتھ رسول اللہ سے اور چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے لہٰذا ہم ان راویوں کو دروغگو نہیں کہہ سکتے لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں

قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ربما سئلتک عن المسئلۃ فتجیبنی فیہا بالجواب ثم یجیئک غیری فتجیبہ فیہا بجواب آخر فقال انا نجیب الناس علی الزیادۃ والنقصان قال قلت فاخبرنی عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صدقوا علی محمد ام کذبوا قال بل صدقوا قال قلت فما بالہم اختلفوا فقال اما تعلم ان الرجل کان یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فیسألہ عن المسئلۃ فیجیبہ فیہا بالجواب ثم یجیبہ بعد ذلک ما ینسخ ذلک الجواب فنسخت الاحادیث بعضہا بعضا

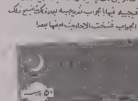

اصل عن ابی عبیدۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال لی یا زیاد ما تقول لو افتینا رجلا ممن یتولانا بشیء من التقیۃ قال قلت له انت اعلم جعلت فداک قال ان اخذ بہ فہو خیر له واعظم اجرا

اصل ۔ وفی روایۃ اخری ان اخذ بہ اوجر وان ترکہ واللہ اثم

اصل عن زرارۃ بن اعین عن ابی جعفر علیہ السلام قال سألتہ عن مسئلۃ فاجابنی ثم جاء رجل فسألہ عنہا فاجابہ بخلاف ما اجابنی ثم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ جب میں آپ سے پوچھتا ہوں تو آپ مجھے اس کا ایک جواب دیتے ہیں پھر میرا غیر جب آپ سے یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں فرمایا ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور کبھی کمی کے ساتھ میں نے کہا اس بنا پر کہ آنحضرت نے کم و زیادہ بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انھوں نے رسول کے متعلق سچ کہا یا جھوٹ فرمایا سچ کہا میں نے کہا جب ان کے بیان میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے رسول نے یہ بیان فرمایا ہے دوسرا کہتا ہے یہ تو پھر کیا صورت ہوگی فرمایا تم نہیں جانتے کہ ایک شخص رسول کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے آپ اس کا جواب دیتے ہیں جب اس کے بعد وحی الٰہی اس حکم کو منسوخ کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اس کا ناسخ حکم بتاتے ہیں چونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہذا اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر نے مجھ سے کہا اے زیاد (نام ابو عبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملہ میں کہ ہم فتویٰ دیتے ہیں اپنے دوستوں میں سے کسی کو ایسے امر کا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسول آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو واللہ گنہگار ہوگا

زرارہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا آپ نے میرے جواب کے خلاف

جاء رجل آخر فاجابه بخلاف ما اجابني واجاب صاحبي فلما خرج الرجلان قلت يا ابن رسول الله رجلان من اهل العراق من شيعتكم قدما يسألان فاجبت كل واحد منهما بغير ما اجبت به صاحبه فقال يا زرارة ان هذا خير لنا ولكم ولو اجتمعتم على امر واحد لصدقكم الناس علينا ولكان اقل لبقائنا وبقائكم قال ثم قلت لابي عبد الله عليه السلام شيعتكم لو حملتموهم على الاسنة او على النار لمضوا وهم يخرجون من عندكم مختلفين قال فاجابني بمثل جواب ابيه

جواب دیا پھر ایک اور شخص آیا اس کو پہلے جواب سے علیحدہ جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ جب دونو آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یابن رسول اللہ یہ دونو عراقی آپ کے پیرانے شیعوں میں سے ہیں ان کے سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے فرمایا اے زرارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ تو مخالف تم کو اپنی مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس نہ پہنچ سکو گے تم کو ضرر پہنچے گا اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ آپ کے حکم سے اگر جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ وہ آپ سے مختلف جواب سنیں پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد نے دیا تھا

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول من عرف انا لا نقول الا حقا فليكتف بما يعلم منا فان سمع منا خلاف ما يعلم فليعلم ان ذلك دفاع منا عنه

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے مگر حق بات تو چاہیے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانا ہے اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنے جو حکم اللہ کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے (یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے)

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل اختلف عليه رجلان من اهل دينه في امر كلاهما يرويه احدهما يامر باخذه والآخر ينهاه عنه كيف يصنع فقال يرجئه حتى يلقى من يخبره فهو في سعة حتى يلقاه

روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا امام علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور دوسرے سے نہی ایسی صورت میں وہ کیا کرے فرمایا اس کو چاہیے کہ عمل میں تاخیر کرے یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کرے اس کے ملنے تک

اصل وفی روایۃ اخری بایہما اخذت من باب التسلیم وسعک

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ارایتک لو حدثتک بحدیث العام ثم جئتنی من قابل فحدثتک بخلافہ بایہما کنت تاخذ قال قلت کنت اخذ بالاخیر فقال لی رحمک اللہ

اصل قلت لابی عبداللہ علیہ السلام اذا جاء حدیث عن اولکم وحدیث عن آخرکم فبایہما نأخذ فقال خذوا بہ حتی یبلغکم عن الحی فان بلغکم عن الحی فخذوا بقولہ ثم قال ابو عبداللہ علیہ السلام انا واللہ لا ندخلکم الا فیما یسعکم وفی حدیث آخر خذوا بالاحدث

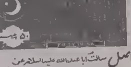

اصل سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن رجلین من اصحابنا بینہما منازعۃ فی دین او میراث فتحاکما الی السلطان والی القضاۃ ایحل ذلک قال من تحاکم الیہم فی حق او باطل فانما تحاکم الی الطاغوت وما یحکم لہ فانما یاخذ سحتاً وان کان حقاً ثابتاً لہ لانہ اخذہ بحکم الطاغوت

تاخیر عمل جائز ہوگی

اور ایک روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرسکتے ہو مقصد یہ ہے کہ یہ امام جعفر فی الطاعۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک منیوہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے؟ میں نے کہا آخر والی پر امام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے گا دینی یعنی روایت بنا بر تقیہ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر کوئی حدیث ہم پہلے اماموں سے پہنچے مثلاً امام زین العابدین اور دوسری ان کے بعد والے امام سے (امام محمد باقر) تو ہم کس پر عمل کریں فرمایا عمل کرو بعد والی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب یہ زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے بعد والے امام یا زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم ہر عمرو کو تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اگر احتمال ہو جس پر چاہو عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ ترین حدیث ہو اس پر عمل کرو

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارہ میں پوچھا جن میں جھگڑا ہو نے والے ہے قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے سلطان وقت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے فرمایا جو حکم بنائے گا ان کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جائے گا ایک سلطان وقت کے پاس

وقد امر الله ان یکفر به قال الله تعالی یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به

اصل قال ینظران الی من کان منکم ممن قد روی حدیثنا ونظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا فلیرضوا به حکما فانی قد جعلته علیکم حاکما فاذا حکم بحکمنا فلم یقبله منه فانما استخف بحکم الله وعلینا رد والراد علینا الراد علی الله وهو علی حد الشرک بالله

اصل قلت فان کان کل رجل اختار رجلا من اصحابنا فرضیا ان یکونا الناظرین فی حقهما واختلفا فیما حکما وکلاهما اختلفا فی حدیثکم قال الحکم ما حکم به اعدلهما وافقههما واصدقهما فی الحدیث واورعهما ولا یلتفت الی ما یحکم به الآخر

اصل قال قلت فانهما عدلان مرضیان عند اصحابنا لا یفضل واحد منهما علی الآخر قال ینظر الی ما کان من روایتهم عنا فی ذلک الذی حکما به المجمع علیه من اصحابک فیؤخذ به من حکمنا ویترک الشاذ الذی لیس بمشهور عند اصحابک فان المجمع علیه لا ریب فیه

اور جو وہ حکم دے گا وہ ضرور رشوت کے تحت ہوگا اگرچہ وہ کا کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ ان سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا ہے خدا فرماتا ہے وہ چاہتے ہیں اپنا محاکمہ شیطان کی طرف لے جائیں حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کی تکذیب میں آئیں

فرمایا: دونوں نزاع کرنے والے شیعوں کو چاہئے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہئے کہ اس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اگر اس کو قبول نہ کیا تو توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی اور وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے

میں نے کہا اگر دونوں میں سے ہر ایک ایک آدمی کو حکم انتخاب کر لے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارہ میں غور کریں گے پھر مختلف ہوں ان کا حکم اور آپ حضرت کی حدیث کے بارہ میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا ان میں سے اس کے حکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ متقی پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے کے حکم کی طرف توجہ نہ کی جائے

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو فرمایا یہ ہمارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے

وانما الامور ثلاثة امر بين رشده فيتبع وامر بين غيه فيجتنب وامر مشكل يرد علمه الى الله والى رسوله قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم حلال بين وحرام بين وشبهات بين ذلك فمن ترك الشبهات نجا من المحرمات ومن اخذ بالشبهات ارتكب المحرمات وهلك من حيث لا يعلم

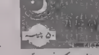

اصل فان كان الخبران عنكما مشهورين قد رواهما الثقات عنكم قال ينظر فما وافق حكمه حكم الكتاب والسنة وخالف العامة فيؤخذ به ويترك ما خالف حكمه حكم الكتاب والسنة ووافق العامة قلت جعلت فداك ارايت ان كان الفقيهان عرفا حكمه من الكتاب والسنة ووجدنا احد الخبرين موافقا للعامة والاخر مخالفا لهم باى الخبرين يؤخذ قال ما خالف العامة ففيه الرشاد

اصل قلت جعلت فداك فان وافقهما الخبران جميعا قال ينظر الى ما هم اليه اميل حكامهم وقضاتهم فيترك ويؤخذ بالاخر قلت فان وافق حكامهم الخبرين

اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ جس پر سب لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہیں ہے اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد وہدایت صراحتہ قرآن وحدیث میں بیان کردی گئی ہے ان پر عمل کیا جائے دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کردی گئی ہے ان سے اجتناب کیا جائے تیسرے جو مشکل ہیں اور ان کی معرفت نہیں ان میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ حلال بیان کردیے گئے وہ واضح ہیں حرام بیان کردیے گئے وہ واضح ہیں اور ان کے درمیان مشتبہات ہیں جس نے ان کو ترک کیا نجات پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا

راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ) سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے فرمایا یہ دیکھا جائے گا کہ کونسی حدیث کتاب وسنت کے مطابق اور رائے عامہ کے خلاف ہے جو موافق کتاب وسنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے گا اور ترک کیا جائے گا اس حدیث کو جو کتاب وسنت کے خلاف ہوگی اور رائے عامہ کے موافق

راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر دو فقیہ اس حدیث کے حکم کو کتاب وسنت سے حاصل کریں اور پھر ان میں سے ایک کو عام لوگوں کے موافق پائیں اور دوسری کو مخالف تو کس خبر پر عمل کریں فرمایا جو عامہ کے خلاف ہوگی ہدایت اس میں ہوگی۔

میں نے کہا اگر مخالفوں کے دونوں گروہ دونوں خبروں کے موافق ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا یہ دیکھا جائے گا کہ ان کے حکام وقاضی کس خبر کی طرف زیادہ مائل ہیں اس کو چھوڑ کر دوسرے

جميعا قال اذا كان ذلك فارجه حتى تلقى امامك فان الوقوف عند الشبهات خير من الاقتحام فى الهلكات

ہر عمل کیا جاسکتا ہے میں نے کہا اگر وہ سب دونو خبر وتفسیر موافق ہوں تو کیا ہو فرمایا توقف کرو کیونکہ شبہات کی صورت میں عمل سے رک جانا بہتر ہے ہلاکت میں پڑنے سے

باب بست وسویم اخذ بالسنۃ وشواہد کتاب

اصل قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان على كل حق حقيقة وعلى كل صواب نورا فما وافق كتاب الله فخذوه وما خالف كتاب الله فدعوه

فرمایا حضرت رسولخدا نے ہر ایمان کی علامت ہے اعمال صالح سے اور درستی ہے محکمات قرآن سے پس جو حدیث کتاب خدا کے موافق ہو اسے لے لو اور جو مخالف کتاب ہو اسے چھوڑ دو۔

اصل سالت ابا عبد الله عليه السلام عن اختلاف الحديث يرويه من نثق به قال اذا ورد عليكم حديث فوجدتم له شاهدا من كتاب الله او من قول رسول الله صلعم والا فالذى جاءكم به اولى به

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اختلاف حدیث کے بارہ میں کہ جن کو ایسے لوگ بیان کرتے ہیں جن پر آپ کا اعتماد ہے تو اس صورت میں کیا ہو فرمایا اگر اس حدیث کی تصدیق کتاب خدا یا قول رسول سے ہوتی ہے تو اسے لے لو ورنہ اس کو رد کردو

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول كل مردود الى الكتاب الله والسنة وكل حديث لا يوافق كتاب الله فهو زخرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کو رد کرو کتاب وسنت کی طرف ہر وہ حدیث جو موافق کتاب اللہ نہیں وہ دروغ ہے

اصل عن ابى عبد الله عليه السلام ما لم يوافق الحديث القرآن فهو زخرف

فرمایا صادق آل محمد نے جو حدیث موافق قرآن نہیں وہ جھوٹ ہے

اصل خطب النبى صلى الله عليه واله وسلم فقال ايها الناس ما جاءكم عنى يوافق كتاب الله فانا قلته وما جاءكم يخالف كتاب الله فلم اقله

حضرت رسولخدا نے خطبہ میں فرمایا جو حدیث میری تمہارے سامنے آئے اگر وہ کتاب خدا کے موافق ہے تو میری ہے اور اگر مخالف کتاب خدا ہے تو میری نہیں

اصل سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول من خالف كتاب الله وسنة محمد فقد كفر

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے کتاب خدا اور سنت محمد کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔

اصل عن الفضيل بن یسار قال سمعت ابا جعفرؑ یقول العلم علمان فعلم عند اللہ مخزون لم یطلع علیہ احداً من خلقہ وعلم علمہ ملائکتہ ورسلہ فما علمہ ملائکتہ ورسلہ فانہ لا یکذب نفسہ ولا ملائکتہ ولا رسلہ وعلم عندہ مخزون یقدم منہ ما یشاء ویؤخر منہ ما یشاء ویثبت ما یشاء

اصل عن الفضیل قال سمعت ابا جعفرؑ یقول من الامور امور موقوفۃ عند اللہ یقدم منھا ما یشاء ویؤخر منہ ما یشاء

اصل عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہؑ قال ان للہ علمین علم مکنون مخزون لا یعلمہ الا ھو من ذلک یکون البداء وعلم علمہ ملائکتہ ورسلہ وانبیاءہ فنحن نعلمہ

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما بدا للہ فی شیء الا کان فی علمہ قبل ان یبدو لہ

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ لم یبد لہ من جہل

اصل عن منصور بن حازم قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام ھل یکون الیوم شیء لم یکن فی علم اللہ بالامس قال لا من قال ھذا فاخزاہ اللہ قلت ارأیت ما کان وما ھو کائن الی یوم القیامۃ الیس

فرمایا علم الٰہی میں تھا خدا میں کوئی وجود نہ تھا

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم تو وہ ہے جو خدا کے پاس ہے اور کسی دوسرے کی اس پر اطلاع نہیں اور ایک علم جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے اور جو اس نے فرشتوں اور رسولوں کو علم دیا ہے تو اس میں وہ نہ اپنے نفس کی تکذیب کرتا ہے اور نہ اپنے ملائکہ اور مرسلین کی اور یہ علم اس کے پاس مخزون ہے اس میں وہ جس چیز کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کرتا ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کچھ امور ایسے ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے وہ جسے چاہتا ہے مقدم کرتا ہے جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے

راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے خدا کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بداء کا تعلق ہے اور ایک وہ علم ہے جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین و انبیاء کو دیا ہے ہمارے علم کا تعلق اسی سے ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی چیز میں اللہ کے لئے بداء واقع نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ اس کے علم میں تھا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کو جہالت سے کبھی بداء واقع نہیں ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا کوئی امر آج ایسا ہے جس کا علم ایک دن پہلے خدا کو نہ ہو فرمایا نہیں جو ایسا کہے خدا اس کو ذلیل کرے گا میں نے کہا کیا جو کچھ ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے سب

تعلم الله قال بلى قبل ان يخلق الخلق

اصل عن مالك الجهنى قال سمعت ابا عبد الله ع يقول لو علم الناس ما فى القول فى البداء من الاجر ما فتروا عن الكلام فيه

اصل عن مرازم بن حكيم قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ما تنبأ نبى قط حتى يقر لله بخمس خصال بالبداء والمشية والسجود والعبودية والطاعة

اصل عن ابى عبد الله عليه السلام قال ان الله عز وجل اخبر محمدا صلى الله عليه وآله بما كان منذ كانت الدنيا وبما يكون الى انقضاء الدنيا واخبره بالمحتوم من ذلك واستثنى عليه فيما سواه

اصل عن الريان بن الصلت قال سمعت الرضا يقول ما بعث الله نبيا الا بتحريم الخمر وان يقر لله بالبداء

اصل عن معلى بن محمد قال سئل العالم كيف علم الله قال علم وشاء واراد وقدر وقضى وامضى فامضى ما قضى وقضى ما قدر وقدر ما اراد فبعلمه كانت المشية وبمشيته كانت الارادة وبارادته كان التقدير وبتقديره كان القضاء وبقضائه كان الامضاء والعلم متقدم على المشية والمشية ثانية والارادة ثالثة والتقدير واقع على القضاء بالامضاء فلله تبارك وتعالى البداء فيما علم متى شاء وفيما اراد لتقدير الاشياء فاذا وقع القضاء بالامضاء فلا بداء فالعلم فى المعلوم قبل كونه والمشية

علم الٰہی میں ہے فرمایا بے شک مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر بات کا اسکو علم تھا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر لوگ جانتے کہ اقرار بدا میں کتنا ثواب عظیم ہے تو وہ اس کے متعلق گفتگو کرنے سے روگردانی نہ کرتے کیونکہ وہ ایمان بالغیب ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نبی نہیں بنایا گیا مگر پانچ چیزوں کا اقرار کرنے کے بعد بدا و مشیت سجدہ۔ بندگی اطاعت

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے آگاہ کیا حضرت رسولخدا کو جب سے دنیا بنی اور جب تک ختم ہوگی تمام باتوں سے اور خبر دی حضرت کو وقت معین پر ہونے والی چیزوں سے اور مستثنیٰ کیا ماسوا کو یعنی کچھ باتیں ایسی تھیں کہ ان کا علم حضرت کو نہ دیا گیا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر یہ کہ اس پر شراب کو حرام کیا اور بدا کا اس سے اقرار لیا

راوی نے پوچھا کیونکر جانا اللہ نے نظام مخلوقات کو آیا ایجاد سے قبل علم تھا یا بعد میں جواب فرمایا اس نے جانا چاہا ارادہ کیا اندازہ کیا حکم دیا اس کو جاری کیا پس جاری کیا جس کا حکم دیا اور جو حکم دیا اس کا اندازہ کیا اور جو اندازہ کیا وہ ارادہ کیا پس علم کے ساتھ مشیت ہے اور مشیت کے ساتھ ارادہ ہے اور ارادہ کے ساتھ اندازہ ہے اور اندازہ کے ساتھ حکم ہے اور حکم کے ساتھ اجرا ہے۔ پس علم مقدم ہے مشیت پر مشیت کا نمبر دوسرا ہے اور ارادہ کا تیسرا اور تقدیر یعنی اندازہ واقع ہوتا ہے حکم بالاجرا پر پس خدا کے لئے بدا ہے علم میں جبکہ اس کی مشیت ہو

ثم قال هشام لا ادري وقال انا ادري فاشهدت ان
علياً كان قيم القرآن وكانت طاعته مفترضة
وكان الحجة على الناس بعد رسول الله صلعم وان
ما قال في القرآن فهو حق فقال رحمك الله

اصل قد كان عند ابي عبد الله عليه السلام
جماعة من اصحابه منهم حمران بن اعين ومحمد
بن النعمان وهشام بن سالم والطيار وجماعة
فيهم هشام بن الحكم وهو شاب فقال ابو عبد الله
يا هشام الا تخبرني كيف صنعت بعمرو بن عبيد
وكيف سألته فقال هشام يا ابن رسول الله
اني اجلك واستحييك ولا يعمل لساني بين يديك
فقال ابو عبد الله اذا امرتكم بشئ فافعلوا
قال هشام بلغني ما كان فيه عمرو بن عبيد و
جلوسه في مسجد البصرة فعظم ذلك علي فخرجت
اليه ودخلت البصرة يوم الجمعة فاتيت مسجد
البصرة فاذا انا بحلقة كبيرة فيها عمرو بن عبيد
وعليه شملة سوداء متزر بها من صوف و
شملة مرتد بها والناس يسألونه فاستفرجت
الناس فافرجوا لي ثم قعدت في آخر القوم
على ركبتي ثم قلت ايها العالم اني رجل غريب
تأذن لي في مسئلة فقال نعم فقلت له

کہا ابن مسعود کہ وہ عالم ہے۔ مگر کہ وہ عالم ہی یا حذیفہ کہ وہ بھی
عالم ہیں۔ میں نے کہا کیا سب قرآن کے عالم ہیں؟ انہوں نے
کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا
کہ مجھے قرآن کا علم ہے کہنے والا کوئی نہیں۔ میں قرآن کے سوا
ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر تم میں عالم قرآن ہوتے تو ایسا
کیوں ہوتا ایک کہے مجھے یہ نہیں جانتا دوسرا کہے میں یہ نہیں
جانتا اور علی کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں
کہ علی عالم و محافظ قرآن ہیں اور لوگوں پر حجت ہیں رسول کے
بعد اور جو کچھ انہوں نے قرآن کے متعلق بتایا ہے وہ حق
ہے۔ یہ سنکر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے
امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک
جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و
ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے ہشام
بن الحکم ایک نوجوان ہی تھے حضرت ابو عبد اللہ (امام)
نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید سے تم نے کیا
گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا ابن رسول
اللہ آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے۔ حیا مانع
ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت
نے فرمایا جب میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا
مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے۔ یہ
امر مجھ پر بہت شاق گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز
بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا میں نے دیکھا ایک بہت بڑا
حلقہ جو بہت ہے اور عمرو بن عبید معتزلی اس میں بیٹھا ہے سیاہ
عمامہ باندھے ہوئے اونی ازار پہنے ہوئے اور اونی چادر
اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں
کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا اور آخر صف میں دو زانو ہو بیٹھا میں
نے کہا اے عالم میں مسافر ہوں مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں

الك عين ؟ فقال يا بني اي شئ هذا من سوال
وشئ تراه كيف تسأل عنه فقلت هكذا مسألتي
فقال يا بني سل وإن كانت مسألتك حمقاء قلت
اجبني فيها قال في سل قلت الك عين قال نعم قلت
ما تصنع بها قال ارى بها الالوان والاشخاص
قلت فلك انف قال نعم قلت ما تصنع به قال
اشم به الرائحة قلت الك فم قال نعم قلت ما تصنع
به قال اذوق به الطعم قلت فلك اذن قال نعم
قلت ما تصنع بها قال اسمع بها الصوت قلت
الك قلب قال نعم قلت فما تصنع به قال اميز به
كلما ورد على هذه الجوارح والحواس . قلت او
ليس في هذه الجوارح غنى عن القلب فقال لا
قلت وكيف ذلك وهي صحيحة سليمة قال يا
بني ان الجوارح اذا شككت في شئ شمته او رأته
او ذاقته او سمعته ردته الى القلب فيستيقن
اليقين ويبطل الشك قال هشام فقلت له فانما
اقام الله القلب لشك الجوارح قال نعم قلت لابد
من القلب والا لم تستيقن الجوارح قال نعم
فقلت له يا ابا مروان فالله تبارك وتعالى لم يترك
جوارحك حتى جعل لها اماما يصحح لها الصحيح و
ينفي به ما شككت فيه ويترك هذا الخلق كلهم
في حيرتهم وشكهم واختلافهم لا يقيم لهم
اماما يردون اليه شكهم وحيرتهم ويقيم لك
اماما لجوارحك ترد اليه حيرتك وشكك قال
فسكت ولم يقل لي شيئا ثم التفت الي فقال لي
انت هشام بن الحكم فقلت لا قال امن جلسائه
قلت لا قال فمن اين انت قلت من اهل الكوفة

اس نے کہا پوچھو میں نے کہا تمہارے آنکھ ہے اس نے کہا
بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو۔ پھر یہ سوال کرتے ہو
میں نے کہا میرا سوال ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا خیر پوچھو اگرچہ
یہ احمقانہ سوال ہے میں نے کہا جواب دیجئے۔ آپ جواب دیں گے
اس نے کہا ہاں پوچھو میں نے کہا

میں۔ آپ کے آنکھ ہے

عمرو۔ ہے

میں۔ آپ اس سے کیا کام لیتے ہیں

عمرو۔ رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں

میں۔ آپ کے ناک بھی ہے عمرو۔ ہے جی میں نے کہا کیا کام؟

عمرو۔ خوشبو بدبو سونگھتا ہوں

میں۔ آپ کے کان بھی ہیں

عمرو۔ جی

میں۔ ان سے کیا کام لیتے ہیں

عمرو۔ آواز سنتا ہوں

میں۔ آپ کے زبان ہے

عمرو۔ ہے

میں۔ اس سے کیا کام لیا جاتا۔

عمرو۔ کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا

میں۔ آپ کے دل بھی ہے

عمرو۔ ہے

میں۔ یہ کیا کام کرتا ہے

عمرو۔ جب مجھے حواس کے ادراکات میں شک واقع ہوتا
ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل
ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے

میں۔ تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کیلئے بنایا۔

عمرو۔ بے شک۔

قال: فانتَ؟ موثر منقى اليه و العدل في مجلسه
وزال عن مجلسه وما نطق حتى تمت قال فضحك
ابو عبد الله و قال: يا هشام من علمك هذا
قلت: شئ اخذته منك والفته فقال هذا
والله مكتوب في صحف ابراهيم وموسى

اصل من يونس بن يعقوب قال كنت عند
ابي عبد الله عليه السلام فورد عليه رجل من
اهل الشام فقال اني رجل من اهل الشام
اني رجل صاحب كلام وفقه وفرائض وقد جئت
لمناظرة اصحابك

فقال ابو عبد الله عليه السلام كلامك من كلام
رسول الله او من عندك فقال من كلام رسول
الله ومن عندي

فقال ابو عبد الله عليه السلام فانت اذا شريك
رسول الله صلعم قال لا قال فسمعت الوحي عن الله

میں ۔ تو پھر قلب کے اعضا کا شک دور نہیں ہوسکتا
عمرو ۔ بیشک ۔
میں ۔ اے ابو مروان جب خدا نے ان چند حواس کو
اس نے بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین
حاصل ہو کر شک دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو
حیرت، شک، اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا
اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو
دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے ۔ یہ سنکر وہ
ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا پھر میری طرف متوجہ ہوا
اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو میں نے کہا نہیں۔ کہا
ان کے مصاحبوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں اس نے
پوچھا پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ
سے ہوں ۔ اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھا
اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا امام یہ سنکر ہنسے
اور فرمایا اے ہشام یہ تمہیں کس نے سکھایا ۔ میں نے کہا
یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے فرمایا یہی
دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ
کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور
کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ
و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب
سے مناظرہ کروں

حضرت نے فرمایا تیرا کلام رسول کے کلام سے ہوگا یا تیری
طرف سے ۔ اس نے کہا کچھ رسول کا کلام ہوگا اور کچھ
میری طرف سے ہوگا

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک
بن گیا اس نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تو نے اللہ کی وحی سنی ہے

يخبرك قال لا قال فتجب طاعتك كما يجب طاعة رسول الله صلعم قال لا

فالتفت ابو عبد الله عليه السلام الي فقال يا يونس بن يعقوب هذا قد خصم نفسه قبل ان يتكلم ثم قال يا يونس لو كنت تحسن الكلام كلمته قال يونس فيا لها من حسرة فقلت جعلت فداك اني سمعتك تنهى عن الكلام وتقول ويل لاصحاب الكلام يقولون هذا ينقاد وهذا لا ينقاد وهذا ينساق وهذا لا ينساق وهذا نعقله وهذا لا نعقله فقال ابو عبد الله انما قلت ويل لهم ان تركوا ما اقول وذهبوا الى ما يريدون

ثم قال لي اخرج الى الباب فانظر من ترى من المتكلمين فادخله قال فادخلت حمران بن اعين وكان يحسن الكلام وادخلت الاحول وكان يحسن الكلام وادخلت هشام بن سالم وكان يحسن الكلام وادخلت فيه الماهر وكان عندي احسنهم كلاما وكان قد تعلم الكلام من علي بن الحسين صلوات الله عليه

فلما استقر بنا المجلس وكان ابو عبد الله عليه السلام قبل الحج يستقر اياما في جبل في طرف الحرم في فازة له مضروبة قال فاخرج ابو عبد الله عليه السلام راسه من فازته فاذا هو ببعير يخب فقال عليه السلام هشام ورب الكعبة

جس نے مجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسول کی اطاعت کی طرح واجب ہے کہا نہیں

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا

پھر حضرت نے فرمایا اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر۔ پھر فرمایا اے یونس افسوس ہے اس امر پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا میں نے کہا آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہل کلام پر کہ وہ کہتے ہیں یہاں دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں مفہوم دلیل ہے یہاں نہیں یہ معیاری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی معقول اور منکر ہو کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں اس لیے کلام سے منع کیا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا وائے ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے

پھر مجھ سے فرمایا دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین میں سے جو نظر آئے اس کو بلا لو پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے پھر ہشام ابن سالم کو بلایا یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے پھر ماہر آئے میرے نزدیک یہ ان سب سے زیادہ قابل تھے کیونکہ انہوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا فرمایا رب کعبہ کی قسم یہ ہشام ہے

فقلنا ان هشاماً رجل من ولد عقيل كان شديد
الخصومة فورد هشام وهو اول ما اختطت
لحيته وليس فينا الا من هو اكبر سناً منه قال فوسع
له ابو عبد الله عليه السلام وقال ناصرنا بقلبه
ولسانه ويده

ثم قال يا حمران كلم الرجل فكلمه فظهر عليه حمران
ثم قال يا طاقي كلمه فكلمه فظهر عليه الاحول ثم قال
يا هشام بن سالم كلمه فتعارفا ثم قال ابو عبد الله
عليه السلام لقيس الماصر كلمه فاقبل ابو عبد الله يتضحك
من كلامهما مما قد اصاب الشامي

فقال للشامي كلم هذا الغلام يعني هشام بن الحكم
فقال نعم فقال لهشام يا غلام سلني في امامة
هذا فغضب هشام حتى ارتعد ثم قال للشامي يا
هذا ربك انظر لخلقه ام خلقهم لانفسهم فقال الشامي
بل ربي انظر لخلقه

فقال ففعل بنظره ماذا قال اقام لهم حجة ودليلاً
كيلا يتشتتوا او يختلفوا يتألفهم ويقيم اودهم
ويخبرهم بفرض ربهم قال فمن هو قال رسول الله
صلعم قال هشام فبعد رسول الله قال الكتاب والسنة
قال هشام فهل نفعنا الكتاب والسنة في رفع الاختلاف
عنا قال الشامي نعم قال فلم اختلفنا انا وانت و
صرت الينا من الشام في مخالفتنا اياك قال فسكت
الشامي فقال ابو عبد الله ع للشامي ما لك لا تتكلم
قال الشامي ان قلت لم نختلف كذبت وان قلت
ان الكتاب والسنة يرفعان عنا الاختلاف ابطلت
لانهما يحتملان الوجوه وان قلت قد اختلفنا

ہم کو معلوم ہوا کہ ہشام اولاد عقیل ابی طالب
اور بڑے شدید المحث انسان ہیں پس ہشام جی،
وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام نے
ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہمارا مددگار ہے
قلب اور زبان اور ہاتھ سے

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو وہ اس پر
غالب آگئے پھر فرمایا اے طاقی اب تم بحث کرو وہ بھی اس پر
غالب آئے پھر ہشام بن سالم سے فرمایا اب تم اسکی خبر لو
انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی پھر حضرت نے قیس ماصر
کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کی بحث کا لطف لے کر ہنسے۔ شامی
کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اسکو اضطراب ہوا
شامی نے کہا اے لڑکے مجھ سے انکی امامت میں گفتگو کرو
ہشام کو یہ سنکر غصہ آیا اور ایسا غصے میں تھرتھرانے
لگے اور فرمایا اے شخص یہ بتا تیرا رب مخلوق کی کارسازی
زیادہ کر سکتا ہے یا مخلوق خود۔ شامی نے کہا اللہ ہی بہتر جانتا
ہے بہ نسبت مخلوق کے

ہشام نے کہا خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا اس نے کہا
ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا تاکہ وہ متفرق نہ ہوں
اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور
انکی کجروی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا وہ کون ہے
شامی نے کہا رسول اللہ پوچھا رسول کے بعد۔ اس نے کہا
کتاب وسنت۔ کہا کیا کتاب وسنت نے ہمارے تنازعہ
کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ہاں۔ ہشام نے کہا پھر ہمارے
اور تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری
مخالفت میں شام سے یہاں تک کیوں آئے یہ سنکر
وہ شامی چپ ہو گیا امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں
اس نے کہا کیا بولوں اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں، تو

وكل صاحب مذهب يدعي الحق فلم ينفعنا اذن الكتاب
والسنة الا في عليه هذه الحجة فقال ابو عبدالله
عليه السلام رسله تجده مليا فقال الشامي يا هذا
من انظر للخلق اربهم ام انفسهم فقال هشام
ربهم انظر لهم منهم لانفسهم فقال الشامي
فهل اقام لهم من يجمع لهم كلمتهم ويقيم اودهم
ويخبرهم بحقهم من باطلهم قال هشام في وقت
رسول الله او الساعة قال الشامي في وقت رسول الله
والساعة من فقال هشام هذا القاعد الذي تشد
اليه الرحال ويخبرنا باخبار السماء والارض وراثة
عن اب عن جد قال الشامي كيف لي ان اعلم ذلك
قال هشام سله عما بدا لك قال الشامي قطعت
عذري فعلي السؤال فقال ابو عبدالله يا شامي
اخبرك كيف كان سفرك وكيف كان طريقك كان
كذا وكذا فاقبل الشامي يقول صدقت اسلمت
لله الساعة فقال ابو عبدالله بل امنت بالله
الساعة ان الاسلام قبل الايمان وعليه يتوارثون
ويتناكحون والايمان عليه يثابون فقال الشامي
صدقت ثم التفت ابو عبدالله الى حمران فقال
اجر الكلام على الاثر فغلب فالتفت الى هشام
بن سالم فقال تريد الاثر ولا تعرفه ثم التفت
الى الاحول فقال قياس رواغ تكسر باطلا بباطل
الا ان باطلك اظهر ثم التفت الى قيس الماصر فقال
تتكلم واقرب ما تكون من الخبر عن رسول الله
ابعد ما تكون منه تمزج الحق مع الباطل وقليل الحق

تو حجت ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب و سنت اختلاف
کو دور کرنے والے ہیں تو یہ بھی صحیح نہیں اور اگر کہا ہوتا
کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے
حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب و سنت
نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم
ہوئی حضرت نے فرمایا اے شامی اب یہی سوال تو ہشام
سے کر تو اس کو بھرپور پائے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا اے
ہشام یہ بتاؤ کہ خداوند عالم کو زیادہ کارساز ہے یا بندے
اپنے لئے خود۔ ہشام نے کہا ان کا رب ان کے لئے ان سے
زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی
چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع
ہو جائیں اور کجی دور ہو اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو
ہشام نے کہا رسول کے وقت میں بتا دوں یا اب اس نے
کہا اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا اب حجت خدا یہ ہیں جو جبر
سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر انہی سے آسمان
و زمین کی خبریں معلوم کرتے ہیں۔ یہ اپنے باپ دادا کے
علوم کے وارث ہیں۔ اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں۔ ہشام
نے کہا جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کرلے۔ شامی نے
کہا تم نے مجھے قائل کر دیا اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے
فرمایا اے شامی کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتا دوں
سن۔ وہ واقعات راہ میں تجھے پیش آئے۔ اس نے کہا
آپ نے سچ فرمایا میں اب اسلام لایا۔ فرمایا بلکہ
یوں کہو میں اب ایمان لایا کیونکہ اسلام قبل
ایمان ہے اسلام لانے سے میراث ملتی ہے مناکحت صحیح
ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ ہشام
نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر حمران سے کہا میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

آپ بھی اللہ حساب ہے۔ پھر حضرت نے زبان سے فرمایا تم
اپنے کلام کو بنا بر منطق کے جاری کیا۔ مومن صاحب! آپ نے کوشش
جو کہ وہی کی مسند نکالے سے نہیں پھر احول سے فرمایا تم
قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا لیکن تمہارا باطل
زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا تم نے جو کچھ کہا وہ
احادیث رسول سے زیادہ قریب نہ تھا اور احادیث خاص
سے کم تھا تم نے ان احادیث صحیحہ کو پیش کیا جن کو مخالف بھی
مانتا تم نے حق و باطل کو خلط کر پیش کیا حالانکہ تھوڑا حق باطل کثیر
پر غالب آتا ہے تم اور احول کو دیکھو کر کنارے پر آنے والے ہو
یونس نے کہا میرا گمان ہے تم کو حضرت ہشام کے بارہ میں بھی کچھ
ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے لیکن
آپ نے فرمایا اے ہشام تم مخالفوں کے قریب بھی نہیں آتے
اور پانے ثبات میں تزلزل اور اضطراب ہو تم جب
بحث کرتے ہو تو پرندہ سے بلند ہو کہ اس کے اطراف پر خوب تقریر
کر لیتے ہو لیس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد پھر لغزش سے محفوظ رہو گے
ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن
الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا اس زمانہ میں وہ چھپے ہوئے
تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے ابو جعفر
اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے
ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوتے
تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کرتا۔ انہوں نے کہا میرا
ارادہ ہے کہ اس قوم سے جہاد کرنے کو نکلیں لہٰذا تم میرے
ساتھ چلو میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا۔ انہوں نے کہا کیا تم
مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک ہی جان ہے
آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا
کی کوئی حجت منصوص من اللہ امام ہے تو آپ سے علیحدگی
کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا،

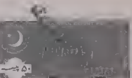

یکفی عن کثیر انت والاحول قفازان حاذقان
قال یونس فظننت والله انه یقول لهشام قریباً مما
قال لهما ثم قال یا هشام لا تکاد تقع تلوی رجلیک اذا
هممت بالارض طرت مثلک فلیکلم الناس فاتق
الزلة والشفاعة من ورائها ان شاء الله

اصل عن علی بن الحکم عن ابان قال اخبرنی
الاحول ان زید بن علی بن الحسین علیهما السلام
بعث الیه وهو مستخف قال فاتیته فقال لی یا ابا جعفر
ما تقول ان طرقک طارق منا اتخرج معه قال فقلت له
ان کان اباک او اخاک خرجت معه قال فقال لی فانا
ارید ان اخرج اجاهد هؤلاء القوم فاخرج معی قال
قلت لا ما افعل جعلت فداک قال فقال لی اترغب
بنفسک عنی قال قلت له انما هی نفس واحدة فان کان
لله فی الارض حجة فالمتخلف عنک ناج والخارج
معک هالک وان لا تکن لله حجة فی الارض فالمتخلف
عنک والخارج معک سواء قال فقال لی یا ابا جعفر
کنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی البضعة السمینة

THE HIGH

دوسرا باب طبقات انبیا و رُسُل و آئمہ

اصل قالَ ابو عبد اللہ علیہ السلام الانبیاء و المرسلون علی اربع طبقات فنبی منبأ فی نفسہ لا یعدو غیرہا ونبی یری فی النوم ویسمع الصوت ولا یعاینہ فی الیقظة ولم یبعث الی احد وعلیہ امام مثل ما کانَ ابراہیم علی لوط علیہما السلام ونبی یری فی منامہ ویسمع الصوت ویعاین الملکَ وقد ارسل الی طائفة قلّوا او کثروا کیونس "وارسلناہ الی مائة الف او یزیدون" قالَ یزیدون ثلاثین الفاً وعلیہ امام والذی یری فی نومہ ویسمع الصوتَ ویعاین فی الیقظة وہو امام مثل اولی العزم وقد کانَ ابراہیم نبیا ولیسَ بامام حتی قال اللہ انی جاعلکَ للناس اماما قالَ ومن ذریتی فقال اللہ لا ینال عہدی الظالمین من عبد صنماً او وثناً لا یکون اماماً

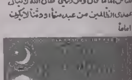

اصل عن زید الشحام قال سمعتُ ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ تبارک وتعالی اتخذ ابراہیم عبداً قبل ان یتخذہ نبیاً وان اللہ اتخذہ نبیاً قبل ان یتخذہ رسولاً وان اللہ اتخذہ رسولاً قبل ان یتخذہ خلیلاً وان اللہ اتخذہ خلیلاً قبل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و مرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے دوسرے سے اسکی نبوت کا تعلق نہیں یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا دوسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے اسکی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور نہ کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوط کے امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اسکو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف کم ہو یا زیادہ جیسے یونس جن کے متعلق خدا نے کہا ہے اور ہم نے اس کو بھیجا ایک لاکھ یا زیادہ کی طرف اور زیادہ سے مراد تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتہ کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں ہوئے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انہوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنائیے فرمایا اس عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت پرستی کی ہوگی وہ امام نہ ہوگا

زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ابراہیم کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل

جعلت فداك ما الفرق بين الرسول والنبي والامام قال فكتب او قال الفرق بين الرسول والنبي والامام ان الرسول الذي نزل عليه جبرئيل فيراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربما راى في منامه نحو رؤيا ابراهيم عليه السلام والنبي ربما يسمع الكلام وربما راى الشخص ولم يسمع والامام الذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص

اصل من الاحول قال سئلت ابا جعفر عليه السلام عن الرسول والنبي والمحدث قال الرسول الذي ياتيه جبرئيل قبلا فيراه ويكلمه فهذا الرسول واما النبي فهو الذي يرى في منامه نحو رؤيا ابراهيم ونحو ما كان راى رسول الله صلعم من اسباب النبوة قبل الوحي حتى اتاه جبرئيل من عند الله بالرسالة وكان محمد صلعم حين جمع له النبوة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلمه بها قبلا ومن الانبياء من جمع له النبوة ويرى في منامه وياتيه الروح ويكلمه ويحدثه من غير ان يكون يرى في اليقظة واما المحدث فهو الذي يحدث فيسمع ولا يعاين ولا يرى في منامه

اصل من ابي جعفر وعن ابي عبدالله عليهما السلام في قوله عز وجل وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث الخ قلت جعلت فداك ليست هذه قرائتنا فما الرسول والنبي والمحدث قال الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه والنبي الذي

کہا آپ پر فدا ہوں کیا فرق ہے رسول، نبی اور امام میں آپ نے جواب میں فرمایا رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور وہ ان کا کلام سنے اور وحی اس پر نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتے کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا

احول سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں تو ہر لحاظ سے وہ انکو دیکھتا اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب محمد مصطفٰی پر نبوت و رسالت جمع ہو گئیں تو جبرئیل نے انکے پاس آکر ہی بر لحاظ ہر کلام کیا اور بعض انبیا ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انھوں نے خواب دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انھوں نے بحالت بیداری اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا گیا یہ ہماری قرأت نہیں لیکن کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس کہ بر لحاظ ہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے

PAKISTAN COURT FEE

يرى في منامه وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد والمحدث الذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة قال قلت اصلحك الله كيف يعلم ان الذي رأى في النوم حق وانه من الملك قال يوفق لذلك حتى يعرفه لقد ختم بكتابكم الكتب وختم بنبيكم الانبياء

کو خواب میں دیکھتا ہے اور کبھی نبوت اور رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے فرمایا توفیق الٰہی سے وہ جان لیتا ہے۔ تمہاری کتاب پر خدائی کتابیں ختم ہو گئیں اور تمہارے نبی پر انبیا ختم ہو گئے

چوتھا باب خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

اصل عن عبد الصالح ؑ قال ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام حتى يعرف.

اصل عن ابی الحسن الرضا قال ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام حتى يعرف.

اصل قال ابو عبد الله عليه السلام الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی

پانچواں باب زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

اصل - قلت لابی عبد الله عليه السلام تكون الارض ليس فيها امام قال لا قلت يكون امامان قال لا الا واحدهما صامت

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین میں کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں میں نے کہا کیا دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الارض لا تخلو الا و فیہا امام کی ما ان زاد المومنون شیئاً ردھم و ان نقصوا شیئاً اتمہ لھم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں اگر کوئی زیادتی کریں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کریں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما زالت الارض الا و للہ فیہا الحجۃ یعرف الحلال و الحرام و یدعو الناس الی سبیل اللہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا سے ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت اتبقی الارض بغیر امام قال لا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی

اصول ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ لم یدع الارض بغیر عالم ولولا ذلک لم یعرف الحق من الباطل

فرمایا صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا اور اگر ایسا ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا

اصول عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ اجل و اعظم من ان یترک الارض بغیر امام عادل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے

اصول قال امیر المومنین علیہ السلام اللھم انک لا تخلی الارض من حجۃ لک علی خلقک

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا

اصول قال ابو جعفر علیہ السلام ما ترک اللہ الارض منذ قبض آدم الا و فیہا امام یھتدی بہ الی اللہ و ھو حجتہ علی عبادہ و لا تبقی الارض بغیر امام حجۃ للہ علی عبادہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے زمین نے جب سے آدم کا انتقال ہوا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے۔ زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہتی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر

اصول عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت لہ اتبقی الارض بغیر امام قال لا قلت فانا نروی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انھا لا تبقی بغیر امام

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام باقی رہ سکتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام

إلا أن يسخط الله تعالى على أهل الأرض أو على العباد قال لا تبقى إذاً لساخت

أصل عن أبي جعفر عليه السلام قال لو أن الإمام رفع من الأرض ساعة لماجت بأهلها كما يموج البحر بأهله

أصل سألت أبا الحسن الرضا هل تبقى الأرض بغير إمام قال لا قلت أنا نروى عنها أنها لا تبقى إلا أن يسخط الله عز وجل على العباد قال لا تبقى إذاً لساخت

زمین باقی نہیں رہ سکتی مگر جب اللہ اہل ارض یا بندوں سے ناراض ہو۔ ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی رہ سکتی ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ ہوگی مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آ جائے گی

چھٹا باب اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

أصل قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول لو لم يبق في الأرض إلا اثنان لكان أحدهما الحجة

أصل عن أبي عبد الله ع قال لو بقي اثنان لكان أحدهما الحجة على صاحبه

أصل قال أبو عبد الله عليه السلام لو كان الناس رجلين لكان أحدهما الإمام وقال إن آخر من يموت الإمام لئلا يحتج أحد على الله عز وجل أنه تركه بغير حجة لله عليه

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

فرمایا امام جعفر صادق نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہونگے تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہوگا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندوں کی خدا پر یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول لو لم یبق فی الارض الا اثنان لکان احدھما الحجۃ او الثانی الحجۃ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق کو فرماتے سنا کہ اگر دو آدمی ہی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہو گا یا دوسرا

اصل عن ابی عبد الله علیہ السلام قال لو لم یکن فی الارض الا اثنان لکان الامام احدھما

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر زمین پر دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے حجت ہو گا

ساتواں باب معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

اصل عن ابی حمزۃ قال لی ابو جعفر علیہ السلام انما یعبد الله من یعرف الله فاما من لا یعرف الله فانما یعبدہ ھکذا ضلالاً قلت جعلت فداک فما معرفۃ الله قال تصدیق الله عز وجل و تصدیق رسولہ و موالاۃ علی علیہ السلام والائتمام بہ و بائمۃ الھدیٰ علیھم السلام والبراءۃ الی الله عز وجل من عدوھم ھکذا یعرف الله عز وجل

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر ائمہ حق کو امام جاننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برائت کرنا اس طرح معرفت باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

اصل عن ابن اذینۃ عن غیر واحد عن احدھما علیھما السلام انہ قال لا یکون العبد مؤمناً حتی یعرف الله و رسولہ والائمۃ کلھم و امام زمانہ و یرد الیہ و یسلم لہ ثم قال کیف یعرف الآخر وھو یجھل الاول

ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخر کو کیا جانے گا

اصل عن زرارۃ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام اخبرنی عن معرفۃ الامام منکم واجبۃ علی جمیع الخلق فقال ان الله عز وجل بعث محمداً صلی الله علیہ وآلہ الی الناس اجمعین رسولاً و حجۃ الله علی جمیع خلقہ

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتلائیے کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ کو بھیجا تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

تحت ... بالبحد ... و ... دربا ... من ... الاسفل ...
بين يديه مثل سبيكة الذهب ...
... بيده ... وكذلك الاشياء اذا ...
والاشياء اعلانية من الاشياء

الفضل روى غير واحد من اصحابنا لا تشكوا في الامام قال الامام يسمع الكلام في بطن امه فاذا وضع كتب الله بين عينيه وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم فاذا ... رفع له في كل بلدة عمود ينظر منه الى اعمال العباد

الفضل قال دخلت على ابي الحسن الرضا فقلت له جعلت فداك ما اكثر الناس في العمود قال فقال لي يا يونس ما تراه اتراه عمودا من حديد يرفع لصاحبك قال قلت ما ادري قال لكنه ملك موكل بكل بلدة يرفع الله به اعمال تلك البلدة قال فقام ابن قياما فقبل راسه وقال رحمك الله يا ابا محمد لا تزال تجئ بالحديث الحق الذي يفرج الله به عنا

الفضل عن ابي جعفر عليه السلام قال للامام عشر علامات يولد مطهرا مختونا واذا وقع على الارض وقع على راحته رافعا صوته بالشهادتين ولا يجنب وتنام عينه ولا ينام قلبه ولا يتثاءب ولا يتمطى

[illegible] ... کا ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... کے ... [illegible] ... ہے

[illegible] ... امام ... [illegible] ... کلام ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... ہوتا ہے ... [illegible] ... بلند کیا جاتا ہے ... [illegible]

[illegible] ... امام رضا علیہ السلام ... کہا ... [illegible] ... کیا سمجھتے ہو ... [illegible] ... ایک فرشتہ ... [illegible] ... امام ... [illegible] ... اے ابو محمد اللہ آپ پر رحم کرے ... بیان کرتے ... ہم کو ... حاصل ہو

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا امام کی دس علامتیں ہیں اول یہ کہ ... پیدا ... ختنہ کیا ہوا ... [illegible] ... زمین پر ... [illegible] ... شہادتین ... [illegible]

اصل

قال امیر المومنین ان لله نهراً دون عرشه ودون النهر الذی دون عرشه نور نوره وان فی حافتی النهر روحین مخلوقین روح القدس وروح من امره وان لله عشر طینات خمسة من الجنة وخمسة من الارض ففسر الجنان وفسر الارض ثم قال ما من نبی ولا ملك من بعده جبله الا نفخ فیه من احدی الروحین وجبل النبی من احدی الطینتین قلت لابی الحسن الاول ما الجبل فقال الخلق غیرنا اهل البیت فان الله عز وجل خلقنا من عشر طینات ونفخ فینا من الروحین جمیعاً فاطیب بها طیباً

وروی غیره عن ابی الصامت قال طین الجنان جنة عدن وجنة الماوی وجنة النعیم والفردوس والخلد وطین الارض مکة والمدینة والکوفة وبیت المقدس والحایر

امیر المومنین نے فرمایا عرش الہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنا دیا ہے اور اس نہر کے دو طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک طینت سے نبی بنایا جاتا ہے راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت کے غیر کی خلقت کیونکہ خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں اور کتنی عمدہ پاکیزگی عطا کی ہے۔ ابو صامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن۔ جنت نعیم۔ جنت الماوی۔ جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارضی سے مراد مکہ۔ مدینہ کوفہ۔ بیت المقدس اور حائر کربلا ہے

اصل

عن ابو حمزة الثمالی قال سمعت اباجعفر علیه السلام یقول ان الله خلقنا من اعلی علیین وخلق قلوب شیعتنا مما خلقنا وخلق ابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوی الینا لانها خلقت مما خلقنا ثم تلا هذه الآیة کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراك ما علیون کتاب مرقوم یشهده المقربون وخلق عدونا من سجین وخلق قلوب شیعتهم مما خلقهم منه وابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوی الیهم لانها خلقت مما خلقوا منه ثم تلا هذه الآیة کلا ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادراك ما سجین کتاب مرقوم

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہم کو علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور ان کے ابدان کو دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل بھی اسی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

اصل سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ابو عبد الله عليه السلام استقاموا على الائمة واحد بعد واحد تتنزل عليهم الملائكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے جو ائمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے قائم رہیں ان پر ملائکہ نازل ہوں اور کہتے ہیں نہ تم ڈرو نہ رنجیدہ ہو بشارت ہو تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

تیسواں باب ائمہ معدن علم شجرۂ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

اصل عن ابی الجارود قال قال علی بن الحسين عليه السلام ما ينقم الناس منا فنحن والله شجرة النبوة ومعدن العلم ومختلف الملائكة

ابو الجارود نے حضرت علی ابن الحسین سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرۂ نبوت ہیں، علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

اصل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال قال امير المؤمنين عليه السلام انا اهل البيت شجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائكة وبيت الرحمة ومعدن العلم

امام جعفر صادق نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

اصل عن خيثمة قال قال لي ابو عبد الله عليه السلام يا خيثمة نحن شجرة النبوة وبيت الرحمة ومفاتيح الحكمة ومعدن العلم وموضع الرسالة ومختلف الملائكة وموضع سر الله ونحن وديعة الله في عباده ونحن حرم الله الاكبر ونحن ذمة الله ونحن عهد الله فمن وفى بعهدنا فقد وفى بعهد الله ومن خفرها فقد خفر ذمة الله وعهده

خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیت رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں۔ علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام سر الہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اللہ کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے [illegible] ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

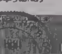

۳۴واں باب ائمہ کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

اصل عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعیٰ احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله تعالیٰ الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده علیهم السلام

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن کے جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا سوائے علی بن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

اصل عن ابی جعفر انه قال ما یستطیع احد ان یدعی ان عنده جمیع القرآن کله ظاهره وباطنه غیر الاوصیاء

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے

اصل قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان من علم ما اوتینا تفسیر القرآن واحکامه وعلم تغییر الزمان وحدثانه اذا اراد الله بقوم خیرا اسمعهم ولو اسمع من لم یسمع لولیٰ معرضا کان لم یسمع ثم امسک هنیئة ثم قال ولو وجدنا اوعیة او مستراحا لقلنا والله المستعان

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں تو اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ پھر امام کچھ دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی تب بھی تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ اللہ ہی بہت کا اثر تو یہ محض اتمام حجت کے لئے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول والله انی لاعلم کتاب الله من اوله الیٰ آخره کانه فی کفی فیه خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں کتاب اللہ کا اول سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبریں اور

مما هو كائن قال الله عزوجل فيه تبيان كل شئ

اصل: عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال الذي عنده علم من الكتاب انا آتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك قال ففرج ابو عبد الله بين اصابعه فوضعها في صدره ثم قال وعندنا والله علم الكتاب كله

اصل: قلت لابي جعفر قل كفى بالله شهيدا بيني وبينكم ومن عنده علم الكتاب قال ايانا عنى وعلي اولنا وافضلنا وخيرنا بعد النبي

جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ قال الذی عندہ علم من الکتاب کے متعلق پوچھا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا واللہ ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفی باللہ شہیدا بینی و من عندہ علم الکتاب سے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے اس سے کون مراد ہے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت کے بعد سب سے بہتر

۳۵ واں باب ائمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

اصل: عن ابي جعفر عليه السلام قال ان اسم الله الاعظم على ثلاثة وسبعين حرفا وانما كان عند آصف منها حرف واحد فتكلم به فخسف بالارض ما بينه وبين سرير بلقيس حتى تناول السرير بيده ثم عادت الارض كما كانت اسرع من طرفة العين ونحن عندنا من الاسم الاعظم اثنان وسبعون حرفا وحرف واحد عند الله تبارك وتعالى استأثر به في علم الغيب عنده ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم

اصل: قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ان عيسى بن مريم اعطي حرفين كان يعمل بهما

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الہی کے ۷۳ حرف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمان کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انہوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انہوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھا لیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔ ہمارے پاس اسم اعظم کے بہتر حرف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہے وہ علم غیب میں اور ہم سب بے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت خدا سے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسی مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھاتے تھے

واعطى موسى اربعة احرف واعطى ابراهيم ثمانية احرف واعطى نوح خمسة عشر حرفا واعطى آدم خمسة وعشرين حرفا وان الله تعالى جمع ذلك كله لمحمد ﷺ وان اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفا اعطى محمد اثنين وسبعين حرفا وحجب عنه حرف واحد

اصل - عن ابي الحسن صاحب العسكري علیه السلام قال سمعته يقول اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفا كان عند آصف حرف فتكلم به فانخرقت له الارض فيما بينه وبين سبا فتناول عرش بلقيس ثم صيرت الارض في اقل من طرفة عين وعندنا منه اثنان وسبعون حرفا وحرف عند الله مستاثر به في علم الغيب

اور موسیٰ کو چار حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو ۸ ۔ نوح کو ۱۵ اور آدم کو ۲۵ اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے سب جمع کر دیئے خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضرت کو ۷۲ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا

امام حسن عسکری علیہ السلام کے جد بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا زمین ان کے اور شہر سبا کے درمیان سمٹ گئی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا پھر وہ فرش زمین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس بہتر حرف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ علم غیب میں محتاز ہے

۳۶ واں باب ائمہ انبیا علیہم السلام کی آیات میں سے ہیں

اصل عن ابي جعفر علیه السلام قال كانت عصا موسى لآدم فصارت الى شعيب ثم صارت الى موسى بن عمران وانها لعندنا وان عهدي بها آنفا وهي خضراء كهيئتها حين انتزعت من شجرتها وانها لتنطق اذا استنطقت اعدت لقائمنا علیه السلام يصنع بها ما كان يصنع موسى وانها لتروع وتلقف ما يافكون وتصنع ما تؤمر به انها حيث اقبلت تلقف ما يافكون يفتح لها شعبتان احدهما في الارض والاخرى في السقف وبينهما اربعون ذراعا تلقف ما يافكون بلسانها

ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا موسیٰ کا عصا پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کے پاس آیا پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق ابھی ابھی ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصلی صورت میں اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام کرے گا جو موسیٰ نے کیا تھا وہ ملہم ہوگا بالہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہر سب کو کھا جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو مونہہ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور

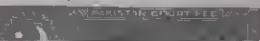

اصل سمعت اباعبد الله علیہ السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت دار الملک فاینما دار السلاح فینا دار العلم

اصل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال کان ابو جعفر علیہ السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت اوتوا النبوۃ وحیثما دار السلاح فینا فثم الامر قلت فیکون السلاح مزایلا للعلم قال لا

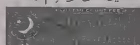

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت وسلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہیں دار العلم ہے

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسول کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے۔ میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا نہیں۔

توضیح ۔ تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر و جبر گیا ہو۔ جالوت جبراً لے گیا تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہوسکتا

۲۹واں باب ذکر صحیفہ وجفر وجامعہ ومصحف فاطمہ علیہا السلام

اصل من ابی بصیر قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فقلت لہ جعلت فداک انی اسئلک عن مسئلۃ ھھنا احد یسمع کلامی قال فرفع ابو عبد اللہ سترا بینہ وبین بیت آخر فاطلع فیہ ثم قال یا ابا محمد سل عما بدا لک قال قلت جعلت فداک ان شیعتک یتحدثون ان رسول اللہ علم علیا بابا یفتح لہ منہ الف باب قال فقال یا ابا محمد علم رسول اللہ علیا الف باب یفتح من کل باب الف باب قال قلت ھذا واللہ العلم قال فنکت ساعۃ فی الارض ثم قال انہ لعلم وما ھو بذاک

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ یہاں کوئی میرا کلام سن تو نہیں رہا ۔ حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے مکان کے درمیان تھا میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو ۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے علی کو ایک باب علم کا تعلیم کیا جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم

ثم قال يا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما يدريهم
ما الجامعة قال قلت جعلت فداك وما الجامعة قال
صحيفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله
واملائه من فلق فيه وخط علي بيمينه فيها كل
حلال وحرام وكل شيء يحتاج الناس اليه حتى الارش
في الخدش وضرب بيده الي فقال تاذن لي يا ابا محمد
قال قلت جعلت فداك انما انا لك فاصنع ما شئت
قال فغمزني بيده وقال حتى ارش هذا كانه مغضب
قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وليس بذاك
ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا الجفر وما يدريهم
ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم
فيه علم النبيين والوصيين وعلم العلماء الذين مضوا
من بني اسرائيل قال قلت ان هذا هو العلم
قال انه لعلم وليس بذاك ثم سكت ساعة ثم قال وان
عندنا لمصحف فاطمة ع وما يدريهم ما مصحف فاطمة
عليها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال مصحف
فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم
حرف واحد قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم
وما هو بذاك ثم سكت ساعة ثم قال ان عندنا علم
ما كان وما هو كائن الى ان تقوم الساعة قال قلت
جعلت فداك هذا والله هو العلم قال انه لعلم
ليس بذاك قال قلت جعلت فداك فاي شيء
العلم قال ما يحدث بالليل والنهار الامر من بعد
الامر والشيء بعد الشيء الى يوم القيامة

گئے اور اپنا سر باب سے باہر نکالا اور ظاہر ہوئے میں نے
کہا واللہ علم اسی کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے
پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں
جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے فرمایا
وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے اور
رسول اللہ نے اپنے دہن مبارک سے اس کو بیان فرمایا
اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام
حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج
لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ چھلکے سے خراش کی دیت کا
بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا
اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے۔ میں نے کہا میں
آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے
اپنی انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی
ذکر ہے یہ آپ نے ناراضگی کے لہجہ میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم
یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی
دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا
جانیں جفر کیا ہے میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ
ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں انبیاء اور اوصیا
کے علم کا ذکر ہے اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں
ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں
ہے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس مصحف
فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے
فرمایا تمہارے اس قرآن سے (یعنی از تفصیل و توضیح احکام) وہ
مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن کا یہ ایک حرف ہے
یعنی اجمال ہے۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے فرمایا صرف یہی نہیں
پھر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس علم ماکان و مایکون ہے
قیامت تک کے وقت کا۔ میں نے کہا واللہ علم اسی کو کہتے ہیں

اصل سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول تظهر الزنادقة في سنة ثمان وعشرين ومائة وذلك اني نظرت في مصحف فاطمة عليها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال ان الله تعالى لما قبض نبيه دخل على فاطمة عليها السلام من وفاته من الحزن مالا يعلمه الا الله عزوجل فارسل الله اليها ملكا يسلي غمها ويحدثها فشكت ذلك الى امير المؤمنين عليه السلام فقال اذا احسست بذلك وسمعت الصوت قولي لي فاعلمته بذلك فجعل امير المؤمنين يكتب كلما سمع حتى اثبت من ذلك مصحفا قال ثم قال اما انه ليس فيه شيء من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون

اصل سمعت اباعبدالله يقول ان عندي الجفر الابيض قال قلت فاي شيء فيه قال زبور داود وتوراة موسى وانجيل عيسى وصحف ابراهيم والحلال والحرام ومصحف فاطمة ما ازعم ان فيه قرانا وفيه ما يحتاج الناس الينا ولا نحتاج الى احد حتى فيه الجلدة ونصف الجلدة وربع الجلدة وارش الخدش وعندي الجفر الاحمر قال قلت واي شيء في الجفر الاحمر قال السلاح وذلك انما يفتح للدم يفتحه صاحب السيف للقتل فقال له عبدالله

فرمایا اس بات کے خلاف؛ بھی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا یہ حوادث و واقعات؛ مرد ان میں جو ہوں گے وہ جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد؛ جتنا بھی جو قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا ۱۲۸ھ میں جبکہ (ابعید بنی عباس کا ظاہر ہونگے) زندیق ظاہر ہوں گے (جو منکر اسلام و توحید ہونگے) میں نے یہ مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم غم و رنج ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیر المومنین سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اب جب فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس جفر سفید ہے میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم حلال، حرام اور مصحف فاطمہ ہے نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے تئیں) ایک کوڑے نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا

الی یعقوب اصلحک الله العرف منا ابنو الحسن فقال ای والله لیعرفونه اللیل انه لیل والنهار انه نهار و لکنهم یحملهم الحسد وطلب الدنیا علی الجحود والانکار ولو طلبوا الحق بالحق لکان خیر لهم

اصل . قال ابو عبد الله ان فی الجفر الذی یذکرونه لما یسوؤهم لانهم لا یقولون الحق والحق فیه فلیخرجوا قضایا علی وفرائضه ان کانوا صادقین وسلوهم عن الخالات والعمات ولیخرجوا مصحف فاطمه علیها السلام فان فیه وصیة فاطمه ومعه سلاح رسول الله ان الله عزوجل یقول فاتوا بکتاب من قبل هذا او اثارة من علم ان کنتم صادقین

اصل سأل ابا عبد الله بعض اصحابنا عن الجفر فقال هو جلد ثور مملوّ علماً قال له فالجامعه قال تلک صحیفة طولها سبعون ذراعاً فی عرض الادیم مثل فخذ الفالج فیها کل ما یحتاج الناس الیه ولیس من قضیة الا وهی فیها حتی ارش الخدش قال فمصحف فاطمه قال فسکت طویلاً ثم قال انکم لتبحثون عما تریدون وعما لا تریدون ان فاطمه مکثت بعد رسول الله خمسة وسبعین یوماً کان دخلها حزن شدید علی ابیها

اس میں ہتیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھلا جائے گا کھولنے والا اسکو صاحب ذو الفقار (مراد قائم آل محمد) عبد اللہ ابی یعفور نے کہا اللہ آپکی نگہبانی کرے کیا اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسن مراد فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں گمان کے پاس ہے تو وہ چیز ہے جو انہیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قضایا کو نکالو ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال کر لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسول ہیں خدا فرماتا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب اور علمی آثار لاؤ

بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کی برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے ۔ پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز

وكان جبرئيل ياتيها فيحسن عزاءها على ابيها و
ليطيب نفسها ويخبرها عن ابيها ومكانه ويخبرها
بما يكون بعدها في ذريتها وكان علي يكتب ذلك
فهذا مصحف فاطمة عليها السلام

اصل سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول
عندنا ما لا نحتاج معه الى الناس ليحتاجون الينا
وان عندنا كتابا املاء رسول الله وخط علي صحيفة
فيها كل حلال وحرام وانكم لتاتونا بالامر فنعرف
اذا اخذتم به ونعرف اذا تركتموه

اصل قال لابي عبدالله عليه السلام ان الزيدية
والمعتزلة قد اطافوا بمحمد بن عبدالله (بن الحسن
بن الحسن بن علي) فهل له سلطان فقال والله
عندي لكتابين فيهما تسمية كل نبي وكل ملك
يملك الارض لا والله محمد بن عبدالله في واحد
منهما

اصل قال دخلت على ابي عبدالله عليه السلام
فقال يا فضيل اتدري في اي شيء كنت انظر قبيل
قال قلت لا قال انظر في كتاب فاطمة عليها السلام
ليس من ملك يملك الا وهو مكتوب فيه باسمه
واسم ابيه وما وجدت لولد الحسن فيه شيئا

ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کر غسل کے لئے تیار کرنے کے لئے
حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ۷۵ دن زندہ رہیں اور اپنے
باپ کے غم میں شدید حزن طاری تھا جبرئیل ان کے پاس
آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے
تھے اور ان کے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ
بتاتے تھے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کے
بعد ان کی اولاد کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات
کو لکھتے جاتے تھے پس یہ ہے مصحف فاطمہ
راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو
کہتے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے
لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے
پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا اور
حضرت علی نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے۔ ہم
جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں
جب تم ختم کرتے ہو۔
راوی نے امام جعفر صادق ؑ سے کہا کہ زیدیہ اور
معتزلہ (فرقے) محمد بن عبداللہ (بن الحسن بن الحسن بن علی)
کے گرد جمع ہو گئے ہیں پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی
دلیل ہے فرمایا واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن
میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر اس بادشاہ کا جو روئے
ہر کسی علاقہ کا حکمران ہو۔ محمد بن عبداللہ ان دونوں کتابوں
میں سے ایک میں بھی نہیں۔
فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا تو
آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ
رہا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس
اس میں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے نام
کے لکھے ہیں میں نے ان میں سے اولاد الحسن کا کوئی نام نہ دیکھا

تو پھر آنحضرت کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے عالم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور
بسبب عبادت صحیح ہو تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت کے بعد ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیے
پس اب سوال یہ ہے کہ حضرت کا خلیفہ تمام لوگوں کی طرح جو حق سے خطا کا صدور جایز ہے اور ان کے علم میں اختلاف
ہے یا ایسا ہو کہ وہ مؤید من اللہ ہو اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کے علاوہ
بات کرے اور نظر بھی آئے لیکن اور نہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو۔ کیونکہ جو شخص جایز الخطا ہو گا
امت کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور مسئلہ میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول
راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جایز نہ ہو کلام میں اس کے اختلاف
و تضاد نہ ہو اور وہ مبعوث پر خدا کی حجت ہو
یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب
یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ فیہا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین" (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ
امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجنے والے ہیں) یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ ہر امر جدا جدا تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے اور
محکم کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ پس ضروری ہے اس
کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال اس سے ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال بینا ابی جالس و عندہ نفر اذ استضحک حتی اغرورقت عیناہ دموعا ثم قال هل تدرون ما اضحکنی قال فقالوا لا قال زعم ابن عباس انہ من الذین قالوا "ربنا اللہ ثم استقاموا" فقلت لہ هل رایت الملائکۃ یا ابن عباس تخبرک بولایتها لک فی الدنیا والاخرۃ مع الامن من الخوف والحزن قال فقال ان اللہ تبارک و تعالی یقول انما المومنون اخوۃ

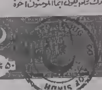

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا۔ انھوں نے کہا نہیں فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے کہا (آیت) "ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قایم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ھ میں ہوا امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو حضرت کی ابن عباس سے عہد طفولیت میں تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو امن میں رہنے کی خوف اور حزن سے۔ اس پر انھوں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں

وقد دخل فی هذا جمیع الامة فاستمسکت ثم قلت صدقت یا ابن عباس انشدک الله هل فی حکم الله جل ذکره اختلاف قال فقال لا قلت ما ترى فی رجل قد ضرب رجلا اصابعه بالسیف حتى سقطت ثم ذهب واتى رجل آخر فاطاف کفه فاتى به الیک وانت قاض کیف انت صانع قال اقول لهذا القاطع اعطه دیة کفه واقول لهذا المقطوع صالحه على ما شئت وابعث به الى ذوی عدل قلت جاء الاختلاف فی حکم الله عز ذکره ونقضت

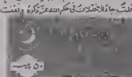

الى الله عز وجل ان تجدث فی خلقه شیئا من الحدود ولیس تفسیره فی الارض اقطع قاطع الکف اصلا ثم اعطه دیة الاصابع هکذا حکم الله لیلة ینزل فیها امره

ابن جحدتها بعد ما سمعت من رسول الله فادخلک الله النار کما اعمى بصری یوم جحدتها على ابن ابی طالب قال فلذلک عمی بصری قال وما علمک بذلک فوالله ان عمی بصری الا من صفقة جناح الملک قال فاستضحکت ثم ترکته یومه ذلک لسخافة عقله ثم لقیته فقلت یا ابن عباس ما تکلمت بصدق مثل امس قال لک علی بن ابی طالب ان لیلة القدر فی کل سنة وانه ینزل فی تلک اللیلة امر السنة وان لذلک الامر

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے۔ یہ سنکر میں ہنسا میں نے کہا اے ابن عباس میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا خدا کے حکم میں اختلاف ہے۔ انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارہ میں جس نے حملہ کرکے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے انہوں نے کہا میں نے قطع دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کرلے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس۔ میں نے کہا حکم خدا میں یہ تو اختلاف پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا یہ حکم تو از منہ سے قبل ہوا سوا خود شرع کے خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی سنت حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو۔ فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا

اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو واصل جہنم کرے گا اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر اندھا بنا دیا۔ انہوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے فرمایا نہیں۔ اس کا علم ہے تو اللہ یہ اندھا نہیں ہوا مگر فرشتہ کے پر لگنے سے فرمایا میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اسکی کم فہمی عقل پر نظر رکھکر اس روز چھوڑ دیا دوسرے روز پھر میں ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچی کلام پہلے نہیں کیا تم سے علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہا کہ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں سال کے تمام امور کے متعلق

THE HIG

ولاة بعد رسول الله فقلت من هم قال انا واحد عشر من صلبی محدثون فقلت لهم لها کان الا مع رسول الله فتبدى لك الملك الذى يحدثه فقال كذبت يا عبد الله رأت عيناى الذى حدثك به على ولكن دعا قلبه ووقر فى سمعه ثم صفقك بجناحه فعميت قال فقال ابن عباس ما اختلفنا فى شئ فحكمه الى الله فقلت له فهل حكم الله فى حكم من حكمه بامرين قال لا فقلت ههنا هلكت

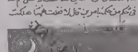

اصل عن ابی جعفر علیه السلام قال قال الله تعالى فى ليلة القدر فيها يفرق كل امر حكيم يقول ينزل فيها كل امر حكيم والحكم ليس بشيئين انما هو شئ واحد فمن حكم بما ليس فيه اختلاف فحكمه من حكم الله عز وجل ومن حكم بامر فيه اختلاف فرأى انه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت انه لينزل فى ليلة القدر الى ولى الامر تفسير الامور سنة سنة يومر فيها فى امر نفسه بكذا وكذا وفى امر الناس بكذا وكذا وانه ليحدث لولى الامر سوى ذلك كل يوم علم الله عز وجل الخاص والمكنون العجيب المخزون مثل ما ينزل فى تلك الليلة من الامر ثم قرأ ولو ان ما فى الارض من شجرة اقلام والبحر

سے کرتے ہیں۔ بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کچھ والیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں تو حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور میں نے کہا اے عبداللہ تو نے جھوٹ بولا میری آنکھوں نے دیکھا ہے اس چیز کو جو تجھ سے علی نے بیان کی تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا لیکن وہ تمہارے دل پر بیان ہوئی تھی اور وہ کانوں سے مس چکا تھا پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا جس سے تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے کہا اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جنہ کا حکم بھی اس کا سا حکم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے ابن عباس نے کہا نہیں میں نے کہا اسے غلط رویہ سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہے اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا ایسا کرنا اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کی اس کے نہ

يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت كلمات الله
ان الله عزيز حكيم

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان علي الحسين صلوات الله عليه يقول انا انزلناه في ليلة القدر، صدق الله عز وجل انزل الله القرآن في ليلة القدر وما ادراك ما ليلة القدر قال رسول الله لا ادري قال الله عز وجل ليلة القدر خير من الف شهر ليس فيه ليلة القدر قال لرسول الله هل تدري لم هي خير من الف شهر قال لا قال لانها تنزل فيها الملائكة والروح باذن ربهم من كل امر واذا اذن الله عز وجل بشي فقد رضيه سلام هي حتى مطلع الفجر يقول تسلم عليك يا محمد ملائكتي وروحي بسلامي من اول ما يهبطون الى مطلع الفجر ثم قال في بعض كتابه واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة في انا انزلناه في ليلة القدر وقال في بعض كتابه وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افإن مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين، يقول في الاية الاولى ان محمدا حين يموت يقول اهل الخلاف لامر الله عز وجل مضت ليلة القدر مع رسول الله فهذه فتنة اصابتهم خاصة وبها ارتدوا على اعقابهم

ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جب شب قدر میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی - اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بنا لئے جائیں اور سات سمندر سیاہی بنیں تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ سچ فرمایا خدائے عز و جل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور فرمایا اے رسول تم جانتے ہو شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ خدا نے فرمایا وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے۔ حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک۔ خدا فرماتا ہے اے محمد تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا سلام کہتے ہیں جب سے وہ زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے سورۂ انا انزلناہ کے متعلق یعنی ترک منافق اس سے انکار کریں گے۔ اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے تو وہ ہرگز خدا کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے

كأنه كان رسول الله صلعم مع خديجة مستترا حتى أمر
بالإعلان قال السائل ينبغي لصاحب هذا الدين
أن يكتم قال بلى قال أو ما كتم علي بن أبي طالب
يوم أسلم مع رسول الله حتى ظهر أمره قال بلى
قال فكذلك أمرنا حتى يبلغ الكتاب أجله

اصل عن أبي جعفر عليه السلام قال لقد خلق
الله جل ذكره ليلة القدر أول ما خلق الدنيا
ولقد خلق فيها أول نبي يكون وأول وصي يكون
ولقد قضى أن يكون في كل سنة ليلة يهبط
فيها بتفسير الأمور إلى مثلها من السنة المقبلة
من جحد ذلك فقد رد على الله عز وجل علمه
لأنه لا يقوم الأنبياء والرسل والمحدثون إلا أن
تكون عليهم حجة بما يأتيهم في تلك الليلة مع الحجة
التي يأتيهم بها جبرئيل قلت والمحدثون أيضا
يأتيهم جبرئيل أو غيره من الملائكة عليهم السلام
قال أما الأنبياء والرسل صلى الله عليهم فلا شك
ولابد لمن سواهم من أول يوم خلقت فيه الأرض
إلى آخر فناء الدنيا أن تكون على أهل الأرض
حجة ينزل ذلك في تلك الليلة إلى من أحب
من عباده
وايم الله لقد نزل الروح والملائكة بالأمر في ليلة
القدر على آدم وايم الله ما مات آدم إلا وله
وصي وكل من بعد آدم من الأنبياء قد أتاه الأمر
فيها ووضع لوصيه من بعده

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ
عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ اعلان کا حکم ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا
اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے
فرمایا ہاں۔ کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ
اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی؟ اس نے کہا
یہ صحیح ہے فرمایا بس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب
اپنی مدت کو پہنچے (یعنی قائم آل محمد کے ظہور تک)

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے
شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور
سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اس کی مشیت نے یہ
چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے
تمام امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار
کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی کیونکہ انبیاء و مرسلین
و محدثین قائم کرنے پر لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان
تک پہنچی ہے اسی رات میں۔ یہ امور جبرئیل ان کے پاس
لاتے ہیں۔ میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل
آتے ہیں اور دیگر ملائکہ فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں
تو کوئی شک ہی نہیں ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے
اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی
اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا
اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے

خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی لے کر
آدم پر نازل ہوئے اور قسم خدا کی جب آدم مرے تو ان کے
وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو انبیاء بھی آئے
تو شب قدر میں ان کے پاس امر الٰہی آیا اور ان کے بعد
ان کے اوصیاء کے پاس۔

والحمد لله ان كان النبي ليوحى اليه فيما يأتيه من الامر
في تلك الليلة من آدم الى محمد ان أوص الى فلان
ولقد قال الله في كتابه لولاة الامر من بعد محمد صلى الله عليه وآله
خاصة "وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات
ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم
الى قوله واولئك هم الفاسقون" يقول استخلفكم
لعلمي وديني وعبادتي بعد نبيكم كما استخلف
وصاة آدم من بعده حتى يبعث النبي الذي
يليه "لا يشركون بي شيئا" يقول يعبدونني
بايمان لا نبي بعد محمد فمن قال غير ذلك "فاولئك
هم الفاسقون" فقد مكن ولاة الامر بعد محمد
بالعلم ونحن هم

فاسئلونا فان صدقناكم فاقروا وما انتم بفاعلين
اما علمنا فظاهر واما ابان اجلنا الذي يظهر فيه
الدين منا حتى لا يكون بين الناس اختلاف
فان له اجلا من ممر الليالي والايام اذا اتى ظهر
وكان الامر واحدا وايم الله لقد قضي الامر ان
لا يكون بين المؤمنين اختلاف ولذلك جعلهم
شهداء على الناس ليشهد محمد علينا ولنشهد
على شيعتنا ولتشهد شيعتنا على الناس

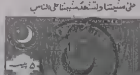

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ تک اس رات میں
جس کے پاس بھی امر الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص
کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد صاحبانِ
امر کے متعلق فرمایا ہے "تم میں جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں
نے نیک عمل کئے خدا نے ان سے وعدہ
کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا
جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے (تا قولہ) یہی لوگ
فاسق ہیں" خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد
اسی طرح خلیفہ بنا دوں گا اپنے علم و دین اور عبادت کے
لئے جس طرح اوصیائے آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے
ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ
عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔ فرماتا ہے "میری عبادت
کریں ایمان کے ساتھ"۔ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں جو لوگ
اس کے خلاف کہیں گے وہ فاسق ہیں۔ پس خدا نے محمد کے بعد
والیانِ امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں
پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں اقرار کرو
اجماع جب ابھی نہیں! ہماری حکومت کا اقرار کرو
لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (ان منکروں سے خطاب ہے
جو تقیہ کیا کرتے تھے) لیکن ہمارا عالم ہونا اور ہمارے علم کا
حامل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر
ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس
کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے
کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت
صرف ایک ہی دین ہوگا۔ بخدا یہ امر طے ہو گیا
کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے
لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ ہم پر محمد گواہ ہوں اور ہم اپنے
شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں

ابی الله أن یکون فی حکمہ اختلاف او بین علمہ تناقض ثم قال ابو جعفر و غضّ ایمان المومن بجحدہ انا انزلناہ و تفسیرھا علی من لیس مثلہ فی الایمان بھا کفضل الانسان علی البھائم وان الله عزوجل لیدفع بالمومنین بھا عن الجاحدین لھا فی الدنیا لکمال عذاب الاخرۃ لمن علم انہ لایتوب منھم ما یدفع بالمجاھدین عن القاعدین ولا اعلم ان فی ھذا الزمان جھاداً الا الحج والعمرۃ والجوار

اصل قال قال رجل لابی جعفر یا ابن رسول الله لا تغضب علیَّ قال لماذا قال لما ارید ان اسالک عنہ قال قُل قال ولا تغضب قال ولا اغضب قال ارأیت قولک فی لیلۃ القدر وتنزل الملائکۃ والروح فیھا الی الاوصیاء یاتونھم بامر لم یکن قد علمہ او یاتونھم بامر کان رسول الله یعلمہ وقد علمت ان رسول الله مات ولیس من علمہ شئ الا وعلیٌّ لہ واع قال ابو جعفر مالی ولک ایھا الرجل ومن ادخلک علیّ قال ادخلنی علیک القضاء لطلب الدین قال فافھم ما اقول لک ان رسول الله لما اسری بہ لم یھبط حتی اعلمہ الله عزوجل علم ما کان وما سیکون

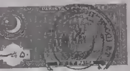

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے علم میں تناقض ہو جو شخص سورہ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اسکی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں ایسی ہے جیسے انسان کی فضیلت بہائم پر۔ اللہ مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورہ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کا دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے کہ توبہ نہیں کرتا اور مجاہدین کے ذریعہ قاعدین سے بلا کو دفع کرتا میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور جوار امام جہاد اور کیا ہے

راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا یا ابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کرنے لگا فرمایا کرو اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے فرمایا نہیں اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیا پر اور وہ امر الٰہی لیکر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے۔ اور یہ تو آپ معلوم ہے کہ رسول اللہ مر گئے اور ان کے علم سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کے لئے... کچھ تاکے علی نہ ہوں۔

حضرت نے فرمایا اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو تجھ سے کہتا ہوں اس کو سمجھو رسول اللہ جب معراج پر تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہو چکی ہیں یا جو آئندہ ہونے والی ہیں

اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہو اور کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور انکی کھلی گمراہی کی دلیل

اکتالیسواں باب ائمہ کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

اصل من ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لی یا ابا یحیی ان لنا فی لیالی الجمعۃ لشأنا من الشان قال قلت جعلت فداک ما ذاک الشان قال یوذن لارواح الانبیاء الموتی علیہم السلام و ارواح الاوصیاء علیہم السلام و روح الوصی الذی بین ظہرانیکم یعرج بہا الی السماء حتی توافی عرش ربہا فتطوف بہ اسبوعا و تصلی عند کل قائمۃ من قوائم العرش رکعتین ثم ترد الی الابدان التی کانت فیہا فتصبح الانبیاء والاوصیاء قد ملؤا سرورا و یصبح الوصی الذی بین ظہرانیکم و قد زید فی علمہ جم الغفیر

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے ابو یحیی ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک شان عظیم ہوتی ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا مرے ہوئے انبیا مردہ کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے مقابل پہنچتی ہیں اور مخلوق اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیا اور اوصیا خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے

اصل قال لی ابو عبد اللہ ذات یوم و کان لا یکنینی قبل ذلک یا ابا عبد اللہ قال قلت لبیک قال ان لنا فی کل لیلۃ جمعۃ سرورا قلت زادک اللہ و ما ذاک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش و وافی الائمۃ علیہم السلام معہ و وافینا معہم فلا ترد ارواحنا الی ابداننا الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لانفدنا

مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے اے ابا عبد اللہ میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے میں نے کہا اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے یہ کس طرح فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور ائمہ عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارا علم ختم ہو جاتا جو ہمارے پاس ہے

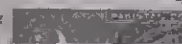

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من لیلۃ جمعۃ الا ولاولیاء اللہ فیہا سرور قلت کیف ذلک جعلت فداک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش ووافی الائمۃ علیہم السلام ووافیت معہم فما ارجع الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لنفد ما عندی

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ عرش الٰہی تک پہنچتے ہیں اور ائمہ بھی میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو یہ سب جو کچھ تھا ختم ہو جاتا

---

۴۴ واں باب ائمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہی رہتا ہے گھٹتا نہیں

اصل سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول کان جعفر بن محمد علیہ السلام یقول لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ذریح لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال سمعت ابا جعفر یقول لولا انا نزداد لانفدنا قال قلت تزدادون شیئا لا یعلمہ رسول اللہ قال اما انہ اذا کان ذلک عرض علی رسول اللہ ثم علی الائمۃ ثم انتہی الامر الینا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس یخرج شیء من عند اللہ عز وجل حتی یبدء برسول اللہ ثم بامیر المومنین ثم بواحد بعد واحد لکیلا یکون آخرنا اعلم من اولنا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ائمہ کا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا فرمایا امام محمد باقر نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے

راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا البتہ ہم اسے ختم کر دیتے میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو فرمایا صورت یہ ہے پہلے رسول پر پیش ہوتا ہے پھر ائمہ پر اور پھر منتہی ہوتا ہے ہماری طرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول کی طرف سے ہوتی ہے پھر امیر المومنین کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے آخر کا علم زیادہ نہ ہو

توضیح مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی ذات سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کل الاطلاق عالم الغیب ہونا سوائے خدا کے کوئی نہیں اور یہ انبیاء و مرسلین و ائمہ تو بجز غیب ثانی بالذات نہیں بلکہ وہ انبیاء کی مرضی پر موقوف ہے جو امیدوار یا مرضی کے متعلق جس چیز کا علم چاہتے ہیں عطا کر دیتا ہے۔

اصل قال سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن الامام یعلم الغیب فقال لا ولکن اذا اراد ان یعلم الشئ اعلمہ اللہ ذلک۔

سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ بتانے کا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو خدا اسے آگاہ کر دیتا ہے۔

۴۵واں باب ائمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو انکو بتا دیا جاتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الامام اذا شاء ان یعلم علم

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دیا جاتا ہے

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان الامام اذا شاء ان یعلم اعلم

ترجمہ وہی گزرا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اراد الامام ان یعلم شیئا اعلمہ اللہ ذلک

ترجمہ وہی گزرا

۴۶واں باب ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ای امام لا یعلم ما یصیبہ والی ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ للہ علی خلقہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اس کو کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہے تو وہ مخلوق خدا کی حجت نہیں ہو سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہو سکتا

اصل عن الحسن بن محمد بن بشار قال حدثنی شیخ من اہل قطیعۃ الربیع من العامۃ ببغداد ممن کان ینقل عنہ

حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بڑھے نے جو اہل قطیعۃ الربیع سے تھا اور عامہ میں سے تھا

قال لي: سمعت بعض من يقولون بفضل أهل
هذا البيت فما رأيت مثله قط في فضله ونسكه
فقلت له: من؟ وكيف رأيته؟ قال: جمعنا أيام السندي
ابن شاهك ثمانين رجلاً من الوجوه المنسوبين إلى الخير فأدخلنا على
موسى بن جعفر عليهما السلام فقال لنا السندي:
يا هؤلاء انظروا إلى هذا الرجل هل حدث به حدث؟ فإن
الناس يزعمون أنه قد فعل به مكروه ويكثرون في ذلك
وهذا منزله وفراشه موسع عليه غير مضيق ولم
يرد به أمير المؤمنين سوءاً، إنما ينتظر به أن يقدم فيناظر
أمير المؤمنين، وهذا هو صحيح موسع عليه في جميع أموره
فسلوه. قال: ونحن ليس لنا هم إلا النظر إلى الرجل
وإلى فضله وسمته، فقال موسى بن جعفر عليه السلام:
أما ما ذكر من التوسعة وما أشبهها فهو على ما ذكر
غير أني أخبركم أيها النفر أني قد سقيت السم في
سبع تمرات، وأنا غداً أخضر وبعد غد أموت.
قال: فنظرت إلى السندي بن شاهك يضطرب
ويرتعد مثل السعفة.

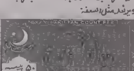

احتضر علي بن الحسين ليلة قبض فيها الشراب
فقال (محمد بن علي) يا أبه اشرب هذا فقال: يا بني
إن هذه الليلة التي أقبض فيها وهي الليلة التي
قبض فيها رسول الله

THE HIGH

سے کہ جن کو نوافل سے حدیث نقل ہوتی ہے نفس کرتے ہیں
اس پیرمرد نے کہا کہ میں نے زیادہ وسالت ستگ ایسے
شخص کو دیکھا جس کی فضیلت کو بیان کرتے ہو وہ نہیں اس سے بہتر کسی کو نسبات
و عبادت میں۔ بابا میں نے کہا وہ کون تھا اور تم نے
ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے عہد میں اسی
آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت
موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا تم
سب اس شخص (امام موسیٰ کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات
پائی ہے لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ دغا کی گئی
ہے اور جب یہی باتیں (انکی قید کے متعلق) بیان کرتے ہیں
دیکھو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی
نہیں ہے امیر المومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے
کا ہے۔ یہ امیر المومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں۔ دیکھو یہ
بالکل صحیح بسالم ہیں اور تمام راحت کے سامان مہیا ہیں
اب تم ان سے پوچھو۔ راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ
نہ تھی حضرت کی طرف دیکھنے اور انکی فضیلت اور نشان تکنت
پر نظر کرنے لگے۔ امام علیہ السلام نے خود کہا فرمایا جو کچھ
اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا وہ ظاہر ہے لیکن
میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست
کرکے زہر دیا گیا ہے۔ میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور
کل ہی میں مر جاؤں گا۔ میں نے سندی بن شاہک کی
طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور سیخ کی طرح کانپ رہا تھا
جس رات کو حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہوا امام محمد
باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا
جان یہ پانی پی لیجئے فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح
قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ نے
انتقال فرمایا تھا۔

اصل قال قلت للرضا ان امیر المومنین قد عرف قاتله والليلة التي يقتل فيها والموضع الذي يقتل فيه وقوله الذي لما سمع صياح الاوز في الدار صوائح تتبعها نوائح وقول ام كلثوم لو صليت الليلة داخل الدار وامرت غيرك يصلي بالناس فابى عليها وكثر دخوله وخروجه تلك الليلة بلا سلاح وقد عرف عليه السلام ان ابن ملجم لعنه الله قاتله بالسيف كان هذا مما لم يجز تعرضه فقال ذلك كان ولكنه خير في تلك الليلة لتمضي مقادير الله عز وجل

اصل عن ابي الحسن موسى عليه السلام قال ان الله عز وجل غضب على الشيعة فخيرني نفسي او هم فوقيتهم والله بنفسي

اصل عن مسافر ان ابا الحسن الرضا قال له يا مسافر هذه القناة فيها حيتان قال نعم جعلت فداك فقال اني رأيت رسول الله البارحة وهو يقول يا علي ما عندنا خير لك

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال كنت عند ابي في اليوم الذي قبض فيه فاوصاني باشياء في غسله وفي كفنه وفي دخوله قبره فقلت يا اباه

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قاز تھیں انکی چیخ پکار بھی سنی جنکی زیادہ کے بعد نوحہ خوانی ہوتی اور ام کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیتے کسی کو حکم دیجئے کہ وہ سب کی جگہ نماز پڑھا دے مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ایسے قوافل کے لیے بغیر ہتھیار بار بار نکلتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو بھی پہچانتے تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے بجز آپ نے اپنے کو کیوں نہ بچایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بچانا نہ بہتر تھا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا اللہ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) الہیٰ مختار بنایا مجھے اپنے اور انکے قتل ہونے کے، میں نے شیعوں کو بچا لیا اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس نہر میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں اب میں فدا ہوں فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ کو خواب میں یہ کہتے سنا اے علی جو ہمارے پاس ہے (جنت) وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا اس میں مچھلیاں تھیں۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں انکی خدمت میں تھا مجھے وصیت فرمائی اپنے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے وغیرہ کے

دلله ملرتبک منن استکیت احسن عنک الیوم علیہ امیت علیکم ثم الموت فقال یا بنی اما سمعت علی ابن الحسین علیہ السلام ینادی من وراء الحجرات یا محمد تعال عجل

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال انزل اللہ تعالیٰ النصر علی الحسین علیہ السلام حتی کان ما بین السماء والارض ثم خیر النصر او لقاء اللہ فاختار لقاء اللہ

متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت بہتر دیکھی ہے تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا فرمایا بیٹا کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پیچھے دیوار سے آواز دے رہے تھے اے محمد آؤ۔ جلدی کرو

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے زمین آسمان کے درمیان آ گئے پھر اختیار دیا نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان۔ حضرت نے ملاقات الٰہی کو قبول کیا

۷۴واں باب ائمہ علم ماکان ومایکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

اصل عن سیف التمار قال کنا مع ابی عبداللہ علیہ السلام جماعۃ من الشیعۃ فی الحجر فقال علینا عین فالتفتنا یمنۃ ویسرۃ فلم نر احدا فقلنا لیس علینا عین فقال ورب الکعبۃ ورب البنیۃ ثلاث مرات لو کنت بین موسیٰ والخضر علیہما السلام لاخبرتہما انی اعلم منہما ولانبأتہما بما لیس فی ایدیہما لان موسیٰ والخضر علیہما السلام اعطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما ہو کائن حتی تقوم الساعۃ وقد ورثناہ من رسول اللہ وراثۃ

سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو نہیں ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا اگر میں موسیٰ و خضر کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور ان کو آگاہ کرتا اس چیز سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا، اور جو ہونے والا ہے اس کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے۔

اصل قال ابو عبداللہ علیہ السلام انی لاعلم ما فی السموات وما فی الارض واعلم ما فی الجنۃ واعلم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں

اصل عن ابن قیاما الواسطی وكان من الواقفة قال
دخلت علی علی بن موسی علیهما السلام فقلت له یكون
امامان قال لا الا واحدهما صامت فقلت له هو ذا
انت لیس لك صامت ولم یكن ولد له ابو جعفر بعد

فقال لی والله لیجعلن الله منی ما یثبت به الحق
واهله ویمحق به الباطل واهله فولد له بعد سنة
ابو جعفر علیه السلام فقیل لابن قیاما الا تقنعك
هذه الآیة فقال اما والله انها لآیة عظیمة ولكن
كیف اصنع بما قال ابو عبد الله علیه السلام فی ابنه

ابن قیاما جو مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام
رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک وقت
میں دو امام ہوتے ہیں۔ فرمایا ہاں مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے
یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں
درانحالیکہ آپ کے لیے امام صامت نہیں (امام محمد تقی اس وقت
تک پیدا نہ ہوئے تھے)

مجھ سے حضرت نے فرمایا اللہ حق عطا کرے گا مجھے وہ لڑکا
جو حق کو واضح کرے گا اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا اور
باطل و اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد
تقی علیہ السلام پیدا ہو گئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا
کیا تم اس نشانی سے مطمئن ہو گئے اس نے کہا یہ آیت
تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق بتا دیا ہے۔

توضیح ابن قیاما کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق
علیہ السلام کو فرماتے سنا حقا ثمانیة محدثون سابعهم القائم (میں نے سمجھا جس سے فرشتہ ہمکلام ہو) ... (میں امام موسیٰ
کاظم سات امام اور ایک جناب فاطمہ) اور ان کا ساتواں قائم ہوگا) اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ
کاظم علیہ السلام پر ختم ہو گئی اور مہدی آخر الزمان وہی ہیں۔ لیکن انہوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے۔ اول تو اس
حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی مخض واقفی ہے۔ دوسرا اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت رسول خدا سے لے کر
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے ان کے ساتویں یعنی بسمعہ محدث امام جعفر صادق میں چنانچہ وہ اس وقت امامت
پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم بالامر ہوتا ہے یعنی امر الٰہی سے قائم رہتا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام
کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں لہٰذا واقفیہ کا مسئلہ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے
ائمہ کے متعلق بکثرت احادیث ہیں۔

اصل عن الوشاء قال اتیت خراسان وانا واقف
فحملت معی متاعا وكان معی ثوب وشی فی بعض الرزم
ولم اشعر به ولم اعرف مكانه فلما قدمت مرو
ونزلت فی بعض منازلها لم اشعر الا ورجل مدنی

وشاء کہتا ہے میں خراسان میں آیا۔ میں مذہب واقفیہ رکھتا تھا
میرے سامان تجارت میں کچھ حبشی قسم کا کپڑا
بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھڑی میں ہے
جب میں مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا۔ ایک
شخص مدنی جو مرو کا باشندہ تھا میرے پاس آیا

ثم انصرف حتى جاء البيت فبعث رسولاً الى محمد في جبل بجهينة يقال له الاشقر على ليلتين من المدينة فبشره وعلمه انه قد ظفر له بوجه حاجته وما طلب ثم عاد بعد ثلاثة ايام فوقفنا بالباب ولم يكن يحجب اذا جئنا فابطأ الرسول ثم اذن لنا فدخلنا عليه فجلست في ناحية الحجرة ودنا الى اليه فقبل رأسه ثم قال جعلت فداك قد عدت اليك راجياً مؤملاً قد انبسط رجائي واملي ورجوت الدرك لحاجتي

فقال له ابو عبد الله عليه السلام يا ابن عم اني اعيذك بالله من التعرض لهذا الامر الذي امسيت فيه واني لخائف عليك ان يكسبك شراً فجرى الكلام بينهما حتى افضى الى ما لم يكن يريد وكان من قوله باي شيء كان الحسين احق بها من الحسن فقال ابو عبد الله رحم الله الحسن ورحم الحسين

وكيف ذكرت هذا قال لان الحسين عليه السلام كان ينبغي له اذا عدل ان يجعلها في الحسن من ولد الحسن فقال ابو عبد الله عليه السلام ان الله تبارك وتعالى لما ان اوحى الى محمد صلعم

پھر میرے باپ اپنے گھر آ گئے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد نفس زکیہ کے پاس پیغام بھیجا وہ قبیلہ جہینہ کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات کے فاصلہ پر ہے۔ انکو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی تو دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی ہم اندر آئے میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امید والے سے بڑھ کر آیا ہوں اور مجھے قوی امید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا اے میرے چچازاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی اس امر کے متعلق جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گزار رہے ہو اور ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے واسطہ پڑ جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان نزاعی گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہیے تھے وہ کہہ گزرے انھوں نے کہا امر امامت میں کس وجہ سے امام حسین کو امام حسن پر ترجیح دی گئی وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسن کے امام حسین کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن اور امام حسین پر اور تم نے یہ بات کیوں کہی انھوں نے کہا اس لئے کہ ازروئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں چلنی چاہیے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو

باب ۸ - کراہیت التوقیت

یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

الحدیث عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول: ان اللہ تبارک وتعالیٰ قد کان وقّت ہذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین علیہ السلام اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی اہل الارض فاخرہ الی اربعین ومائۃ فحدثناکم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللہ لہ بعد ذلک وقتاً عندنا ویمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب قال ابو حمزۃ فحدثت بذلک ابا عبد اللہ علیہ السلام فقال قد کان ذلک۔

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابو حمزہ) اللہ نے بارے اس امر کے (ظہور کے) ستر کا زمانہ معین کیا تھا جب امام حسین علیہ السلام شہید کر دیے گئے تو خدا کا غضب نازل ہوا اہل زمین پر پس تاخیر کی اس نے ایک سو چالیس تک پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے امر کو تم نے فاش کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔ ابو حمزہ نے کہا میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

توضیح ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مرآۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ شیخ نے کتاب الغیبۃ میں اور کمال الدین میں بھی یہ لکھا ہے۔ راوندی کی کتاب میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا گزشتہ ستر کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہوگا اور بلا کا زمانہ ختم ہوگا۔ ابو حمزہ نے کہا کہ ستر گزر گئے لیکن ہم نے اس کے بعد چین نہیں دیکھا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور وہ تمنا ظہور تھی کسی امام کے عہد میں باطل پر حق کا غلبہ ظاہر ہوتا۔ ستر گزشتہ میں یا جو امام کا ظہور۔ یہ امر امید جو ابتدا میں تھا ستر سے اور دوستوں سے امام حسین کا قتل وہ ستر تھا جبکہ مراد بھی جائے ساٹھ کربلا کی جنگ کی وجہ امام حسین نے اپنے حق کی طلب کا ستر سال پہلے شروع کر دیا تھا امام رضا علیہ السلام کی ولیعہدی کا ذکر ملتا ہے۔ علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ تیرہ یعنی مشہور کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں ہے کیونکہ شہادت امام حسین ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام کی ولیعہدی کا زمانہ ۲۰۰ھ کے بعد کا ہے۔ ہاں اس صورت میں یہ صحیح ہوگا جب کہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے۔ خروج حسین کا در حقیقت آغاز ہوا تھا حادثہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہل کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں اور دوسرے واقعہ کے متعلق

اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے جو بہ زمانہ ۱۳۰ سال ہوتا ہے اور بہ زمانہ قریب ہوتا ہے اسی زمانہ کے حساب کا ذکر حدیث میں ہے۔ اگر تاریخ ہجرت سے لیں تو یقیناً آل محمد کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے

اور زیادہ واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں اشارہ ہے حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے گذر جانے یا ابومسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خطوط امام جعفر صادق کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیرہ آپ نے قبول نہ کیا۔ بہ سبب امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا لیکن شیعوں سے جو کہ کتاب امر ہیں ان کو اپنی اور امام کی ہو تا ہیر ہو نہ سکی اور حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی۔ سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابومسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں اور خروج ابومسلم خراسان کی طرف ۱۲۹ھ میں تھا اور یہ سال مطابق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسول کے وقت سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری طرح بھی موافقت ہو جاتی ہے

اور اگر سنہ ہجری مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہے ظہور مختار کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف پلٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کیے گئے۔ اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق کے ارادات کے غلبہ سے متعلق ہوگا۔ اور ان کے مذہب کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لیے ایسے امور کے ظہور کی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ سنہ کو خیالات حسینی سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات محکمہ کا جن کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو ان میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت و جہت معلوم نہ ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ و تمثیل ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر ظلم امام قتل حسین اس وقت میں نہ ہوتا تو امر خدا کو ۷۰ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے ظلم پر شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دو چند مدت میں ظاہر کرتا الخ۔ جوان کا سنہ سے پہلے بیان ہو چکا۔

صاحب صافی شارح اصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ ۷۰ھ زمانہ امامت امام زین العابدین علیہ السلام ہے بعض ازیں عبد اللہ بن زبیر نے مکہ میں دعوی خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں جو کہ باہم کشمکش اور حکومت کو ان دونوں کی استقلال نہ تھا لہذا اسی زمانہ میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیر المومنین نے اسی کی خبر دی تھی، حسین نے لفظ امر خدا معظم نکرہ ذکر فرمایا ہے۔ ابو حمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی کی تھی حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسین ۶۱ھ میں ۷۰ھ سے پہلے ہوئی۔ ۱۴۰ھ کا زمانہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا میں اس کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام و برادر شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبداللہ نے خروج کیا تھا اور منصور ان کی سرکوبی میں تھا ۱۴۰ھ وفات قبل امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۱۱۴ھ صادر ہوئی الحاصل اس قسم کی احادیث بطور استعارہ و تمثیل ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں۔ مقصود یہ ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہوتا۔ یہ حال حدیث دیگر کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت

هذا (وأشار بيده إلى صدره) ولايتنا مرقاة إلى ذلك. فاريك الصادين عن دين الله ثم نظر إلى أبي حنيفة وسفيان الثوري في ذلك الزمان وهم حلق في المسجد فقال هؤلاء الصادون عن دين الله بلا هدى من الله ولا كتاب مبين إن هؤلاء الأخابث لو جلسوا في بيوتهم فجال الناس فلم يجدوا أحدا يخبرهم عن الله تبارك وتعالى وعن رسوله

پھر اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا اے ابو حمزہ کیا تم کو دکھاؤں دین خدا سے روکنے والے پھر ابو حنیفہ و سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا اس زمانہ میں یہ مسجد میں مریدوں کے حلقہ میں بیٹھتے ہیں۔ فرمایا یہ ہیں روکنے والے دین خدا سے بغیر ہدایت خدا و کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ خابث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

اصل قال سمعت أبا جعفر ورأى الناس بمكة وما يعملون قال فقال فعال كفعال الجاهلية أما والله ما أمروا بهذا وما أمروا إلا أن يقضوا تفثهم وليوفوا نذورهم فيمروا بنا فيخبرونا بولايتهم ويعرضوا علينا نصرتهم.

امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسک حج بجا لاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو وفا کریں ہمارے پاس آئیں ہماری محبت کا خیال کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے سامنے پیش کریں

باب ۹۶ ملائکہ ائمہ کے گھر میں آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

اصل عن مسمع كردين البصري قال كنت لا أزيد على أكلة بالليل والنهار فربما استأذنت على أبي عبد الله وأجد المائدة قد رفعت لعلي لا أراها بين يديه فإذا دخلت دعا بها فأصيب معه من الطعام ولا أتأذى بذلك وإذا عقبت بالطعام عند غيره لم أقدر على أن أقر ولم أنم من النفخة فشكوت ذلك إليه وأخبرته بأني إذا أكلت عنده لم أتأذ به فقال

راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا۔ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں ایسے وقت جاتا کہ دستر خوان اٹھ گیا ہوتا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہوتا۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دسترخوان بچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھا لیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی فرمایا

يا ابا سيار لك تأكل طعام قوم صالحين تصافحهم الملائكة على فرشهم قال قلت ويظهرون لكم قال فمسح يده على بعض صبيانه فقال هم الطف بصبياننا منا بهم

اے ابوسیار تم کھاتے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرشوں پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں یہ سن کر حضرت نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں

توضیح ۔ باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ائمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ وہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے

اصل عن الحسين بن ابي العلاء قال قال ابو عبد الله عليه السلام يا حسين وضرب بيده الى مساور في البيت مساور طالما اتكت عليها الملائكة وربما التقطنا من زغبها

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے حسین اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنا ہے

اصل عن ابي حمزة الثمالي قال دخلت على علي بن الحسين فاحتبست في الدار ساعة ثم دخلت البيت وهو يلتقط شيئا وادخل يده في الستر فناوله من كان في البيت فقلت جعلت فداك هذا الذي اراك تلتقطه اي شيء هو قال فضلة من زغب الملائكة نجمعه اذا خلونا نجعله سيحا لاولادنا فقلت جعلت فداك وانهم ليأتونكم فقال يا ابا حمزة انهم ليزاحمونا على تكأتنا

ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر کھڑا رہنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز ہے جو چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پر کے ریزے ہیں ان کے جانے کے بعد جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنے تکیوں سے حرکت کرتے ہیں تا کہ وہ جگہ پائیں

اصل عن ابي الحسن عليه السلام قال سمعته يقول ما من ملك يهبطه الله في امر ما يهبطه الا بدأ بالامام فعرض ذلك عليه وان مختلف الملائكة من عند الله تبارك وتعالى الى صاحب هذا الامر

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام وقت کے پاس حاضر ہو کر اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں

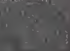

باب ۹۸ ائمہ اپنی حکومت میں داود و سلیمان کی طرح بغیر بینہ کے فیصلہ کرتے ہیں۔

اصل عن ابی عبیدۃ الحذاء قال کنا زمان ابی جعفر حین
قبض نتردد کالغنم لا راعی لہا فلقینا سالم بن ابی حفصۃ
فقال لی یا ابا عبیدۃ من امامک فقلت ائمتی من آل محمد
فقال ھلکت و اھلکت اما سمعت انا و انت ابا جعفر
یقول من مات و لیس علیہ امام مات میتۃ جاھلیۃ
فقلت بلی لعمری و لقد کان قبل ذلک بثلاث او نحوھا
دخلت علی ابی عبد اللہ فرزق اللہ المعرفۃ فقلت لابی
عبد اللہ علیہ السلام ان سالما قال لی کذا و کذا قال
فقال یا ابا عبیدۃ انہ لا یموت منا میت حتی یخلف
من بعدہ من یعمل بمثل عملہ و یسیر بسیرتہ و یدعو الی
ما دعا الیہ یا ابا عبیدۃ انہ لم یمنع ما اعطی داود ان
اعطی سلیمان ثم قال یا ابا عبیدۃ اذا قام قائم آل محمد
حکم بحکم داود و سلیمان لا یسأل بینۃ

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال
ہوا تو میں موجود تھا ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس
کا چرواہا نہ ہو۔ ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ
مجھ سے کہنے لگا اب تمہارا امام کون ہے میں آل محمد کے امام
اس نے کہا تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا
کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جو
کوئی ایسی حالت میں مرگیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت
مرا میں نے کہا اپنی جان کی قسم فرمایا ہے اور اس سے
پہلے بھی دو تین مرتبہ ایسا کہا۔ چنانچہ میں امام جعفر صادق
علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے
فرمایا اے ابو عبیدہ ہم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے
بعد ایسے شخص کو چھوڑ جاتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا ہو
اسی کی سی سیرت رکھتا ہو اور اسی کی طرح اپنی طرف بلانے
والا ہو اے ابو عبیدہ۔ جو داود کو خدا نے عطا کیا تھا اس کے
پانے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی۔ پھر فرمایا اے
ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داود و سلیمان
کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کر دیں گے

اصل عن ابان قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام
یقول لا تذھب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحکم
بحکومۃ آل داود و لا یسأل عن بینۃ یعطی کل نفس حقہا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا
کہ جب تک دنیا ختم نہ ہوگی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ
سے پہلے ظاہر ہوگا جو آل داود کی طرح حکومت کرے گا
اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا

باب ۱۶ نادر

اصل عن ایوب بن نوح قال عطس یوما و انا عنده فقلت جعلت فداک ما یقال للامام اذا عطس قال یقولون صلی الله علیک۔

اصل عن ابی عبد الله قال سالته رجل عن القائم یسلم علیه بامرة المومنین قال لا ذاک اسم سمی الله به امیر المومنین لم یسم به احد قبله ولا یتسمی به بعده الا کافر قلت جعلت فداک کیف یسلم علیه قال یقولون السلام علیک یا بقیة الله ثم قرا بقیة الله خیر لکم ان کنتم مومنین

اصل عن جابر عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له لم سمی امیر المومنین قال الله سماه و هکذا انزل فی کتابه واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علی انفسهم الست بربکم وان محمدا رسولی وان علیا امیر المومنین

راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی میں نے پوچھا جب امام کو چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے فرمایا یوں کہیں الله کا نام پر درود ہو۔

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قائم آل محمد امیر المومنین کہے جا سکتے ہیں فرمایا نہیں یہ نام الله نے امیر المومنین کا رکھا ہے ان سے پہلے یہ نام کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم ہونے والا کافر ہوگا۔ میں نے کہا پھر قائم آل محمد کے لیے کیا کہیں فرمایا السلام علیک یا بقیۃ الله پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ الله تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو

جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا فرمایا کہ خدا نے یوں ہی رکھا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

توضیح۔ قرآن میں ان محمدا رسولی وان علیا امیر المومنین نہیں لہٰذا تو یہ بات قرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

باب ۱۰۱ ولایت کے متعلق نکات و لطائف

اصل عن سالم الحناط قال قلت لابی جعفر اخبرنی عن قول الله تبارک وتعالی نزل به الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین قال هی الولایة لامیر المومنین

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے بتلائیے اس آیت کے متعلق نازل کیا اس کو روح الامین نے تیرے قلب پر تاکہ تو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہو لوگوں کو واضح عربی زبان میں فرمایا یہ امیر المومنین کی ولایت کے بارہ میں ہے۔

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا قال هی ولایة امیر المومنین

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم قال بما جاء به محمد من الولایة ولم یخلطوها بولایة فلان وفلان فهو الملبس بالظلم

اصل قال سألت ابا عبد الله عن قول الله عز وجل فمنکم مومن ومنکم کافر فقال عرف الله ایمانهم بولایتنا وکفرهم بها یوم اخذ علیهم المیثاق فی صلب آدم وهم ذر

اصل عن ابی الحسن فی قول الله عز وجل یوفون بالنذر الذی اخذ علیهم من ولایتنا

اصل عن ابی جعفر فی قول الله عز وجل ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم قال الولایة

اصل عن ابی جعفر فی قوله تعالی قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قال هم الائمة علیهم السلام

اصل عن ابی بصیر عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالی ومن یطع الله ورسوله (فی ولایة علی و

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا درحقیکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے" فرمایا یہ امانت ولایت امیر المومنین ہے

راوی نے آیہ "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا" کا مطلب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول لے کر آئے اور اس اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط کی ہوئی ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر فرمایا خدا نے معرفت کرائی ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے اور اس سے انکار کرنے والوں کی جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق کہ مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ توریت و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (قرآن کے لیے پر چلتے) فرمایا اس سے مراد ولایت ہے

آیہ قل لا اسئلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم ائمہ کی محبت ہے جو ذوی القربی رسول ہیں

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی ع

ولاية الائمة من بعده) فعل فاز فوزا عظيما هكذا نزلت

اصل رفعه اليهم في قول الله عز وجل وما كان لكم ان تؤذوا رسول الله (في علي والائمة) كالذين آذوا موسى فبراه الله مما قالوا

اصل عن علي بن عبد الله قال سأله رجل عن قوله تعالى فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى قال من قال بالائمة واتبع امرهم ولم يجوزوا عنهم

اصل عن احمد بن محمد بن عبد الله رفعه في قوله تعالى لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد ووالد وما ولد قال امير المومنين وما ولد من الائمة عليهم السلام

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله تعالى واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول ولذي القربى قال امير المومنين والائمة عليهم السلام

اصل قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون قال هم الائمة.

اصل عن عبد الرحمن بن كثير عن ابي عبد الله في قوله تعالى هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب قال امير المومنين والائمة واخر متشابهات قال فلان وفلان فاما الذين في قلوبهم زيغ اصحابهم واهل ولايتهم فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله

اعمال کے بعد دیگر ائمہ کی ولایت۔ پس اس کو پوری ابدی کامیابی ہوگی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

راوی نے ائمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ۔ تمہارے لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ کو اذیت دو (علی اور ائمہ کے بارہ میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ کو امت موسیٰ نے (گوسالہ پرستی میں بھی موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کر کے) پس بری کیا اللہ اس چیز سے جو انہوں نے بیان کیا

راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ نہ گمراہ ہوا اور نہ شقی ہوا۔ امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے ائمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا

راوی کہتا ہے آیہ۔ قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی درانحالیکہ تم اس میں چلتے پھرتے ہو۔ اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔ امام سے دریافت کیا فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المومنین اور ما ولد سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام

آیہ۔ جان لو جو مال غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذی القربیٰ کا ہے کے متعلق امام سے سوال کیا۔ فرمایا ذی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور ائمہ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ۔ ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں فرمایا وہ ائمہ ہیں

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ۔ وہ وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں فرمایا ان سے مراد ہیں امیر المومنین اور ائمہ۔ اور باقی متشابہات ہیں فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں و فلاں۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے ان سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست جو متشابہ کا اتباع کرتے ہیں فتنہ کی خواہش سے اور وہ اصلی تاویل کو نہیں جانتے

كما يعلم تأويله الا الله والراسخون في العلم" امير المومنين عليه السلام والائمة عليهم السلام

اصل عن ابي جعفر في قوله تعالى "ام حسبتم ان تتركوا ولما يعلم الله الذين جاهدوا منكم ولم يتخذوا من دون الله ولا رسوله ولا المومنين وليجة" يعني امير المومنين عليه السلام والائمة عليهم السلام يعني امير المومنين عليه السلام لم يتخذوا الولائج من دونهم

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى "وان جنحوا للسلم فاجنح لها" قلت ما السلم قال الدخول في امرنا

اصل عن ابي جعفر في قوله تعالى "لتركبن طبقا عن طبق" قال يا زرارة اولم تركب هذه الامة بعد نبيها طبقا عن طبق في امر فلان وفلان وفلان

اصل قال سألت ابا الحسن عن قول الله عز وجل "ولقد وصلنا لهم القول لعلهم يتذكرون" قال امام الى امام

اصل عن ابي جعفر عليه السلام في قوله تعالى "قولوا آمنا بالله وما انزل الينا" قال انما عنى بذلك عليا وفاطمة والحسن والحسين وجرت بعدهم في الائمة عليهم السلام ثم يرجع القول من الله في الناس فقال "فان آمنوا" (يعني الناس) "بمثل ما آمنتم به" (يعني عليا وفاطمة والحسن والحسين والائمة عليهم السلام) "فقد اهتدوا وان تولوا فانما هم في شقاق"

"اور نہیں جانتے اس کی تاویل کو سوائے اللہ اور راسخون فی العلم" اور اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر ائمہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے ابھی اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا" یعنی امیر المومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے ائمہ کے سوا کسی کو رازدار نہیں بنایا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ تمہاری صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کر لو" راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا ہمارے امر میں داخل ہونا

آیہ "تم ضرور ایک حیثیت سے دوسری حیثیت میں منتقل ہوگے" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک حیثیت کے بعد دوسری حیثیت میں نہیں پھنسی

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ "ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں" فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے

آیہ "کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے" فرمایا اس سے مراد ہیں علی و فاطمہ و حسن و حسین اور جاری ہوا یہ امر بعد ہی ائمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا "اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علی و فاطمہ و حسن و حسین اور دیگر ائمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر منہ پھیر کر گردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ پردازی ہی ہوگی۔"

اصل عن ابی جعفر فی قول تعالیٰ ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه و هذا النبی والذین آمنوا قال هم الائمة علیهم السلام ومن اتبعهم

اصل قال قلت لابی عبدالله علیه السلام قوله عزوجل واوحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ قال من بلغ ان یکون اماماً من آل محمد فهو ینذر بالقرآن کما انذر به رسول الله

اصل عن ابی جعفر فی قول الله عزوجل ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد له عزماً قال عهدنا الیه فی محمد والائمة من بعده فترک ولم یکن له عزم انهم هکذا وانما سمی اولوالعزم اولی العزم لانه عهد الیهم فی محمد والاوصیاء من بعده والمهدی و سیرته واجمع عزمهم علی ان ذلک کذلک والاقرار به

اصل عن ابی عبدالله علیه السلام فی قوله ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة علیهم السلام من ذریتهم فنسی هکذا والله نزلت علی محمد

اصل عن ابی جعفر قال اوحی الله الی نبیه فاستمسک بالذی اوحی الیک انک علی صراط مستقیم قال انک علی ولایة علی وعلی هو الصراط المستقیم

اصل عن جابر عن ابی جعفر قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد صلعم هکذا [illegible] ان یکفروا بما انزل الله فی علی [illegible]

OF THE HIGH

آیہ - "ان اولی الناس" الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ "والذین آمنوا" سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان کا اتباع کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اوحی الی" الخ کے متعلق فرمایا کہ "من بلغ" سے مراد یہ ہے کہ آل محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو عذاب خدا سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسول خدا نے ڈرایا تھا

آیہ "اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد محمد اور ان کے بعد والے ائمہ کے متعلق تھا آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا یعنی محمد و آل محمد کے توسل کو ترک کیا ... اولوالعزم اسی لئے انبیا کہلائے کہ انہوں نے حضرت رسول خدا اور اوصیا اور امام مہدی اور انکی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "لقد عہدنا" کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور ان ائمہ کے متعلق جو انکی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یوں ہی نزول آیت ہوا۔

آیہ - "اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم ہو اور علی صراط مستقیم ہیں۔

آیہ "برا ہے جو انھوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے یعنی یہ کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی" اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارہ میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔

اصل قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد هکذا
وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا (فی علی) فاتوا
بسورة من مثله

اصل عن ابو عبدالله علیه السلام قال نزل جبرئیل
علی محمد بهذه الآیة هکذا یا ایها الذین اوتوا الکتاب
امنوا بما نزلنا (فی علی) نورا مبینا

اصل عن ابی جعفر علیه السلام ولو انهم فعلوا
ما یوعظون (فی علی) لکان خیرا لهم

اصل عن ابی جعفر فی قول الله عزوجل یا ایها الذین
امنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطان
انه لکم عدو مبین قال فی ولایتنا

اصل قلت لابی عبدالله قول الله عزوجل بل تؤثرون
الحیوة الدنیا قال ولایتهم والآخرة خیر وابقی
قال ولایة امیر المومنین ان هذا لفی الصحف الاولی
صحف ابراهیم وموسی

اصل عن ابی جعفر قال افکلما جاءکم (محمد)
بما لا تهوی انفسکم (بموالاة علی) فاستکبرتم ففریقا
(من آل محمد) کذبتم وفریقا تقتلون

اصل عن الرضا فی قوله کبر علی المشرکین
(بولایة علی) ما تدعوهم الیه (یا محمد من ولایة علی) هکذا
فی الکتاب مخطوطة

اصل عن ابی عبدالله علیه السلام فی قول الله
عن رجل [illegible] الله الذی هدی [illegible] المهدی
ولا [illegible] فقال [illegible] بولایة [illegible]

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اگر تم شک
میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا (علی کے بارہ میں) تو
تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول پر یہ آیت
لے کر نازل ہوئے "اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان
لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا ہے (علی کے بارہ میں) جو روشن
نور ہیں"

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "اگر وہ کرتے جس کی ان کو
نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارہ میں) تو ان کے لئے بہتر ہوتا"

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "اے
ایمان لانے والو سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ
اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے" یہ
آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "انہوں نے حیات
دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) اور آخرت
بہتر اور باقی رہنے والی ہے" اس سے مراد ولایت
امیر المومنین ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "جب
لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس
نہ کرتے تھے (محبت علی) تو تم نے تکبر کیا، ایک فریق (آل
محمد) کو تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا

امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا "دشوار ہوا
مشرکین پر (امر ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمد
کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیہ "جس نے خدا کی [illegible] جس
نے [illegible] ہدایت کی بجز خدا کے ہدایت نہ کی" تو ہم ہدایت پانے
کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا

PAKISTAN COURT

بالنبی و امیر المومنین و بالائمہ من ولدہ علیہم السلام فیعیبوا الناس فاذا رایتموہم حیث شئتم قالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ یعنی الائمۃ فی طاعۃ امیر المومنین والائمۃ من ولدہ علیہم السلام

نبی و امیر المومنین اور ان ائمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں یا ہر ان کو لوگوں کے سامنے لایا جائے گا پس ان کے شیعہ کہیں گے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے دین حق کی ہدایت کی اگر ہم کو خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المومنین اور دیگر ائمہ کی طرف ہدایت کی

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ عم یتساءلون عن النبأ العظیم قال النبأ العظیم الولایۃ و سألتہ عن قولہ ہنالک الولایۃ للہ الحق قال ولایۃ امیر المومنین

ابی ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں تک کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نبا عظیم سے مراد ولایت ہے میں نے سوال کیا گیا ولایت خدا مراد ہے فرمایا ولایت امیر المومنین مراد ہے ۔

توضیح ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیر المومنین کی ولایت کا اقرار ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسول کی معرفت اور بغیر علم صحیح بدون تسلیم ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہ ہوگا۔ ولایت امیر المومنین کو تسلیم کرنا خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو کوئی اپنے زمانہ کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا وہ درحقیقت بادشاہ وقت کی حکومت کو نہیں مانتا۔

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ فاقم وجہک للدین حنیفا قال ہی الولایۃ

آیہ اے رسول دین حنیف پر ثابت قدم رہو کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد ولایت ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ قال الانبیاء والاوصیاء علیہم السلام

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ ہم روز قیامت عدل کی ترازو رکھیں گے کے متعلق فرمایا یہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء ہیں

توضیح روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی ۔ ہر شے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے مگر ہی کہ تولنے کی ترازو اور ہے غلہ تولنے کی اور سونا چاندی تولنے کی اور بال جیسی چیزوں کے تولنے کی میزان الگ ہے ۔ اگر کسی فیصلہ ہو تو اس کی میزان شریعت ہے اور اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی امت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی ۔ آنحضرت کی امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر ائمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل مطابق علم رسول ہے اسی لئے رسول اللہ نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال و انت صراط المستقیم ۔

اصل قال سألت ابا عبد اللہ عن قولہ تعالیٰ ائت بقرآن غیر ہذا او بدلہ قال قالوا او بدل علیا

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو ۔۔۔ فرمایا انہوں نے یعنی لوگوں نے اس جواب میں کہا کہ اے رسول علی کو بدل دو (یعنی تو عداوت علی سے ہے)

اصل عن ادريس بن عبد الله عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن تفسير هذه الآية ما سلككم في سقر قالوا لم نك من المصلين قال عنى بها لم نك من اتباع الائمة الذين قال الله تبارك وتعالى فيهم السابقون السابقون اولئك المقربون اما ترى الناس يسمون الذي يلي السابق في الحلبة مصلي فذلك الذي عنى حيث قال لم نك من المصلين لم نك من اتباع السابقين

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی "جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے گئی وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے" آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے۔ نیکی کی طرف سبقت کرنے والے سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو) سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو مصلی کہا جاتا ہے لہٰذا مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے۔

اصل عن ابي جعفر في قول الله عز وجل وان لو استقاموا على الطريقة لاسقيناهم ماء غدقا يقول لاشربنا قلوبهم الايمان والطريقة هي ولاية علي بن ابي طالب والاوصياء عليهم السلام

آیہ: اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آب خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور ان کے اوصیا کی ولایت

اصل عن محمد بن مسلم قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فقال ابو عبد الله عليه السلام استقاموا على الائمة واحدا بعد واحد تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس قول پر ثابت قدم بھی رہے" کی تفسیر دریافت کیا آپ نے فرمایا ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی اطاعت پر ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اصل عن ابي حمزة قال سألت ابا جعفر عن قول الله قل انما اعظكم بواحدة فقال انما اعظكم بولاية علي هي الواحدة التي قال الله تبارك وتعالى انما اعظكم بواحدة

آیہ: "میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل ان الذين آمنوا ثم كفروا ثم آمنوا ثم ازدادوا كفرا لن تقبل توبتهم قال نزلت في فلان وفلان

آیہ: جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی امام جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارہ میں نازل ہوئی

امنوا بالنبی فی اول الامر وکفروا حیث عرضت علیهم الولایة حین قال النبی من کنت مولاه فعلی مولاه ثم امنوا بالبیعة لامیر المومنین علیه السلام ثم کفروا حیث مضی رسول الله فلم یقروا بالبیعة ثم ازدادوا کفرا باخذهم من بایعه بالبیعة لهم فهؤلاء لم یبق فیهم من الایمان شیء

احسن عن ابی عبد الله فی قوله ان الذین ارتدوا علی ادبارهم من بعد ما تبین لهم الهدی فلان وفلان وفلان ارتدوا عن الایمان فی ترک ولایة امیر المومنین قلت قوله تعالی ذلک بانهم قالوا للذین کرهوا ما نزل الله سنطیعکم فی بعض الامر قال نزلت والله فیهما وفی اتباعهما وهو قول الله عز وجل الذی نزل به جبرئیل علی محمد ذلک بانهم قالوا للذین کرهوا ما انزل الله فی علی سنطیعکم فی بعض الامر قال دعوا بنی امیه الی میثاقهم الا یصیروا الامر فینا بعد النبی ولا یعطونا من الخمس شیئا وقالوا ان اعطیناهم ایاه لم یحتاجوا الی شیء ولم یبالوا ان لا یکون الامر فیهم فقالوا سنطیعکم فی بعض الامر الذی دعوتمونا الیه وهو الخمس ان لا نعطیهم منه شیئا وقوله کرهوا ما نزل الله والذی نزل الله ما افترض علی خلقه من ولایة امیر المومنین وکان معهم ابو عبیدة وکان کاتبهم فانزل الله ام ابرموا امرا فانا مبرمون ام یحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم الخ

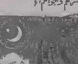

پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان کے سامنے پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے بعد امیر المومنین کی بیعت کر لی۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کی ہے یہ ان کا کفر تھا اور بڑھ گیا لہٰذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی کر گئے فلاں و فلاں وہ جنہوں نے ترک ولایت امیر المومنین کر کے ایمان سے روگردانی کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا سورہ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جنہوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت ظاہر کی ہم اطاعت کریں گے بعض امر میں امام نے فرمایا یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارہ میں اور جبرئیل نبی رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول پر (علی کے بارہ میں) نازل کیا تھا۔ انہوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا عہد پورا کرنے کے لیے تاکہ وہ بھی امر امامت ہماری طرف نہ آنے دیں انہوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امامت کی بھی ان کو پرواہ نہ کریں گے انہوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا۔ انہوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابو عبیدہ ان لوگوں کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (زخرف) انہوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا ہم بھی انجام کار ان کو مضبوط کرنے والے ہیں اور جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سنتے رہتے ہیں۔

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ومن یرد فیہ بالحاد بظلم قال نزلت فیہم حیث دخلوا الکعبۃ فتعاھدوا وتعاقدوا علی کفرھم وجحودھم بما نزل فی امیرالمومنین فالحدوا فی البیت بظلمھم الرسول و ولیہ فبعدا للقوم الظالمین

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل فستعلمون من ھو فی ضلال مبین، یا معشر المکذبین حیث انباتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی والائمۃ علیہم السلام من بعدہ من ھو فی ضلال مبین۔ کذا انزلت وفی قولہ تعالی ان تلووا او تعرضوا فقال ان تلووا الامر وتعرضوا عما امرتم بہ فان اللہ کان بما تعملون خبیرا وفی قولہ فلنذیقن الذین کفروا (بترکھم ولایۃ امیرالمومنین) عذابا شدیدا (فی الدنیا) ولنجزینھم اسوا الذی کانوا یعملون

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام ذلک بانہ اذا دعی اللہ وحدہ (واھل الولایۃ) کفرتم

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین (بولایۃ علی) لیس لہ دافع ثم قال ھکذا واللہ نزل بھا جبرئیل علیہ السلام علی محمد۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق ۔ وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد ۔ ظلم کا ۔ فرمایا یہ انہی لوگوں کے بارہ میں ہے جو کعبہ میں آ کر بیٹھے اور معاہدہ کیا ۔ پس جب کہ ہم انکار کر چکے تھے ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارہ میں پس انہوں نے الحاد کیا ۔ بسا اس انکار سے ظلم کیا رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاک ہو ظالم قوم کے لئے ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ " عنقریب تم جان لو گے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے " ، اے جھٹلانے والو گروہ تم کو میں نے حلال ہے علی اور ائمہ کی ولایت کی اپنے بعد آنے کی خبر دے دی تھی اب کھلی گمراہی میں کون ہے اسے منصوص کرتے ہیں یہ آیت اس مکتوبہ کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آیہ " تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا " کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دو طرف کیا اور اس سے روگردانی کی ۔ بے شک اللہ تعالی جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے ارشاد " جن لوگوں نے انکار کیا ہے " کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیرالمومنین سے ۔ ان کے لئے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل انہوں نے کیا ہے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دیں گے فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق یہ اس سبب سے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے ۔ کوئی میں وحدہ کے بعد اہل الولایۃ بھی تھا ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی " جب ایک سائل نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو واقع ہونے والا تھا (ولایت علی) منکروں پر اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا جبرئیل رسول پر یوں اسی طرح جیسے یہ آیت علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی ۔

اصول عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ الخرتین قولہ تعالیٰ (فی امر الولایۃ) یؤفک عنہ من افک قال من افک عن الولایۃ افک عن الجنۃ

سورہ والذاریات میں اس آیت کے متعلق (امام باقرؑ نے) تم لوگ بھی مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جاتا ہے جو گمراہ ہو گیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت علی۔ اور یہ بھی فرمایا جو امر ولایت سے پھرا وہ جنت سے پھرا

اصول عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ یعنی بقولہ فک رقبۃ ولایۃ امیرالمومنین فان ذلک فک رقبۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق کہ پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کا آزاد کرنا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا فک رقبہ سے مراد ہے ولایت امیرالمومنین۔

توضیح ۔ پوری آیت یہ ہے الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وھدینٰہ النجدین فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو لب نہیں دئے (ضرور دئے) اور اس کو (بھلائی برائی) دونوں راہیں بھی دکھا دیں پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے) آزاد کرنا یا بھوک کے دن قرابتدار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا۔ ظاہری معنی تو یہی ہیں جو ہم لکھ چکے مگر باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں زمانہ کے منافقوں کی مذمت کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول کی رسالت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت مال صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد حقیقیہ ربوبیت پر نظر کر کے گمراہی سے بچتے اور دوسروں کو بچاتے اور زبان اور ہونٹ دئے تاکہ وہ ہادی زمانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے پس وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے یعنی ولایت امیرالمومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو نار جہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو ننگ علم کے بھوکے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال تھے کیوں نہ بچایا۔

اصول عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ بشر الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم قال ولایۃ امیرالمومنین

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بشارت دیدو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورہ یونس) یعنی ولایت امیرالمومنین کو تسلیم کر لینے سے انہوں نے صداقت پر اپنا قدم رکھا خدا نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین یعنی جو لوگ صادقین یعنی امیرالمومنین اور ائمہ کے پیرو بنے کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہو گئے

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم والذین کفروا (بولایۃ علی) قطعت لھم ثیاب من نار

اصل قال سئلت ابا عبداللہ عن قول اللہ تعالیٰ ھنالک الولایۃ للہ الحق قال ولایۃ امیر المومنین

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ قال صبغ اللہ المومنین بالولایۃ فی المیثاق

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومنا یعنی الولایۃ من دخل فی الولایۃ دخل فی بیت الانبیاء علیہم السلام وقولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی الائمۃ علیہم السلام وولایتھم من دخل فیھا دخل فی بیت النبی

اصل عن الرضا علیہ قال قلت قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دو جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا ولایت علی سے ان کے لئے آگ کا لباس ہے۔"

توضیح۔ سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم جمیع احکام الہی کا اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسول کے بعد امت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے۔ یہ گروہ چونکہ بحکم خدا و رسول حجت علی کو نہیں مانتا اس کا منکر ہے لہٰذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیر المومنین ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارہ میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورہ بقرہ) کہ اللہ نے زینت دی مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سورہ نوح (پالنے والے مجھے ، میرے والدین کو بخش دے اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو " یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیا علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہلبیت سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (اے رسول کہہ دو) اللہ کے فضل و رحمت

قال بولاية محمد وآل محمد خير مما يجمع هولاء من حطامهم

اصل عن زيد الشحام قال قال لي ابو عبد الله عليه السلام ونحن في الطريق في ليلة الجمعة اقرأ فانها ليلة الجمعة قرآنا فقرأت ان يوم الفصل كان ميقاتهم اجمعين يوما لا يغني مولى عن مولى شيئا ولا هم ينصرون الا من رحم الله فقال ابو عبد الله نحن والله الذي رحم الله ونحن والله الذي استثنى الله لكنا نغني عنهم

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال لما نزلت وتعيها اذن واعية قال رسول الله هي اذنك يا علي

اصل عن ابي جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه الآية على محمد هكذا فبدل الذين ظلموا (آل محمد حقهم) قولا غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا (آل محمد حقهم) رجزا من السماء بما كانوا يفسقون

اصل عنه ابي جعفر عليه السلام قال نزل جبرئيل بهذه الآية هكذا ان الذين ظلموا (آل محمد حقهم) لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقا الا طريق جهنم خالدين فيها ابدا وكان ذلك على الله يسيرا

سے ہے اور چاہیئے کہ خوش ہونے والے اسی سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہم سفر تھے راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا - قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورہ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا " حق و باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی " حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائیگا وہ ہم ہیں واللہ خدا نے ہمارا ہی استثنا کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرر کر سکیں گے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آیہ تعیہا اذن واعیہ (محفوظ رکھا اس کو محفوظ رکھنے والے کان) تو حضرت رسولخدا نے فرمایا اے علی وہ تمہارا کان ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل حضرت رسولخدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے یعنی جن لوگوں نے (آل محمد کا حق غصب کیا) انھیں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے آل محمد کا حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمد کے حق پر) خدا انہیں نہیں بخشے گا اور سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ انکو نہ دکھائے گا وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

اصل ثم قال یا ایها الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم (فی ولایة علی) فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا (بولایة علی) فان لله ما فی السموات والارض

اصل عن ابی جعفر قال هکذا نزلت هذه الآیة ولو انهم فعلوا ما یوعظون به (فی علی) لکان خیرا لهم

اصل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام وا وحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ قال من بلغ ان یکون اماما من آل محمد فهو ینذر بالقرآن کما انذر به رسول الله

اصل قال قرأ رجل عند ابی عبد الله قال اعملوا فسیری الله عملکم ورسوله والمؤمنون فقال لیس هکذا هی انما هی والمأمونون فنحن المأمونون

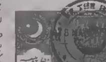

پھر فرمایا اے لوگو رسول تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علی کے بارہ میں) حق بات لے کر آیا ہے بس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت علی) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

فرمایا امام محمد باقر نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارہ میں) انکو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوگا

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا: میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سنا کر عذاب خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو یعنی آل محمد میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سنا کر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ عمل کرو (لیکن یہ سمجھے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین۔ آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا دوسرے لوگوں کو غلط فتوی وغیرہ سے امان دلانے والا اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے۔ یعنی المامون رسول کے ساتھ عام لوگ دین اسلام کے خواہ کیسے ہی دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی۔ یہ صفت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ تو ہیں آئمہ معصومین علیہم السلام کہ دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ھذا صراط علی مستقیم

اصل عن ابی جعفرؑ قال نزل جبریل بھذہ الایۃ ھکذا فابی اکثر الناس (بولایۃ علی) الا کفورا قال جبریل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ھکذا وقال الحق من ربکم (فی ولایۃ علی) فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین (آل محمد) نارا

اصل عن ابی الحسن فی قولہ وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا قال ھم الاوصیاء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علی مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علی مستقیم

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علی) سے بجز انکار — جبریل نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علیؑ) پس جس کا دل چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے ہم نے ظالمین (آل محمد) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ ”

امام علیہ السلام نے فرمایا مساجد سے مراد اوصیا ہیں

توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں فرماتے ہیں۔ اس حدیث کے مدلول کے متعلق اخبار کثیرہ وارد ہوئے ہیں محمد بن عباس نے باسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا ہم ہیں اوصیا یا ائمہ ایک کے بعد دوسرا ہے لہٰذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں۔ علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں یہی کہا ہے کر معتبرین نے۔ ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث دال ہیں۔ بعض نے کہا ہے مراد مساجد سبعہ ہیں یعنی سات سجدے یعنی جن پر سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد نمازیں ہیں۔ احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ مراد

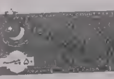

اصل عن ابی حمزة فی قوله تعالیٰ قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی قال ذاک رسول الله وامیرالمومنین والاوصیاء من بعدهم

اصل عن سالم الحناط سالت ابا جعفر علیه السلام عن قول الله عزوجل فاخرجنا من کان فیها من المومنین فما وجدنا فیها غیر بیت من المسلمین فقال ابو جعفر آل محمد لم یبق فیها غیرهم

اصل عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ فلما راوه زلفة سیئت وجوه الذین کفروا وقیل هذا الذی کنتم به تدعون

تعزت اند کے بہت وحشا بدجب خدا نے ان کو حکم بھی یعنی خضوع و تذلل و طاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت میں تسم ہو گی جن تمام مقامات مقدسہ مراد ہوں گے اور یہ ذکر حضرت ؛ زاد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے مراد بیوت معصومہ مراد ہوں اور وہ اہل بیت حقیقۃ ایسی مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے انما یعمر مساجد الله من آمن بالله الخ ۔ پس لا تدعوا مع الله احدا کے معنی یہ ہوں گے کہ علاوہ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ کیونکہ ان کا پکارنا یا ذکر کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے غیر کو بلانا یا پکارنا شرک ہے ۔ اس کا ثبوت کہ ان کا حکم اللہ کا حکم ہے یہ آیت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله (اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا (اے رسول کہدو کہ یہ میرا مسلک ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی) اس سے مراد حضرت رسول خدا ۔ امیرالمومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیا ہیں ۔

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورہ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا ۔

ہم نے اس قریہ سے مومنین کو عذاب نازل کرنے سے پہلے نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا ۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر اہلبیت حق کے دنیا میں نہیں ۔

فرمایا امام محمد علیہ السلام نے سورہ الملک کی اس آیت کے متعلق " جب انھوں نے (عذاب کو) قریب دیکھا تو کافروں کے چہرے

قال هنه؟ نزلت فی امیر المومنین واصحابه الذین عملوا ما عملوا یرون امیر المومنین فی اعظ التمکن لعم فیبق وجوهم ویقال هذا الذی کنتم به تدعون الذی انتحلتم اسمه

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله لتو وشاهد ومشهود قال النبی و امیر المومنین

اصل سالت ابا الحسن علیه السلام عن قوله تو فاذن موذن بینهم ان لعنة الله علی الظالمین قال الموذن امیر المومنین

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالی وهدوا الی الطیب من القول وهدوا الی صراط الحمید قال ذالک حمزه وجعفر وعبیده وسلمان والوذر والمقداد بن الاسود وعمار هدوا الی امیر المومنین وقوله حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم (یعنی امیر المومنین) وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان الاول والثانی والثالث

ٹرنیکے ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارہ میں ہے جنہوں نے کیا جو کچھ کیا جب یہ دیکھا امیر المومنین سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل غبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی جگہ تم کو امیر المومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لیے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

سورہ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود (گواہی دینے والا اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المومنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا ہیں

سورہ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے

اس میں موذن سے مراد ہیں امیر المومنین

امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق "ان کی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف اور وہ ہدایت کیے گئے ستودہ صراط کی طرف" فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسود اور عمار ان کی رہنمائی کی گئی امیر المومنین کی طرف

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا "خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈال دی اور اسے تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیر المومنین ہیں) اور مبرا قرار دیا تمہارے لیے کفر و فسوق و عصیان کو اس سے مراد ہیں

اول ثانی ثالث

أصل سألت أبا جعفر عن قوله تعالى ائتوني بكتاب من قبل هذا أو أثارة من علم إن كنتم صادقين قال عنى بالكتاب التوراة والإنجيل وأثارة من علم فإنما عنى بذلك علم أوصياء الأنبياء عليهم السلام

أصل سمعت أبا الحسن يقول لما رأى رسول الله تيماً وعدياً وبني أمية يركبون منبره أفظعه فأنزل الله تبارك وتعالى قرآناً يتأسى به وإذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا إلا إبليس أبى ثم أوحى إليه يا محمد إني أمرت فلم أطع فلا تجزع أنت إذا أمرت فلم تطع في وصيك

أصل سألت أبا عبد الله عن قوله تعالى فمنكم كافر ومنكم مؤمن فقال عرف الله عز وجل إيمانهم بولايتنا وكفرهم بها يوم أخذ عليهم الميثاق وهم ذر في صلب آدم
وسألته عن قوله عز وجل أطيعوا الله وأطيعوا الرسول فإن توليتم فإنما على رسولنا البلاغ المبين فقال أما والله ما هلك من كان قبلكم وما هلك من هلك حتى يقوم قائمنا إلا في ترك ولايتنا وجحود حقنا وما خرج رسول الله من الدنيا حتى ألزم رقاب هذه الأمة حقنا والله يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم

امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا "لاؤ تم اس سے پہلے کی کتاب یا علمی آثار اگر تم سچے ہو" اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علمیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیا علیہم السلام کا علم

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ نے خواب میں تیم، عدی، بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل کی جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو سب نے سجدہ کر لیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا پھر وحی کی اے محمد میں حکم دیتا تھا مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم گھبراؤ نہیں اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارہ میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی

آیہ "تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی" فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری ولایت کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کیا

راوی کہتا ہے میں نے آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آل محمد کے ظہور تک جتنے بھی ہلاک ہوں گے وہ اس بنا پر کہ انہوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس امت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

اصل من علی بن جعفر عن اخیہ موسیٰ فی قولہ تعالیٰ و بئر معطلۃ و قصر مشید قال البئر المعطلۃ الامام الصامت والقصر المشید الامام الناطق

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ولقد اوحی الیک و الی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک قال یعنی ان اشرکت فی الولایۃ غیرہ بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین یعنی بل اللہ فاعبد بالطاعۃ وکن من الشاکرین ان عضدتک باخیک وابن عمک

اصل قال حدثنی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ علیہم السلام فی قولہ عز و جل یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہا قال لما نزلت انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون اجتمع نفر من اصحاب رسول اللہ فی مسجد مدینۃ فقال بعضہم لبعض ما تقولون فی ھذہ الآیۃ فقال بعضہم ان کفرنا بھذہ الآیۃ نکفر بسائرھا وان امنا فان ھذا ذل حین یسلط علینا ابن ابی طالب فقالوا قد علمنا ان محمدا صادق فیما یقول ولکنا نتولاہ ولا نطیع علیا فیما امرنا قال فنزلت یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہا یعرفون یعنی ولایۃ (علی بن ابی طالب) واکثرھم الکافرون بالولایۃ

سورہ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنوئیں سے (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) مراد امام صامت ہے (یعنی جس کا زمانہ امامت شروع نہیں ہوا) اور قصر مشید سے مراد ہے امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق "اے رسول اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائے گا" امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ یعنی اللہ ہی کی عبادت اسکی طاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ سے مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق "وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں" روایت کی ہے کہ جب یہ انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگا اس آیت کے بارہ میں کیا کہتے ہو ایک نے کہا اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی بن ابی طالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے ہم یہ جانتے ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں

اصل سالت ابا جعفر عن قوله تعالى الذين يمشون على الارض هونا ، قال هو الاوصياء من مخافة عدوهم

اصل عن اصبغ بن نباتة انه سال امير المومنين عليه السلام عن قوله تعالى ان اشكر لي ولوالديك الي المصير فقال الوالدان اللذان اوجب الله لهما الشكر هما اللذان ولدا العلم وورثا الحكم وامر الناس بطاعتهما ثم قال الله الي المصير فمصير العباد الي الله والدليل على ذلك الوالدان ثم عطف القول على ابن حنتمة وصاحبه فقال في الخاص والعام وان جاهداك على ان تشرك بي يقول في الوصية وتعدل عمن امرت بطاعته فلا تطعهما ولا تسمع قولهما ثم عطف القول على الوالدين فقال وصاحبهما في الدنيا معروفا يقول عرف الناس فضلهما وادع الي سبيلهما وذلك قوله واتبع سبيل من اناب الي ثم الي مرجعكم فقال الي الله ثم الينا فاتقوا الله ولا تعصوا الوالدين فان رضاهما رضى الله وسخطهما سخط الله

سورہ الفرقان کی اس آیت کے متعلق " وہ زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں " جب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ اوصیاء رسول ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے سورہ لقمان کی اس آیت کے متعلق پوچھا شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا اور بازگشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے جنہوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا بازگشت میری طرف ہے یعنی یہ مسیر الی اللہ دلیل ہے ان ہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رخ بدلا ابن حنتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور فرمایا پھر حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو ان کی بات نہ سن ۔ پھر والدین کے متعلق فرمایا دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو ۔ خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے (علم و حکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے ۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے اس کے بعد امام نے فرمایا ہماری طرف

یعنی اللہ سے ڈرو اور ان والدین کا جو تمکو علم و حکمت کا درس دے کر تربیت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہوں گے تو سمجھو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو بس پھر خدا بھی ناراض ۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں

دانجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی نہ دیکھی اور نیز آل محمد جو
جو امر بالمعروف ونہی عن منکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے
جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی امامت کا ۔
اور آیہ یحل لہم الطیبات (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ
چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کی اس کے اہل سے لیا جائے
اور یحرم علیہم الخبائث کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول
امام ہے اور یضع عنہم اصرہم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے
ان گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے
پہلے تھا والاغلال التی کانت علیہم سے مراد وہ طوق
لعنت ہیں جو ان کے قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام
کے خلاف انہیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فضیلت
امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا ۔
اصر کے معنی ہیں گناہ۔ پھر خدا نے فرمایا الذین امنوا بہ یعنی
امام پر ایمان لائے وعزروہ ونصروہ تو یعنی جو لوگ
نے اس کی عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی
کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے
والے ہیں۔ یعنی جو لوگ جبت وطاغوت کی عبادت سے
بچے رہے اور جبت وطاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت
سے مراد اطاعت اہل عنت دو مانبر دار تھے پھر میری والی
ہمیشہ جا سمعوا الذین تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے
فرمانبردار ہو۔ پھر خدا نے انکی جزا بتائی۔ بشارت ہوان کے
لئے حیات دنیا و آخرت میں

اور امام ان کی فضیلت و بیان بے قائم آل محمد کے ظہور کی
اور ان کے دشمنوں کو قتل کرنے اور نجات آخرت کی اور
حوض کوثر پر ملاقات میں ائمہ کے ورود کی

والاسلام بیستہم جمیعاً والتفایہ وطیعوا وبفضل علیہم
وبالنجاۃ فی الاخرۃ والورود علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
اہلہادقین علی الحوض

توضیح اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر واقعہ جاہلیت کے ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنی مومن لیکن اس نے پیر نہیں کیا اور
اوروں کو انکی مرضی پر چھوڑ دیا اس لئے وہ اپنے عقاید میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی

قلت "لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر" قال من تقدم الی ولایتنا اخر عن سقر ومن تاخر عنا تقدم الی سقر "الا اصحاب الیمین" قال هم والله شیعتنا قلت "لم نک من المصلین" قال انا لم نتول وصی محمد والاوصیاء من بعده ولا یصلون علیهم قلت "فما لهم عن التذکرة معرضین" قال عن الولایة معرضین قلت "کلا انها تذکرة" قال الولایة

قلت "یوفون بالنذر" قال یوفون بالنذر الذی اخذ علیهم فی المیثاق من ولایتنا

قلت "انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا" قال بولایة علی تنزیلا قلت هذا تنزیل قال نعم ذا تاویل

میں نے کہا بہ شک کیا تھا۔ فرمایا بےشک اہل کتاب اور اب سو سونے سے ہیں کا ذکر اللہ نے کیا ہے منکر منسوخ ان کو ولایت میں شک نہیں تھا

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "یہ سب ہے یہ مگر انسان کے لئے نصیحت" فرمایا اس سے مراد ہے ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "یہ ایک بہت بڑی چیز ہے" فرمایا اس سے مراد ہے ولایت

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر" فرمایا جس نے سبقت کی ہماری ولایت کی طرف وہ ریکھ دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔

میں نے پوچھا اصحاب یمین سے کون مراد ہیں فرمایا خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں۔ میں نے پوچھا "ہم نہیں تھے مصلین" سے کون مراد ہیں فرمایا وہ لوگ جنہوں نے ولایت کو وصی محمد اور ان کے بعد والے اوصیا کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوات نہیں بھیجی۔ میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے "وہ تذکرہ سے روگردانی کرتے رہے" فرمایا وہ لوگ مراد ہیں جو تذکرہ ولایت سے روگردانی کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے "بےشک وہ نصیحت ہے" فرمایا ولایت مراد ہے

میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے "وہ نذر کو وفا کرتے ہیں" فرمایا نذر سے وہ مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا" فرمایا اس سے تنزیل ولایت مراد ہے میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں لیکن بنا دیل یعنی بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق

قلت إنه تذكرة، قال الولاية

قلت يدخل من يشاء في رحمته قال في ولايتنا قال والظالمين أعد لهم عذاباً أليماً ألا ترى أن الله يقول: وما ظلمونا ولكن كانوا أنفسهم يظلمون، قال إن الله أعز وأمنع من أن يظلم أو ينسب نفسه إلى ظلم ولكن الله خلطنا بنفسه فجعل ظلمنا ظلمه وولايتنا ولايته ثم أنزل بذلك قرآناً على نبيه فقال وما ظلمناهم ولكن كانوا أنفسهم يظلمون قلت هذا تنزيل قال نعم

قلت ويل يومئذ للمكذبين قال يقول ويل للمكذبين يا محمد بما أوحيت إليك من ولاية علي بن أبي طالب ألم نهلك الأولين ثم نتبعهم الآخرين قال الأولين الذين كذبوا الرسل في طاعة الأوصياء كذلك نفعل بالمجرمين قال من أجرم إلى آل محمد وركب من وصيه ما ركب

قلت إن المتقين قال نحن والله وشيعتنا ليس على ملة إبراهيم غيرنا وسائر الناس منها براء

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد ہے ولایت

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے"۔ فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت اور خدا نے فرمایا اور ظالمین کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے یا ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے۔ لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا اور فرمایا ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا۔ میں نے کہا جو آپ نے فرمایا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں

میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہے جھٹلانے والوں پر فرمایا مراد یہ ہے کہ اے محمد ولایت علی کے بارہ میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہے۔ پھر فرمایا ہے کیا ہم نے اولین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا۔ اولین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اوصیا کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں فرمایا واللہ ہم اور ہمارے شیعہ ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

قلت يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون الخ
قال نحن والله المأذون لهم يوم القيامة والقائلون
صوابا

قلت ما تقولون اذا تكلمتم قال نمجد ربنا ونصلي على
نبينا ونشفع لشيعتنا فلا يردنا ربنا قلت كلا ان
كتاب الفجار لفي سجين قال هم الذين فجروا في حق الائمة
واعتدوا عليهم قلت ثم يقال هذا الذي كنتم
به تكذبون قال يعني امير المؤمنين قلت تنزيل
قال نعم

الحسن عن ابي بصير عن ابي عبد الله في قول
الله عز وجل ومن اعرض عن ذكري فان له معيشة
ضنكا قال يعني به ولاية امير المؤمنين. قلت و
نحشره يوم القيامة اعمى قال يعني اعمى البصر في
الآخرة اعمى القلب في الدنيا عن ولاية امير المؤمنين
قال وهو متحير في القيامة يقول لم حشرتني اعمى
وقد كنت بصيرا قال كذلك اتتك آياتنا فنسيتها
قال الآيات الائمة عليهم السلام فنسيتها وكذلك
اليوم تنسى يعني تركتها وكذلك اليوم نترك في النار
كما تركت الائمة عليهم السلام فلم تطع امرهم
ولم تسمع قولهم

قلت وكذلك نجزي من اسرف ولم يؤمن بآيات ربه
ولعذاب الآخرة اشد وابقى

میں نے کہا سورہ نباء کی اس آیت کا کیا مطلب ہے اس روز
روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہونگے الخ فرمایا ہم نے
اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت
ہوگی اور ہم ٹھیک بات کہنے والے ہونگے
میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا ہم خدا کی
تمجید و تحمید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے
شیعوں کی شفاعت کریں گے ہمارا رب اس کو رد نہ کرے گا
میں نے پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سجین میں ہے فرمایا یہ
فجار وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق ائمہ غصب کیا اور ان پر
ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی یہ ہے وہ جسے تم
جھٹلایا کرتے تھے۔ فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے
مراد ہیں امیر المومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں
ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام
سے پوچھا جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو اس کی
معیشت تنگ ہوگی۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ
ولایت امیر المومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور
اس کا کیا مطلب ہے "ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں
گے فرمایا مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور
دنیا میں دل کا اندھا ہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ
سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا خداوندا تو نے
مجھے اندھا کیوں محشور کیا خدا کہے گا تو نے ہماری آیات کو بھلایا
تھا۔ فرمایا امام نے وہ آیات ائمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو
بھلا دیا ہم نے بھی تجھے بھلا دیا آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیونکہ
تو نے ائمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت
نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں
ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب
کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت دائمی ہے

وتوك الائمة معاند فهو يقبع اثارهم ولم يتولهم
قلت الله لطيف بعباده يرزق من يشاء قال ولاية
امير المومنين قلت من كان يريد حرث الآخرة
قال معرفة امير المومنين والائمة "نزد له في حرثه
قال نزيده منها قال يستوفي نصيبه من دولتهم
ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وماله في
الآخرة من نصيب قال ليس له في دولة الحق مع
القائم نصيب

اور اس نے ائمہ کو از روئے عداوت ترک کیا ان کے آثار کی پیروی کی اور انہیں دوست نہ رکھا میں نے پھر یہ آیت پڑھی اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیر المومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی "جو کوئی آخرت کے فائدہ کو چاہتا ہے" فرمایا جو معرفت امیر المومنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدہ میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیوی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے دیکھ دیتے ہیں اس کا آخرت میں پھر کوئی حصہ نہیں یعنی دولت حق میں قائم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حصہ نہ ملے گا۔

توضیح۔ گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امام علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے وہ اصل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں۔ یہ تو خدا نے اپنے رسول کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر ایک امام نے دوسرے کو بتائی۔ بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے۔ لیکن کہ جز قرآن ہیں یہ الفاظ نہیں لہٰذا توجیہ کیا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن قول علما کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا لہٰذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ جس مفہوم کا رسول کو القا ہوا۔ تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جز و آیت نہیں ہیں بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے۔ چونکہ رسول نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا لہٰذا تنزیلی صورت میں تو ہے لیکن آیات کا جزو نہیں کہے جاتے واللہ اعلم بالصواب

باب۱۵ وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

اصل عن بكير بن اعين قال كان ابو جعفر ع
عن عقبه عن ابی جعفر عليه السلام يقول ان الله
اخذ ميثاق شيعتنا بالولاية وهم ذر يوم اخذ
الميثاق على الذر والاقرار له بالربوبية ولمحمد
بالنبوة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اسی طرح ان سے اسی وقت میں اپنی ربوبیت اور حضرت رسولخدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا

باب ۹۶ ائمہ کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور وقتی مصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان رجلاً جاء الی امیرالمومنینؑ وھو مع اصحابہ فسلّم علیہ ثم قال لہ انا واللہ احبک واتولاک فقال لہ امیرالمومنین کذبت قال بلی واللہ انی احبک واتولاک فکرر ثلاثاً فقال لہ امیرالمومنین کذبت ما انت کما قلت ان اللہ خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام ثم عرض علینا المحب لنا فواللہ ما رایت روحک فیمن عرض فاین کنت فسکت الرجل عند ذلک و لم یراجعہ

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام انا لنعرف الرجل اذا رایناہ بحقیقۃ الایمان وحقیقۃ النفاق

اصل . عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الامام فوض اللہ الیہ کما فوض الی سلیمان بن داود فقال نعم وذلک ان رجلاً سالہ عن مسئلۃ فاجابہ فیھا وسالہ آخر عن تلک المسئلۃ فاجابہ بغیر جواب الاول ثم سالہ آخر فاجابہ بغیر جواب الاولین ثم قال "ھذا عطاؤنا فامنن او اعط بغیر حساب" وھکذا فی قراءۃ علی علیہ السلام قلت اصلحک اللہ فحین اجابھم بھذا الجواب یعرفھم الامام

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص جید عالم کو لے کر امیرالمومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کا دوست ہوں فرمایا تو جھوٹا ہے۔ اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیرالمومنین نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت سے پہلے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے۔ خدا کی قسم الدجب میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا۔ یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور پھر حضرت کے پاس نہ آیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کو سپرد کیا تھا فرمایا ہاں راوی کہتا ہے میں نے اس لیے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ دوسرے نے بھی وہی پوچھا تو اس کو پہلے جواب سے علیحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا آپ نے اس کو جواب دیا وہ پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی (جو خدا نے سلیمانؑ سے کہا) یہ ہماری عطا ہے تمہیں کل دے دیا بغیر حساب کے کہ دیدو۔ قرأت علیؑ یوں ہی ہے میں نے عرض کیا اللہ آپ کی حفاظت کرے جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو وہ شخص نے امام کو پہچانا

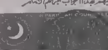

ابواب التاریخ

باب ۱۱۔ بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ووفات آنحضرت

اصول: ولد النبی لاثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول فی عام الفیل یوم الجمعة مع الزوال وروی ایضاً عند طلوع الفجر قبل ان یبعث باربعین سنة وحملت به امه فی ایام التشریق عند الجمرة الوسطی وکانت فی منزل عبد الله بن عبد المطلب وولدته فی شعب ابی طالب فی دار محمد بن یوسف فی الزاویة القصوی عن یسارک وانت داخل الدار وقد اخرجت الخیزران ذلک البیت فصیرته مسجداً یصلی الناس فیه

آنحضرتؐ کی ولادت عام الفیل (جس سال ابرہہ ہاتھیوں کی فوج لے کر کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا) ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل

ایام تشریق میں آپ کا حمل جمرہ وسطیٰ کے قریب خانہ عبداللہ بن عبدالمطلب میں قرار پایا اور ولادت شعب ابو طالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ میں ہوئی جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔ خیزران مادر خلیفہ مہدی عباسی نے اسے خرید کر کے مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے تھے۔

توضیح۔ ایام تشریق کے بارہ میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرتؐ کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پندرہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ایام، یہی درست معلوم ہوتا ہے۔

علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی ہے حالانکہ شیعہ علما کا اس پر اجماع ہے کہ حضور ۱۷ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہٰذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے بلا سند لکھی گئی ہے یا بوجہ تقیہ ایسا لکھا گیا ہے

اور بعد بعثت ۱۳ سال تک آپ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں ۱۰ سال تک بیان فرماتے رہے۔ پھر ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی

وبقی بمکة بعد مبعثه ثلاث عشرة سنة ثم هاجر الی المدینة ومکث بها عشر سنین ثم قبض لاثنتی عشرة لیلة مضت من ربیع الاول یوم الاثنین وهو ابن ثلاث

و ستین سنة۔

اصل و توفی ابوہ عبد اللہ بن عبد المطلب بالمدینة عند اخوالہ وھو ابن شھرین و ماتت امہ آمنة بنت وھب ابن عبد مناف بن زھرة بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب وھو ابن اربع سنین و مات عبد المطلب وللنبی نحو ثمان سنین و تزوج خدیجة وھو ابن بضع و عشرین سنة فولد لہ منھا قبل مبعثہ القاسم و رقیة و زینب و ام کلثوم و ولد لہ بعد المبعث الطیب والطاھر و فاطمة علیھا السلام و روی ایضاً انہ لم یولد بعد المبعث الا فاطمة علیھا السلام وان الطیب والطاھر ولدا قبل مبعثہ و ماتت خدیجة علیھا السلام حین خرج رسول اللہ من الشعب وکان ذلک قبل الھجرة بسنة و مات ابو طالب بعد موت خدیجة بسنة فلما فقدھما رسول اللہ شنأ المقام بمکة و دخلہ حزن شدید و شکا ذلک الی جبرئیل فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ اخرج من القریة الظالم اھلھا فلیس لک بمکة ناصر بعد ابی طالب و امرہ بالھجرة

توضیح تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنا بر تقیہ لکھی گئی ہے۔ شیعہ علما کا اتفاق اس پر ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

نوٹ: کافی میں اکثر روایتیں ضعیف بھی درج ہو گئی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی بے نظیر کتاب مرآۃ العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے فرما دی ہے۔ انشاء اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک ضمیمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کریں گے۔

اور آپ کے والد حضرت عبد اللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپ صرف دو ماہ کے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپ چار سال کے تھے اور عبد المطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی اور حضرت خدیجہ سے آپ نے جب شادی کی تو آپ کی عمر بیس سال چند ماہ تھی (ایک روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم پیدا ہوئے تھے یہ روایت بھی ضعیف ہے یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ یعنی بالہ خواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تقیہ لکھی گئی) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور یہ روایت بھی ہے کہ بعثت کے بعد صرف فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابو طالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن و ملال ہوا جبرئیل سے شکایت کی خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ ابو طالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اللہ
تبارک وتعالیٰ یا محمد انی خلقتک وعلیاً نوراً یعنی
روحاً بلا بدن قبل ان خلق سماواتی وارضی
وعرشی وبحری فلم تزل تہللنی وتمجدنی ثم جمعت
روحیکما فجعلتہما واحدۃ فکانت تمجدنی و
تقدسنی وتہللنی ثم قسمتہا ثنتین وقسمت الثنتین
ثنتین فصارت اربعۃ محمد واحد وعلی واحد والحسن
والحسین ثنتان ثم خلق اللہ فاطمۃ من نور ابتداہا
روحاً بلا بدن ثم مسحنا بیمینہ فافضیٰ نورہ فینا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
محمد اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا
یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے
پیدا کرنے سے پہلے پس تم میری تسبیح اور تہلیل کرتے رہے
پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک
کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید و تقدیس کرتے رہے
پھر میں نے تم کو دو بنایا اور دو کو تقسیم کے بعد دو حصے کئے
پس چار ہو گئے ایک محمد، ایک علی، اور دو حسن و حسین۔
امام نے فرمایا پھر اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا اسی ابتدائی نور
سے جو روح بلا بدن تھا پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا
پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام کان
رسول اللہ سید ولد آدم فقال کان واللہ سید
من خلق اللہ وما برا اللہ بریۃ خیراً من محمد

راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟
فرمایا وہ تمام مخلوقات الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمدؐ سے بہتر
کوئی مخلوق پیدا نہیں کی

اصل قال امیر المومنین علیہ السلام ما براء
اللہ نسمۃ خیراً من محمد

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد
سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

اصل عن ابی حمزۃ قال سمعت ابا جعفر یقول
اوحی اللہ تعالیٰ الی محمد یا محمد انی خلقتک ولم تک شیئاً
ونفخت فیک من روحی کرامۃ منی اکرمتک بہا حین
اوجبت لک الطاعۃ علی خلقی جمیعاً فمن اطاعک
فقد اطاعنی ومن عصاک فقد عصانی واوجبت
ذالک فی علی وفی نسلہ ممن اختصصتہ منہم لنفسی

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا کہ
خدا نے وحی کی رسول پر اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا درانحالیکہ
تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لئے اپنی روح
تیرے اندر پھونکی۔ میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق
پر واجب کیا۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری
اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی
کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے ان لوگوں
کے لئے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اصل عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر
الثانی علیہ السلام فاجریت اختلاف الشیعۃ فقال
یا محمد ان اللہ تبارک وتعالیٰ لم یزل منفرداً

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے
شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا اے محمد اللہ
ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے

ثم بعد انيته ثم خلق محمداً وعلياً وفاطمة فمكثوا
الف دهر ثم خلق جميع الاشياء فاشهدهم خلقها
واجرى طاعتهم عليها وفوض امورها اليهم فهم
يحلون ما يشاءون ويحرمون ما يشاءون ولن يشاءوا
الا ان يشاء الله تبارك وتعالى . ثم قال يا محمد هذه
الديانة التي من تقدمها مرق ومن تخلف عنها
محق ومن لزمها لحق خذها اليك يا محمد

—

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام ان بعض
القريش قال لرسول الله باي شيء سبقت الانبياء
وانت بعثت آخرهم وخاتمهم قال اني كنت اول
من آمن بربي واول من اجاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين واشهدهم على انفسهم الست بربكم
قالوا بلى فكنت انا اول من قال بلى فسبقتهم
بالاقرار بالله

—

اصل عن المفضل قال قلت لابي عبد الله عليه
السلام كيف كنتم حيث كنتم في الاظلة فقال يا
مفضل كنا عند ربنا ليس عنده احد غيرنا في ظلة خضراء
نسبحه ونقدسه ونهلله ونمجده وما من ملك
مقرب ولا ذي روح غيرنا حتى بدا له في خلق الاشياء
فخلق ما شاء كيف شاء من الملائكة وغيرهم
ثم انهى علم ذلك الينا

پھر اس نے محمد و علی و فاطمہ کو پیدا کیا۔ وہ ہزار دہر تک اپنی حالت پر رہے پھر خدا نے تمام اشیا کو پیدا کیا اور ان حضرات کو انکی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کی سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے پھر فرمایا اے محمد یہ اختلافات ظہور قائم آل محمد سے پہلے باقی رہے گا۔ یہ وہ دیانت الٰہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا وہ دین اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور باطل پرست بنا اور جو حق سے چمٹا رہا وہ ٹھیک رہا پس اے محمد تم یہی نظریہ اختیار کرو۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا کس وجہ سے آپ کو انبیاء پر سبقت حاصل ہوئی حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ خاتم الانبیاء ہیں فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا جبکہ انبیاء سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنایا جب خدا نے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا سب سے پہلے بلیٰ کہنے والا میں تھا میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

مفضل نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا آپ ظل رحمت الٰہی کے تحت کس طرح رہے فرمایا ظل سبز کے تحت ہم تھے ہم تھے کوئی غیر نہ تھا ہم اس کی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیا کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

HIGH COURT

اصل عن ابی عبد اللہ یقول قال انا اول اہل بیت نوّہ اللہ باسمائنا انہ لما خلق السموت والارض امر منادیاً فنادی اشہد ان لا الہ الا اللہ ثلاثاً واشہد ان محمداً رسول اللہ ثلاثاً واشہد ان علیاً امیر المومنین حقاً ثلاثاً

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا اشہد ان لا الہ الا اللہ (تین بار) اور اشہد ان محمداً رسول اللہ (تین بار) اور اشہد ان علیاً امیر المومنین حقاً (تین بار)

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ کان اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منہ الانوار واجری فیہ من نورہ الذی نورت منہ الانوار وھو النور الذی خلق منہ محمداً وعلیاً فلم یزالا نوریین اولیین اذ لا شیء کون قبلھما فلم یزالا یجریان طاہرین مطہرین فی الاصلاب الطاہرۃ حتی افترقا فی اطہر طاہرین فی عبد اللہ وابی طالب علیہما السلام

فرمایا امام جعفر علیہ السلام نے خدا تعالیٰ جب کوئی نہ تھا۔ جو اس نے کون و مکان کو پیدا کیا اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیا دی۔ یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا یہی دو نورانی ہستیاں ہیں اس سے پہلے کوئی شے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلاب طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آخر میں دو صلبوں عبد اللہ اور ابو طالب میں منتقل ہوئے۔

اصل عن جابر بن یزید قال قال لی ابو جعفر یا جابر ان اللہ اول ما خلق خلق محمداً وعترتہ الہداۃ المہتدین فکانوا اشباح نور بین یدی اللہ قلت وما الاشباح قال ظل النور ابدان نورانیۃ بلا ارواح وکان مویداً بروح واحدۃ وھی روح القدس فبہ کان یعبدہ وعترتہ ولذلک خلقھم حلماء علماء بررۃ اصفیاء یعبدون اللہ بالصلوٰۃ والصوم والسجود والتسبیح والتہلیل ویصلون الصلوٰۃ ویحجون ویصومون

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیش خدا میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے فرمایا نور کا پرتو۔ ابدان نورانیہ بلا ارواح اور وہ موید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عترت اسی روح القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے لہٰذا ان کو حلیم، عالم، نیک اور صاف باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں نماز سے روزہ سے سجود سے اور تسبیح و تہلیل سے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں

اصل عن ابی حمزۃ قال کان فی رسول اللہ ثلاثۃ لم تکن فی احد غیرہ لم یکن لہ فیء وکان لا یمر فی طریق فیمر فیہ بعد یومین او ثلاثۃ الا عرف انہ قد مر فیہ لطیب عرفہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسرے میں نہیں۔ حضرت کا سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی۔

وكان لا يمرّ بحجر ولا بشجر الا سجد له

اصول عن ابي عبد الله قال لما عرج برسول الله انتهى به جبرئيل الى مكان فخلى عنه فقال له يا جبرئيل تخليني على هذه الحالة فقال امضه فو الله لقد وطئت مكانا ما وطئه بشر وما مشى فيه بشر قبلك

اصول سأل ابو بصير ابا عبد الله عليه السلام وانا حاضر فقال جعلت فداك كم عرج برسول الله فقال مرتين فاوقفه جبرئيل موقفا فقال له مكانك يا محمد فلقد وقفت موقفا ما وقفه ملك قط ولا نبي ان ربك يصلي فقال يا جبرئيل وكيف يصلي قال يقول سبوح قدوس انا رب الملائكة والروح سبقت رحمتي غضبي فقال اللهم عفوك عفوك قال وكان كما قال الله قاب قوسين او ادنى فقال له ابو بصير جعلت فداك ما قاب قوسين او ادنى قال ما بين سيتها الى راسها فقال كان بينهما حجاب يتلالا يخفق ولا اعلمه الا وقد قال زبرجد فنظر في مثل سم الابرة الى ما شاء الله من نور العظمة فقال الله تبارك وتعالى يا محمد قال لبيك ربي قال من لامتك من بعدك قال الله اعلم قال علي بن ابي طالب امير المؤمنين وسيد المسلمين وقائد الغر المحجلين قال ثم قال ابو عبد الله عليه السلام لابي بصير يا ابا محمد والله ما جاءت ولاية علي من الارض ولكن جاءت من السماء مشافهة

حضرت جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا اے جبرئیل کیا اس حالت میں مجھے اکیلا چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا آپ آگے چلیں خدا اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے

راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا رسول اللہ کو کے بار معراج ہوئی فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبہ سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانئے آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی۔ بے شک تمہارا رب تمہارے لئے دعا فرما رہا ہے (یہاں یصلی ماخوذ ہے صلیٰ سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری سے متصل کرنا اور مراد ہے بقاء وصی) حضرت نے پوچھا اس فعل کی صورت کیا ہے کہا تسبیح و تقدیس ہوں میں خالق اور روح کا رب ہوں میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔ دیکھو میری رحمت کا تقاضا ہے کہ امام عالم معین کر دوں۔ حضرت نے فرمایا بار الٰہا تیری رحمت کا خواستگار ہوں

ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا وہ مقام جہاں رسول پہنچے حسب فرمودہ الٰہی قاب قوسین تھا ابو بصیر نے کہا میں آپ پر فدا ہوں قاب قوسین کیا ہے فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضہ کمان جس سے کناروں تک دونوں جیسے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو ہلتا تھا زبرجد کا۔ رسول نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نور عظمت الٰہیہ کا مشاہدہ کیا خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہو گا عرض کی تو ہی بہتر جانتا ہے خدا نے کہا علی بن ابی طالب امیر المؤمنین سید المسلمین

خدایہ فرما مجلس نہیں ہے پھر امام نے فرمایا اے ابو محمد قسم ہے ابو بصیر ولایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منجانب خدا آئی ہے

اصل عن جابر قلت لابي جعفر عليه السلام صف لي نبي الله قال كان نبي الله ابيض مشرب حمرة ادعج العينين مقرون الحاجبين شثن الاطراف كان الذهب افرغ على براثنه عظيم مشاشة المنكبين اذا التفت يلتفت جميعا من شدة استرساله سربته سائلة من لبته الى سرته كانها وسط الفضة المصفاة وكان عنقه الى كاهله ابريق فضة يكاد انفه اذا شرب ان يرد الماء واذا مشى تكفأ كانه ينزل في صبب لم ير مثل نبي الله قبله ولا بعده

اصل عن ابي عبدالله عليه السلام قال ان رسول الله قال ان الله مثل لي امتي في الطين وعلمني اسماءهم كما علم آدم الاسماء كلها فمر بي اصحاب الرايات فاستغفرت لعلي وشيعته ان ربي وعدني في شيعة علي خصلة قيل يا رسول الله وما هي قال المغفرة لمن آمن منهم وان لا يغادر منهم صغيرة ولا كبيرة ولهم تبدل السيئات حسنات

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال خطب رسول الله الناس ثم رفع يده اليمنى قابضا على كفه ثم قال اتدرون ايها الناس ما في كفي قالوا الله ورسوله اعلم فقال فيها اسماء اهل الجنة واسماء آبائهم وقبائلهم الى يوم القيامة ثم رفع يده الشمال فقال ايها الناس اتدرون ما في كفي قالوا الله ورسوله اعلم

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسولخدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سرخی مائل سفید تھا اور آنکھیں فراخ و سیاہ دونوں ابرو ملے ہوئے۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھایا، اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط جب کسی طرف داہنے یا بائیں مڑتے تو پورے بدن سے مستحکم بدن کی وجہ سے، سینہ کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک تھے گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے تک آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی۔ جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کبھی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری امت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اسی طرح بتلائے جیسے آدم کو اسما تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا کسی نے پوچھا وہ کیا ہے۔ فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے ہیں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دونگا خواہ چھوٹے گناہ ہوں یا بڑے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھایا در انحالیکہ مٹھی بند تھی لوگوں سے فرمایا بتاؤ اس میں کیا ہے۔ انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں اہل جنت کے نام ہیں اپنے آبا و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک کے پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھا کر پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو بہتر علم ہے۔

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام كان عبد المطلب يفرش له بفناء الكعبة لا يفرش لاحد غيره وكان له ولد يقومون على رأسه فيمنعون من دنا منه فجاء رسول الله وهو طفل يدرج حتى جلس على فخذيه فاهوى بعضهم اليه لينحيه عنه فقال له عبد المطلب دع ابني فان الملك قد اتاه

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال لما ولد النبي مكث اياما ليس له لبن فالقاه ابو طالب على ثدي نفسه فانزل الله فيه لبنا فرضع منه اياما حتى وقع ابو طالب على حليمة السعدية فدفعه اليها

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان مثل ابي طالب مثل اصحاب الكهف اسروا الايمان واظهروا الشرك فآتاهم الله اجرهم مرتين

اصل عن اسحق بن جعفر عن ابيه قال قيل له انهم يزعمون ان ابا طالب كان كافرا فقال كذبوا كيف يكون كافرا وهو يقول

الم تعلموا انا وجدنا محمداً
نبيا كموسى خط في اول الكتب

وفي حديث آخر كيف يكون ابو طالب كافرا وهو يقول

لقد علموا ان ابننا لا مكذب — لدينا ولا يعبأ بقيل الاباطل
وابيض يستسقى الغمام بوجهه — ثمال اليتامى عصمة للارامل

انکے یا خادم کے مقام سے نکل گئی اور وہ سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانہ کعبہ میں عبدالمطلب کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا ان کے سوا اور کسی کے لئے نہیں انکی اولاد بس سر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ راستہ سے گزرتے ہوئے آئے اور انکی رانوں پر بیٹھ گئے بعض نے ارادہ کیا کہ انکو ہٹا دیا جائے عبدالمطلب نے کہا میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابوطالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی پھر ابوطالب نے انکو حلیمہ سعدیہ کی سپرد کیا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوطالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابوطالب کافر تھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہونگا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے کہ ہم نے محمد کو پایا ہے
موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابوطالب کیونکر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل گوئی کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ روشن رو ہے، ابر اسکے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا نگہبان ہے اور بیوہ کی عصمت کا پاسبان ہے۔

عن الشبل عن ابی حیفۃ مثلہ

۴ - کان رجل یدخل علی ابی عبداللہ من اصحابہ فغبر زماناً لا یحج فدخل علیہ بعض معارفہ فقال لہ فلان ما فعل قال فجعل یضجع الکلام یظن انہ انما یعنی المیسرۃ والدنیا فقال ابو عبداللہ کیف دینہ فقال کما تحب فقال ھو واللہ غنی

شنیبا نے بھی امام محمد باقر سے یہی حدیث نقل کی ہے

ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک مدت تک وہ حج کے لئے نہ آیا ایک بار جب وہ آیا ایک شناسا آیا آپ نے اس سے حال پوچھا اس نے شکستہ دلی کے ساتھ کلام کیا حضرت نے گمان کیا کہ اس کی مالی حالت گری ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جیسا آپ کو محبوب ہے ویسا ہی ہے فرمایا تو خدا کی قسم وہ غنی ہے

باب ۹۷ تقیہ

۱ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل اولئک یؤتون اجرھم مرتین بما صبروا (قال بما صبروا) علی التقیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ قال الحسنۃ التقیۃ والسیئۃ الاذاعۃ

۲ - قال لی ابو عبداللہ یا ابا عمر ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ والتقیۃ فی کل شیء الا فی النبیذ والمسح علی الخفین

۳ - قال ابو عبداللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ؟ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال یوسف ایتھا العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا سرقوا شیئاً ولقد قال ابراہیم انی سقیم واللہ ما کان سقیما

۴ - قال ابو عبداللہ سمعت ابی یقول لا واللہ ما علی وجہ الارض شیء احب الی من التقیۃ یا حبیب انہ من کانت لہ تقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ

آیہ - ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور اجبار آیت کے متعلق دفع کرنے برائی کو نیکی سے - فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشائے راز کرنا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو حصہ دین ہے جو تقیہ درست تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ دوگی شراب اور موزوں پر مسح کے۔

توضیح نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہٰذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے فرمایا قسم خدا کی اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا " قافلہ والو تم چور ہو ۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا

التقية وعندك الله يا حبيب ان الناس بامام في هدنة فلو قد كان ذلك كان هذا

٥. عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتقوا على دينكم واحجبوه بالتقية فانه لا ايمان لمن لا تقية له انما انتم في الناس كالنحل في الطير لو ان الطير تعلم ما في اجواف النحل ما بقي منها شيء الا اكلته ولو ان الناس علموا ما في اجوافكم انكم تحبونا اهل البيت لاكلوكم بالسنتهم ولنحلوكم في السر والعلانية رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا

٦. عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل لا تستوي الحسنة ولا السيئة قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة وقوله عز وجل ادفع بالتي هي احسن السيئة قال التي هي احسن التقية فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم.

٧. قال ابو عبد الله عليه السلام يا ابا عمرو ارايت لو حدثتك بحديث او افتيتك بفتيا ثم جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فاخبرتك بخلاف ذلك بايهما كنت تاخذ قلت باحدثهما وادع الآخر فقال قد اصبت يا ابا عمرو ابى الله الا ان يعبد سراً اما والله لئن فعلتم ذلك انه لخير لي ولكم وابى الله عز وجل لنا ولكم في دينه الا التقية

٨. قال قال ابو عبد الله عليه السلام ما بلغت

السلام اس کو لپیٹ کر رکھے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجت ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر پرندے جان لیں کہ شہد کی مکھی کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر ہمارے مخالف جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلبیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کرتے رہیں اور پوشیدہ اور علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں ہے کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد فاش: جو شخص تقیہ میں اپنے عقائد کو ظاہر کرتا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ بہتر طریقہ سے کرو۔ فرمایا وہ بہتر طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اسے ایسا ہے کہ خاص دوست ظاہر کرو

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے میں نے کہا آخری بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور سے کی جائے خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو یہ میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں ہمارے اور تمہارے لئے تقیہ چاہا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا

تقیۃ احب تقیۃ اصحاب الکھف ان کانوا لیشھدون الاعیاد ویشدون الزنانیر فاعطاھم اللہ اجرھم مرتین

۹ - قال استقبلت ابا عبد اللہ فی طریق فاعرضت عنہ بوجھی ومضیت فدخلت علیہ بعد ذلک فقلت جعلت فداک انی لا القاک فاصرف وجھی کراھۃ ان اشق علیک فقال لی یرحمک اللہ ولکن رجلا لقینی امس فی موضع کذا وکذا فقال علیک السلام یا ابا عبد اللہ ما احسن ولا اجمل

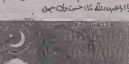

۱۰ - قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یروون ان علیا قال علی منبر الکوفۃ ایھا الناس انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی فلا تبرءوا منی فقال ما اکثر ما یکذب الناس علی علی علیہ السلام ثم قال انما قال انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی وانی علی دین محمد ولم یقل ولا تبرءوا منی فقال لہ السائل ارایت ان اختار القتل دون البراءۃ فقال واللہ ما ذلک علیہ وما لہ الا ما مضی علیہ عمار بن یاسر حیث اکرھہ اھل مکۃ و قلبہ مطمئن بالایمان فانزل اللہ عز وجل فیہ الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان فقال لہ النبی عندھا یا عمار ان عادوا فعد فقد انزل اللہ عز وجل عذرک وامرک ان تعود ان عادوا

کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کر دہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور ازمرودے لقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے انکو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

راوی کہتا ہے میں راستے میں حضرت ابو عبداللہ سے ملا میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبداللہ اس نے یہ اچھا نہ کیا۔

توضیح مطلب یہ ہے کہ اس نے سلام میں علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیے تھا

ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا لوگو عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو تو تم گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برائت کی بہر کرے گا کہیں تو نہ کرنا حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیا جھوٹ لگایا ہے پھر فرمایا حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برائت کو کہا جائے تو میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برائت مت کرنا (سائل نے) دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برائت نہ کرنی چاہیے لہذا اس نے پوچھا کیا برائت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیے جو عمار یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا کلمہ کفر کہنے پر حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا

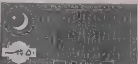

١١- قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول اياكم ان تعملوا عملا نعير به فان ولد السوء يعير والده بعمله كونوا لمن انقطعتم اليه زينا ولا تكونوا عليه شينا صلوا في عشائركم وعودوا مرضاكم واشهدوا جنائزهم ولا يسبقونكم الى شيء من الخير فانتم اولى به منهم والله ما عبد الله بشيء احب اليه من الخبء قلت وما الخبء قال التقية

١٢- قال ابو جعفر عليه السلام التقية من ديني ودين آبائي ولا ايمان لمن لا تقية له

١٣- عن ابي جعفر عليه السلام التقية في كل ضرورة وصاحبها اعلم بها حين تنزل به

١٤- عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان ابي يقول واي شيء اقر لعيني من التقية ان التقية جنة المؤمن

١٥- قال لي ابو عبد الله عليه السلام ما منع ميثم رحمه الله من التقية فوالله لقد علم ان هذه الآية نزلت في عمار واصحابه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان

١٦- عن ابي جعفر عليه السلام قال انما جعلت التقية

خدا نے یہ آیت نازل کی مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس کے بعد پیغمبر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اے عمار اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا خدا نے تمہارا عذر قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر وہ دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ برا بیٹا اپنے عمل سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے تم ایسے ہو کہ جو آپ کے لئے باعث زینت ہو نہ کہ باعث شرم ہو صلہ رحم کرو قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے جو شخص کہ تقیہ نہیں کرتا اس کے لئے دین نہیں

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (یعنی قضاء اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب تقیہ زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت کا

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا قسم خدا کی وہ جانتے تھے کہ آیت "مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر جس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو" عمار اور ان کے اصحاب کے بارہ میں نازل ہوئی ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا رسول نے بیچ رکھا ہے

يحقن بها الدم فاذا بلغ الدم فليس تقية

١٧ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كلما تقارب هذا الامر كان اشد للتقية

١٨ - قال ابو جعفر عليه السلام التقية في كل شئ يضطر اليه ابن آدم فقد احله الله له

١٩ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال التقية ترس الله بينه وبين خلقه

٢٠ - قال ابو جعفر عليه السلام خالطوهم بالبرانية وخالفوهم بالجوانية اذا كانت الامرة صبيانية

٢١ - قلت لابي جعفر عليه السلام رجلان من اهل الكوفة اخذا فقيل لهما ابرئا من امير المؤمنين فبرئ واحد منهما وابى الآخر فخلى سبيل الذي برئ وقتل الآخر فقال اما الذي برئ فرجل فقيه في دينه واما الذي لم يبرء فرجل تعجل الى الجنة

٢٢ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول التقية ترس المؤمن والتقية حرز المؤمن ولا ايمان لمن لا تقية له ان العبد ليقع اليه الحديث من حديثنا فيدين الله عز وجل به فيما بينه وبينه فيكون له عزا في الدنيا ونورا في الآخرة وان العبد ليقع اليه الحديث من حديثنا فيذيعه فيكون له ذلا في الدنيا وينزع الله عز وجل ذلك النور منه

تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہیں تو پھر تقیہ جائز نہیں

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے تاکہ مخالف زیادہ طعنہ زنی نہ کریں اور وہ بے آزار ہوں

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شئے میں ہے جس کے حالات میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملاپ رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جب کہ حکومت بازیچۂ اطفال ہو

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیر المومنین پر تبرا کرو ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا اور دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے حرز ہے۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت کرے نفس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ نور کو اس کے دل سے نکال لے گا

باب ۹۸ ۔ راز کو چھپانا

۱ ۔ عن علی بن الحسین علیہما السلام قال وددت واللہ
انی افتدیت خصلتین فی الشیعۃ لنا ببعض لحم ساعدی
النزق وقلۃ الکتمان

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے واللہ میں دوست
رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے
میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے
بات کا کم چھپانا

۲ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم
علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین
پر ہو کہ جس نے چھپایا اللہ نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر
کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا

۳ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام امر الناس بخصلتین
فضیعوھما فصاروا منہما علی غیر شیء الصبر والکتمان

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم
دیا گیا ہے لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک
ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا

۴ ۔ عن عبد اللہ بن بکیر عن رجل عن ابی جعفرؑ قال
دخلنا علیہ جماعۃ فقلنا یا ابن رسول اللہ انا نرید العراق
فاوصنا فقال ابو جعفر لیقوی شدیدکم ضعیفکم ولیعد
غنیکم علی فقیرکم ولا تبثوا سرنا ولا تذیعوا امرنا
واذا جاءکم عنا حدیث فوجدتم علیہ شاھدا او
شاھدین من کتاب اللہ فخذوا بہ والا فقفوا عندہ
ثم ردوہ الینا حتی یستبین لکم واعلموا ان المنتظر
لھذا الامر لہ مثل اجر الصائم القائم ومن ادرک
قائمنا فخرج معہ فقتل عدونا کان لہ مثل اجر
عشرین شہیدا ومن قتل مع قائمنا کان لہ مثل
اجر خمسۃ وعشرین شہیدا

راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت
میں آئے اور عرض کیا ہم عراق جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے
حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں انکو چاہیئے کہ جو علم میں
کمزور ہیں انکو قوت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی امداد کریں
اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو
اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پاؤ تو اسے بیان کرو
ورنہ خاموش رہو جب تک اسے ہمارے
پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شبہ رفع کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے
منتظر کے لئے ایک قائم صائم الدہر روزہ دار کا اجر ہے اور جو ہمارے
قائم کو پائے اور اس کے ساتھ خروج کرے اور ہمارے دشمن
کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے۔ جو ہمارے قائم
کے ساتھ رہ کر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے ۲۵
شہیدوں کے

۵ ۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ

انہ لیس من احتمال امرنا التصدیق لہ والقبول فقط من
احتمال امرنا سترہ وصیانتہ من غیر اہلہ فاقرئہم
السلام وقل لہم رحم اللہ عبداً اجتر مودۃ
الناس الی نفسہ حدثوہم بما یعرفون واستروا عنہم
ما ینکرون ثم قال واللہ ما الناصب لنا حرباً باشد
علینا مؤونۃ من الناطق علینا بما نکرہہ فاذا عرفتم
من عبد اذاعۃ فامشوا الیہ وردوہ عنہا
فان قبل منکم والا فتحملوا علیہ بمن یثقل علیہ
ویسمع منہ فان الرجل منکم یطلب الحاجۃ فیلطف
فیہا حتی تقضی لہ فالطفوا فی حاجتی کما تلطفون
فی حوائجکم فان ہو قبل منکم والا فادفنوا کلامہ
تحت اقدامکم ولا تقولوا انہ یقول ویقول فان
ذلک یحمل علیّ وعلیکم اما واللہ لو کنتم تقولون
ما اقول لاقررت انکم اصحابی ہذا ابو حنیفہ لہ
اصحاب وہذا الحسن البصری لہ اصحاب وانا
امرؤ من قریش قد ولدنی رسول اللہ وعلمت کتاب
اللہ وفیہ تبیان کل شیء بدء الخلق وامر السماء
وامر الارض وامر الاولین وامر الآخرین وامر
ما کان وامر ما یکون کانی انظر الی ذلک نصب
عینی .

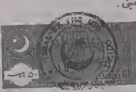

ہمارے امرامامت کی خیال کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اسکی تصدیق
کی جائے اور فقط قبول کرلیا جائے بلکہ چاہیئے یہ کہ نااہلوں
(مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے ہماری
احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے
ہمارا سلام کہو اور کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندہ پر جو بحالت
تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے
وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں
اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو خدا کی قسم اس
ناصبی نے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے بھی زیادہ
نقصان اسکی دوستی سے پہنچتا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن
سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعت امر
امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو اگر وہ مان
جائے تو بہتر ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس
کے نزدیک زمانی ہو اور وہ اسکی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ
تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم انکی ضرورت پوراکرنے کو جو وہ
تم پر مہربان ہوتے ہیں میری اس ضرورت کے لئے تم ان پر
اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی
کرتے ہو لیس اگر خوب سے مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے
کلام کو اپنے پیر تلے کچل دو یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا
کہتا ہے۔ اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے
قسم خدا کی اگر تم میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ
تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابوحنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں
اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں وہ کس طرح ان کے
غلط فتووں پر عمل کرتے ہیں اور میں باوجود یکہ قریشی اور اولاد
رسول سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شئے کا بیان ہے
ابتدائے خلقت سے لیکر امر آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا
اور جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی
میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے

۹۔ قال ابو عبد الله اخبرت بما اخبرتک بہ احداً
• قلت لا الا سلیمان بن خالد قال احسنت اما سمعت
• قول الشاعر

فلا یعدون سری وسرک ثالثاً
الا کل سر جاوز اثنین شایع

۱۰۔ سألت ابا الحسن الرضا علیہ السلام عن مسئلة
فابی وامسک ثم قال لو اعطیناکم کما تریدون کان
شرا لکم واخذ برقبة صاحب هذا الامر قال ابو جعفر
ولایة الله اسرها الی جبرئیل واسرها جبرئیل الی
محمد واسرها محمد الی علی واسرها علی الی من
شاء الله ثم انتم تذیعون ذلک من الذی امسک
حرفا سمعه قال ابو جعفر فی حکمة آل داود ینبغی
للمسلم ان یکون مالکا لنفسه مقبلا علی شانه
عارفا باهل زمانه فاتقوا الله ولا تذیعوا حدیثنا
فلولا ان الله یدافع عن اولیائه وینتقم
لاولیائه من اعدائه اما رایت ما صنع الله
بآل برمک وما انتقم لابی الحسن علیہ السلام
وقد کان بنو الاشعث علی خطر عظیم فدفع الله
عنهم بولایتهم لابی الحسن وانتم بالعراق ترون
اعمال هؤلاء الفراعنة وما امهل الله لهم
فعلیکم بتقوی الله ولا تغرنکم الحیاة الدنیا
ولا تغتروا بمن قد امهل له فکان الامر قد
وصل الیکم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان
کی تھی تو اس نے کسی سے کہہ دیا میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا
اور کسی سے نہیں کہا فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے
آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سات تک پہنچا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے
متعلق سوال کیا حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش
ہو گئے پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیں تو یہ
ایک مصیبت بن جائے گا تمہارے لئے اور صاحب امامت
کے لئے بھی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے
جبرئیل کو اور جبرئیل نے حضرت رسول خدا کو اور جناب رسالتمآب نے
تک جو چاہنے والے راز تھا نعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور
امانت بتایا علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا اور یہی
یہ سلسلہ ائمہ اہلبیت تک جاری رہا اور تم اسے ظاہر کرتے ہو
وفضیر قائم آل محمد کون تم میں کون ہے کہ باز رہے اس بات کو بیان
کرنے سے جس کو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک یہ بات بھی تھی کہ مسلمان کے
لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خود داری
کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے پس اللہ سے ڈرو اور
ہماری حدیث کو شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے مہربانی کو
خود وسیع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ
لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن
آل رسول تھے) کیا کیا اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمٰعیل بن
جعفر سے) کیا بدلہ لیا اولاد اشعث (جو شیعہ تھی اس سے تیرا امام
امام موسیٰ کاظم کی امامت کی معتقد تھی) اللہ نے خطرہ عظیم کو ان سے
کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق
میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ تم اللہ سے ڈرو

١١ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول قال رسول الله طوبیٰ لعبد نومة عرفه الله ولم یعرفه الناس اولئک مصابیح الهدیٰ وینابیع العلم ینجلی عنهم کل فتنة مظلمة لیسوا بالمذاییع البذر ولا بالجفاة المرائین

١٢ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام طوبیٰ لکل عبد نومة لا یؤبه له یعرف الناس ولا یعرفه الناس یعرفه الله منه برضوان اولئک مصابیح الهدیٰ ینجلی عنهم کل فتنة مظلمة ویفتح لهم باب کل رحمة لیسوا بالبذر المذاییع ولا الجفاة المرائین وقال قولوا الخیر تعرفوا به واعملوا الخیر تکونوا من اهله ولا تکونوا عجلا مذاییع فان خیارکم الذین اذا نظر الیهم ذکر الله وشرارکم المشاؤون بالنمیمة المفرقون بین الاحبة المبتغون للبراء المعایب

١٣ - قال قال ابو عبد الله علیه السلام کفوا السنتکم والزموا بیوتکم فانه لا یصیبکم امر تخصون به ابداً ولا تزال الزیدیة لکم وقاء ابداً

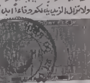

دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ نہ دے اور نہ اسکی زندگی جس کو بعد نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خوش خبری ہو اس گمنام بندہ کے لیے جسے اللہ پہچانتا ہے اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہیں خدا اللہ کے ذریعہ سے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز کو فاش کرنے والے سخن چین ہیں اور نہ جاہلان خود نما۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا خوش خبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لیے جو اس کی پروا نہیں کرتا کہ لوگوں کو پہچانے۔ لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو پہچانتا ہے اپنی مرضی کے ساتھ ایسے لوگ ہدایت کے چراغ ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے والے چغلخور ہیں اور نہ جاہلان خود نما اور حضرت نے فرمایا اچھی بات کہو تم اسکی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو اور اسکی اہل بن جاؤ اور جلد باز چغلخور نہ بنو۔ تم میں سے نیک لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور تم میں بدترین لوگ چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے بے عیبوں میں عیب

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے، اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھے رہو یعنی اپنے مخالفوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو۔ خروج قایم آل محمد تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف کے معتقد ہیں تمہارے لیے مصیبت لانے والے (یعنی ان کا یہ سعیٔ تمہارے لیے مصیبت ہے) یہ مصیبت نہ لیں انہی کے لیے چھوڑ دو